18.22

گناہ گار
اور
رحمتِ پروردگار

ڈاکٹر صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر

ضیاء القرآن پبلی کیشنز
لاہور - کراچی ۔ پاکستان

گناہ گار
اور
رحمتِ پروردگار

ڈاکٹر صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر



ضیاء القرآن پبلی کیشنز
لاہور - کراچی - پاکستان

نام کتاب	گناہ گار اور رحمت پروردگار
مصنف	صاحبزادہ ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر
تاریخ اشاعت	اپریل 2007ء
ناشر	ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور
تعداد	ایک ہزار
کمپیوٹر کوڈ	1Z 477
قیمت	[redacted] روپے

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتا دربار روڈ، لاہور۔ 7221953 فیکس:۔ 042-7238010

9۔ الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔ 7225085-7247350

14۔ انفال سنٹر، اردو بازار، کراچی

فون: 021-221201-2630411۔ فیکس:۔ 021-2210212

e-mail:- sales@zia-ul-quran.com

zquran@brain.net.pk

Visit our website:- www.zia-ul-quran.com

فہرست مضامین

نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

''احتساب'' ایک ایسی چیز ہے کہ اس کے نام سے بھی بڑے بڑے سورماؤں کے پتے پانی ہو جاتے ہیں۔ خواہ کوئی غریب ہو یا امیر، فقیر ہو یا بادشاہ اگر اس سے کوئی جرم سرزد ہو گیا اور وہ احتساب کے شکنجے میں آ گیا تو اس کے پسینے چھوٹ جاتے ہیں اور بعض تو ایسے ہوتے ہیں کہ اس احتساب کے خوف سے ان کا ہارٹ تک فیل ہو جاتا ہے اور بعض ایسے ہوتے ہیں جو خودکشی کر کے اس خوف سے نجات حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

اے انسان! ذرا غور تو کر یہ تو دنیا کا ایک معمولی سا احتساب ہے جہاں دس جاننے والے دلاسہ حوصلہ اور تسلی دینے والے بھی ہوتے ہیں دس سفارشی بھی نکل آتے ہیں کچھ نہ کچھ لے دے کے بھی کبھی جان چھڑالی جاتی ہے۔ لیکن آخرت کا احتساب وہ عظیم اور خوفناک احتساب ہوگا جہاں نہ لے دے کے جان چھوٹے گی، نہ جھوٹی گواہیوں سے کام چلے گا۔ نہ عزیز رشتہ دار کام آئینگے نہ دوست اور جگری یار مدد کو آئیں گے نہ کسی ایم پی اے، ایم این اے کی سفارش چلے گی نہ کسی بڑے دنیاوی حاکم سے تعلق اور رشتہ داری کام آئے گی قبر کی تاریک کالی کوٹھری میں جب عذاب کے فرشتے تجھ پر آگ کے کوڑے برسا رہے ہونگے تو تیری چیخ و پکار اور فریاد کو نہ کوئی تیرا ساتھی سننے والا ہوگا اور نہ کوئی اس وقت تیرا حامی اور تیرا مددگار کرنے والا ہوگا۔ پھر میدان حشر میں جب تیری بداعمالیوں اور تیری سیاہ کاریوں کی ایک لمبی فہرست تیرے ہاتھ میں تھمائی جائے گی اس وقت بھی تیری کسمپرسی کا یہ عالم ہوگا کہ نہ ان جرائم سے انکار کرتے بن پڑے گی کیونکہ خود تیرے ہاتھ پیر آنکھیں اور کان تیرے ان جرائم کی اس وقت گواہی دے رہے ہوں گے۔ نہ اس وقت کوئی تیرا جگری یار اور دوست تیری مدد کو آئے گا۔ کیونکہ اَلْاَخِلَّآءُ یَوْمَىٕذٍۭ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ (الزخرف ۶۷) گہرے دوست اس دن ایک دوسرے کے دشمن ہونگے۔ نہ تیرے بیوی بچے نہ تیرے

عزیز و اقارب اس وقت تیرے کوئی کام آئیں گے کیونکہ اس دن تو بھائی اپنے سگے بھائی سے ماں اپنے بیٹے سے، بیٹا اپنے باپ سے بھاگ رہا ہوگا۔ يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ ﴿٣٤﴾ وَأُمِّهِ وَأَبِيهِ ﴿٣٥﴾ وَصَاحِبَتِهِ وَبَنِيهِ ﴿٣٦﴾ (عبس) اس دن بھاگے گا آدمی اپنے بھائی سے اور اپنی ماں سے اور اپنے باپ سے اور اپنی بیوی سے اپنے بچوں سے نہ اس وقت کسی دنیاوی جاہ و منصب رکھنے والے کی سفارش سے کام بنے گا۔'' فَمَا تَنفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّافِعِينَ ﴿٤٨﴾ (المدثر) بس انہیں سفارش کرنے والوں کی سفارش کوئی فائدہ نہیں پہنچائے گی نہ تیری کار کوٹھی، بنگلے، جائیدادیں اور مال و دولت تجھے اس سخت احتساب سے بچا سکیں گے يَوْمَ لَا يَنفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ ﴿٨٨﴾ (الشعراء) جس دن نہ مال کام آئے گا اور نہ بیٹے اور مجرم ثابت ہونے پر جب دوزخ کے ہیبت ناک فرشتے تجھے بالوں سے پکڑ کر گھسیٹتے ہوئے دوزخ کی طرف لے کے جا رہے ہونگے اس وقت تجھے بچانے والا کوئی نہ ہوگا۔ كَلَّا لَئِن لَّمْ يَنتَهِ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ ﴿١٥﴾ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ﴿١٦﴾ فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ ﴿١٧﴾ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ﴿١٨﴾ (علق) خبردار، اگر وہ باز نہ آئے تو ہم ضرور گھسیٹیں گے اس کے پیشانی کے بالوں سے وہ پیشانی جو جھوٹی خطا کار ہے پس وہ بلائے اپنے ہم نشینوں کو ہم بھی جہنم کے فرشتوں کو بلائیں گے۔ اس وقت تو کہے گا ہائے میرا مال و دولت میرا رعب دبدبہ آج میرے کچھ کام نہ آیا کاش میرا حساب ہی نہ ہوتا کاش مجھ پر موت ہی آجاتی وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِشِمَالِهِ فَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي لَمْ أُوتَ كِتَابِيَهْ ﴿٢٥﴾ وَلَمْ أَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ﴿٢٦﴾ يَا لَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ﴿٢٧﴾ مَا أَغْنَىٰ عَنِّي مَالِيَهْ ﴿٢٨﴾ هَلَكَ عَنِّي سُلْطَانِيَهْ ﴿٢٩﴾ خُذُوهُ فَغُلُّوهُ ﴿٣٠﴾ ثُمَّ الْجَحِيمَ صَلُّوهُ ﴿٣١﴾ ثُمَّ فِي سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُونَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوهُ ﴿٣٢﴾ (الحاقۃ) اور جس کو دیا جائے گا اس کا نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں وہ کہے گا کہ اے کاش مجھے نہ دیا جاتا میرا نامہ اعمال اور میں نہ جانتا کہ میرا حساب کیا ہے اے کاش موت نے ہی میرا قصہ پاک کر دیا ہوتا آج میرا مال میرے کسی کام نہ آیا مجھ سے میری حکومت بھی جاتی رہی (فرشتوں کو حکم ہوگا) اس کو پکڑ لو اور اس کی گردن میں طوق ڈال دو پھر اسے دوزخ میں ڈال دو پھر ستر گز لمبی زنجیر میں اس کو جکڑ

دو۔ لیکن یہاں تو موت بھی نہیں کہ مر کر ہی اس عذاب سے چھٹکارا مل جائے۔ حتیٰ کہ جب جسم جل کر راکھ ہو جائے گا تو پھر دوبارہ صحیح کر دیا جائے گا تا کہ عذاب مسلسل ہوتا رہے۔

كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ (النساء:۵۶) جس وقت ان کی کھالیں جل جائیں گی تو ہم ان کو اور کھالیں بدل دیں گے تا کہ وہ مسلسل چکھتے رہیں عذاب۔

مقام خائفین وتائبین

ہاں مگر وہ عاصی و سیاہ کار بندے جو اس آخرت کے احتساب کے خوف سے اس دنیاوی زندگی میں لرزتے رہتے ہیں اس دردناک عذاب کے تصور سے ا۔ نکے دل کانپتے رہتے ہیں انکی آنکھوں سے آنسو بہتے رہتے ہیں اور اس خوف سے اپنے گناہوں کو چھوڑ کر وہ اپنی سابقہ کوتاہیوں اور لغزشوں پر اپنے رب کے حضور ندامت اور شرمندگی عجز وانکساری اور تضرع وزاری کے ساتھ مغفرت و بخشش طلب کرتے رہتے ہیں اور اپنے گناہوں پر نادم ہو کے توبہ کرتے رہتے ہیں انکے لئے قرآن میں بشارتیں دی گئی ہیں کہ ایسے گناہ گار بندوں کو ان کا رب معاف فرمادے گا قبر وحشر کی تکلیفیں قیامت کے دن کے حساب و کتاب کو ان پر اللہ آسان فرمادے گا اور ان سے راضی ہو کر ان کو اپنی جنت میں داخل فرمادے گا۔

قرآن کی روشنی میں

آیئے ذرا قرآن کی روشنی میں دیکھیں کہ اللہ سے ڈرنے والوں اور اس سے توبہ اور استغفار کرنے والوں کا کیا مقام ہے۔ ارشاد ہوتا ہے۔

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ﴿۴۶﴾ (رحمٰن)

''اور جو اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرتا ہے اس کے لئے دو باغ ہونگے''۔

کہیں ارشاد ہوتا ہے۔

وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَ

يَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ ﴿۲۱﴾ وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَ
اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُوْنَ
بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ﴿۲۲﴾ جَنّٰتُ عَدْنٍ
يَّدْخُلُوْنَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَ ذُرِّيّٰتِهِمْ وَ
الْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ ﴿۲۳﴾ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ
فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ﴿۲۴﴾ (الرعد)

''وہ لوگ جو ملاتے ہیں اسے جسے ملانے کا اللہ نے حکم دیا ہے اور اپنے رب سے ڈرتے رہتے ہیں اور برے حساب کا خوف رکھتے ہیں اور جنہوں نے مصائب پر صبر کیا اپنے رب کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اور صحیح صحیح نماز ادا کی اور ہمارے دیئے ہوئے میں سے پوشیدہ اور ظاہر خرچ کیا اور برائی کے مقابلے میں بھلائی کرتے ہیں انہی کے لئے دار آخرت کی راحتیں ہیں سدا بہار باغات ہیں جن میں وہ خود بھی رہیں گے اور ان کے باپ دادا اور انکی بیویاں اور انکی اولاد میں سے جو صالح ہونگے وہ رہیں گے اور انکے پاس فرشتے ہر دروازے سے یہ کہتے ہوئے آئیں گے تم پر سلامتی ہو تمہارے صبر کرنے کی وجہ سے پس کیسا عمدہ ہے یہ آخرت کا گھر''۔

۳۔ کہیں فرمایا

اِنَّ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ﴿۱۲﴾

بیشک جو لوگ بغیر دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں ان کے لئے بخشش اور بڑا ثواب ہے۔ (الملک)

۴۔ کہیں برے اعمال کر کے اپنے نفسوں پر ظلم ڈھا کے اپنے رب سے مغفرت طلب کرنے والوں کو انکی خطاؤں کی معافی کا یوں مژدہ سنایا جاتا ہے۔

وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ

غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿١١٠﴾ (النساء)

"اور جو کوئی برا کام کر بیٹھے یا ظلم کرے اپنے آپ پر پھر اللہ سے بخشش طلب کرے تو اللہ کو بہت بخشش کرنے والا اور رحم کرنے والا پائے گا"۔

۵۔ سبحان اللہ! توبہ استغفار بھی گناہ گار بندوں کے لئے کیسا عظیم سہارا ہے کہ اس کے سبب وہ "ربّ قہار" ان کے لئے "رب غفار" بن جاتا ہے اس کا غضب وجلال ان کے لئے "کرم و جمال" میں بدل جاتا ہے اور دوزخ کے مستحق مجرم اس کے دامن عفو میں آ کر سزا سے بچ جاتے ہیں۔ بلکہ قرب کے اعلیٰ مناصب پر فائز ہوتے چلے جاتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۗ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۗ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿١٣٥﴾ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۗ وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿١٣٦﴾ (آل عمران)

"اور یہ وہ لوگ ہیں کہ جب کر بیٹھیں کوئی گناہ یا ظلم کریں اپنے آپ پر تو اللہ کو یاد کرنے لگتے ہیں اور اپنے گناہوں کی معافی مانگنے لگتے ہیں اور اللہ کے سوا کون گناہوں کو بخشنے والا ہے اور اپنے کیے پر وہ اڑتے نہیں اور وہ جانتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کا بدلہ ان کے رب کے یہاں بخشش ہے اور باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہونگی ہمیشہ رہیں گے ان میں اور کام کرنے والوں کی کیسی اچھی مزدوری ہے"۔

۶۔ کہیں فرمایا

وَاِنِّيْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى ﴿٨٢﴾

"اور بیشک میں بہت بخشنے والا ہوں اسے جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور اچھا کام کیا پھر ہدایت پر رہا"۔ (طٰہٰ)

۷۔ جو اس کی نافرمانی کر کے اس کی رحمت سے دور ہو گئے تھے اب توبہ کے بعد اس ہی رب غفور و رحیم کی رحمت ان کو اپنی آغوش میں یوں لے لیتی ہے۔

اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰٓئِكَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۷﴾ (النساء)

''توبہ جس کا قبول کرنا اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لے لیا ہے ان کی توبہ ہے جو بے سمجھی سے گناہ کر بیٹھتے ہیں پھر جلدی سے توبہ کر لیتے ہیں بس یہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نظر رحمت سے توجہ فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا ہے اور بڑی حکمت والا ہے''۔

۸۔ اور جب کوئی گناہ گار بندہ یہ سوچ کر بالکل مایوس ہو جاتا ہے کہ میں نے کتنی بڑی بڑی نافرمانیاں کی ہیں اور کتنے بے حد و حساب میرے گناہ ہیں یہ کیسے معاف ہوں گے ؟ کوئی دوسرا ملک بھی نہیں جہاں رب کے غضب و جلال سے بچنے کے لئے وہاں بھاگ کر پناہ لے لوں۔ کوئی جہاں میں ایسا طاقتور بھی نہیں جو اس کے مقابلہ میں پناہ دیکر مجھے بچا لے۔ اب بھلا میرا کیا بنے گا؟ ایسے مایوس، لاچار اور گناہ گار بندہ کو خوشخبری سنا کر گویا اس کے مردہ جسم میں جان ڈال دی جاتی ہے۔

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۵۳﴾

''آپ فرما دیجئے کہ اے میرے بندو! جنہوں نے زیادتیاں کی ہیں اپنے نفسوں پر اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہوں۔ بیشک اللہ سارے گناہوں کو بخش دے گا۔ بلاشبہ وہ بہت بخشنے والا اور رحم فرمانے والا ہے''۔ (الزمر)

۹۔ اور ان کی ڈھارس بندھائی جاتی ہے۔ کہ جب تک تم توبہ استغفار کرتے رہو گے ہم تمہیں عذاب نہیں دینگے۔

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿۳۳﴾ (الانفال)

''اور اللہ تعالیٰ انہیں عذاب دینے والا نہیں اس حال میں کہ وہ مغفرت طلب کر رہے ہوں''۔

۱۰۔ بلکہ ایسے بندے اللہ کو پسند ہیں جو اپنے گناہوں پر شرمندہ ہو کے اس سے توبہ واستغفار کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو اپنے پیارے بندوں میں شمار کرتے ہوئے ان کے اس استغفار پر اظہار پسندیدگی فرماتا ہے، اور ان کو دین و دنیا میں بہترین اپنے انعامات سے نوازانے کی خوشخبری سناتا ہے۔

وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ اِسْرَافَنَا فِيْۤ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۴۷﴾ فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَ حُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ ؕ وَ اللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۴۸﴾ (آل عمران)

''اور ان کا کہنا صرف یہی تھا کہ ہمارے رب ہمارے گناہ بخش دے اور ہمارے کاموں میں جو ہم سے زیادتیاں ہوگئی ہیں (ان کو بھی بخش دے) اور ہمیں ثابت قدم رکھ اور کافروں پر ہماری مدد فرما تو اللہ نے انہیں دنیا کا انعام دیا اور آخرت کا عمدہ بدلہ عطا فرمایا اور اللہ نیکی کرنے والوں کو پسند کرتا ہے''۔

۱۱۔ دوسرے مقام پر فرمایا

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ﴿۲۲۲﴾ (البقرہ)

''بیشک اللہ تعالیٰ بہت توبہ کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور پاک رہنے والوں کو پسند کرتا ہے''۔

۱۲۔ صرف یہی نہیں بلکہ اس کے خاص نورانی فرشتے جو حاملین عرش ہیں وہ بھی استغفار اور توبہ کرنے والے بندوں سے محبت کرتے ہیں۔ اور اللہ کی بارگاہ میں اس کی بخشش و مغفرت

کی دعائیں کرتے ہیں۔

اَلَّذِیْنَ یَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَ مَنْ حَوْلَهٗ یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَ یَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۚ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَیْءٍ رَّحْمَةً وَّ عِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِیْنَ تَابُوْا وَ اتَّبَعُوْا سَبِیْلَكَ وَ قِهِمْ عَذَابَ الْجَحِیْمِ ۝ رَبَّنَا وَ اَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ﹰالَّتِیْ وَعَدْتَّهُمْ وَ مَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآىٕهِمْ وَ اَزْوَاجِهِمْ وَ ذُرِّیّٰتِهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝ۙ وَ قِهِمُ السَّیِّاٰتِ ؕ وَ مَنْ تَقِ السَّیِّاٰتِ یَوْمَىٕذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ؕ وَ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۝ (المومن)

”جو فرشتے عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں اور جو عرش کے اردگرد اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی پاکی بیان کرتے ہیں اور اس پر ایمان رکھتے ہیں اور وہ ایمان والوں کے لئے بخشش طلب کرتے ہیں اے ہمارے رب تو نے اپنی رحمت اور علم سے ہر چیز کو گھیر لیا ہے تو انہیں بخش دے جنہوں نے توبہ کر لی اور تیرے راستہ پر چلتے رہے۔ اور انہیں دوزخ کے عذاب سے بچا لے۔ اے ہمارے رب تو انہیں ہمیشہ رہنے والے باغوں میں داخل فرما جن کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے اور انہیں بھی اُن کے باپ دادوں اور انکی بیویوں اور ان کی اولاد میں سے جو مغفرت کے لائق ہوں (ان کو بھی جنت میں داخل فرما) بیشک تو ہی بڑے غلبہ والا اور بڑی حکمت والا ہے“۔

۱۳۔ پھر وہ غفور و رحیم رب اپنے توبہ و استغفار کرنے والے اس بندہ کو نہ صرف معاف فرما دیتا ہے بلکہ اس کے سیاہ نامہ اعمال میں جتنے گناہ ہوتے ہیں اس توبہ کی وجہ سے ان سب کو مٹا دیتا ہے۔

وَهُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَ یَعْفُوْا عَنِ السَّیِّاٰتِ وَ یَعْلَمُ

مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿٢٥﴾ (الشوریٰ)

"اور وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور ان کے گناہ معاف کر دیتا ہے مٹا دیتا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو وہ سب جانتا ہے"۔

۱۴۔ دوسرے مقام پر فرمایا ہے

يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَ يُثْبِتُ ۚ وَ عِنْدَهٗۤ اُمُّ الْكِتٰبِ ﴿٣٩﴾ (الرعد)

"مٹاتا ہے اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے (گناہوں کو) اور باقی رکھتا ہے (جو چاہتا ہے) اور اسی کے پاس ہے اصل کتاب"۔

۱۵۔ بلکہ اپنے اس گنہگار بندہ کی عجز و انکساری اور تضرع و زاری کے ساتھ توبہ و استغفار کو دیکھ کر اس کے دریائے رحمت میں اس قدر جوش میں آجاتا ہے کہ اپنے اس بندے کے سارے گناہوں کو نیکیوں میں بدل کر اس کو اپنا محبوب و مقرب بنالیتا ہے۔

اِلَّا مَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿٧٠﴾ (الفرقان)

"مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک کام کئے تو یہ لوگ وہ ہیں کہ بدل دے گا اللہ تعالیٰ ان کی برائیوں کو نیکیوں سے اور اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا اور نہایت مہربان ہے"۔

۱۶۔ جب توبہ اور استغفار کے اتنے بے شمار فوائد اور ثمرات ہیں پھر اے گنہگار بندے اپنے رب کے حضور توبہ کرنے میں کیوں دیر کرتا ہے؟ کیا تجھے یقین نہیں آرہا کہ وہ اتنے سارے اور اتنے بڑے بڑے گناہوں کو آن واحد میں بخش دے گا؟ اس کی رحمت اپنے گنہگار بندے کو قبولیت توبہ کا یقین دلاتے ہوئے توبہ کی رغبت دلاتی ہے اور ارشاد ہوتا ہے

اَلَمْ يَعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَ يَاْخُذُ الصَّدَقٰتِ وَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿١٠٤﴾ (التوبہ)

"کیا انہیں علم نہیں کہ اللہ ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور

صدقہ خود اپنے دست قدرت میں لے لیتا ہے اور یہ کہ اللہ ہی توبہ
قبول فرمانے والا مہربان ہے"۔

۱۷۔ وہ کریم ورحیم رب جس کی رحمت وشفقت پر ہزار ماں باپ کی رحمتیں اور شفقتیں قربان بھلا اس کو کب گوارا ہوسکتا ہے کہ اس کا بندہ دوزخ کے دہکتے ہوئے انگاروں میں جلے، اسی لئے وہ قرآن مجید میں بار بار اپنے بندوں کو توبہ واستغفار کا حکم دے رہا ہے تاکہ اس کے بہانہ وہ ان کے گناہوں کو معاف کرکے ان کو جنت میں داخل کردے۔

۱۸۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ۭ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۸ (تحریم)

"اے ایمان والو اللہ کی جانب میں سچی توبہ کرو کچھ بعید نہیں کہ تم سے تمہارا رب تمہارے گناہ دور کردے اور انہیں ایسے باغوں میں داخل کردے جس کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی۔ اس دن اللہ رسوا نہیں کرے گا نبی کو اور ان لوگوں کو جو ان کے ساتھ ایمان لائے اس روز ان کا نور ایمان دوڑتا ہوگا ان کے آگے آگے اور ان کے دائیں جانب وہ عرض کریں گے کہ اے ہمارے رب ہمارے لئے ہمارا نور پورا فرمادے اور ہمیں بخش دے بیشک تو جو چاہے اس پر قادر ہے"۔

۱۹۔ کہیں فلاح کی بشارت دے کر توبہ کا حکم دیا جارہا ہے

وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝۳۱ (النور)

"اے ایمان والو! تم سب کے سب اللہ سے توبہ کرو تاکہ تم فلاح پاجاؤ"۔

۲۰۔ تو کہیں توبہ کے ذریعے دین ودنیا کے بے شمار فوائد کے حاصل ہونے کی خوشخبری سنا کر

توبہ اور استغفار کرنے کا حکم دیا جا رہا ہے۔

وَّ اَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَیْهِ یُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى (ہود:۳)

"اور اپنے رب سے بخشش طلب کرو پھر اس کی طرف (صدق دل سے) متوجہ ہو جاؤ وہ تمہیں لطف اندوز کرے گا زندگی کی راحتوں سے ایک مقررہ معیاد تک"۔

۲۱۔ کہیں حضرت ہود کی زبانی توبہ کے ذریعے آسمان سے باران رحمت کے نزول اور قوم و ملت کی قوت اور طاقت میں اضافہ کی نوید سنا کر توبہ کا شوق دلایا جا رہا ہے۔

وَ یٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَیْهِ یُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْكُمْ مِّدْرَارًا وَّ یَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ وَ لَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِیْنَ ﴿۵۲﴾ (ہود)

"اے میری قوم تم اپنے رب سے مغفرت طلب کرو۔ پھر اس کی طرف رجوع کرو تو وہ تم پر خوب بارشیں برسائے گا اور تمہاری قوت کو اور بڑھائے گا اور اس کی نافرمانی کرتے ہوئے اس سے منہ نہ موڑو"۔

۲۲۔ کیسا رحیم و کریم رب ہے! پہلے توبہ کے فوائد بتا کر اس کی طرف شوق دلا کر اس کی طرف رغبت دلاتا ہے۔ لیکن ان ترغیبات اور فوائد کے باوجود اگر کوئی توبہ کی طرف نہیں آتا پھر اس کو برے انجام اور دردناک عذاب سے ڈرا کر اس کو توبہ کرنے کی طرف مائل فرماتا ہے۔ تاکہ کسی نہ کسی طرح یہ توبہ کر کے دوزخ میں گرنے سے بچ جائے۔

فَاِنْ یَّتُوْبُوْا یَكُ خَیْرًا لَّهُمْ ۚ وَ اِنْ یَّتَوَلَّوْا یُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ عَذَابًا اَلِیْمًا

"تو اگر وہ توبہ کر لیں تو ان کا بھلا ہے اور اگر منہ پھیریں (اور توبہ نہ کریں) تو اللہ انہیں سخت عذاب دے گا"۔ (التوبہ:۷۴)

حدیث کی روشنی

احادیث مبارکہ میں بھی توبہ اور استغفار کرنے والوں کے بڑے فضائل ذکر کیے گئے

ہیں چند احادیث نقل کی جاتی ہیں جن سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ توبہ اور استغفار اللہ تعالیٰ کی کتنی بڑی نعمت ہے اور اس کا حاصل کرنے والا اپنے رب کے غضب اور جلال سے بچ کر کس طرح اس کے آغوش رحمت میں آ جاتا ہے۔

نہ کہیں جہاں میں اماں ملی جو اماں ملی تو کہاں ملی
مرے جرم خانہ خراب کو تیرے عفو بندہ نواز میں

ا۔ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ فِی الْيَوْمِ اَكْثَرَ مِنْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً

(صحیح بخاری باب استغفار النبی ﷺ)

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کو میں نے یہ کہتے سنا کہ بیشک میں اللہ سے بخشش طلب کرتا ہوں اور اسؑ سے اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں ایک دن میں ستر سے زیادہ مرتبہ چونکہ استغفار اور توبہ کے بیشمار دینی اور دنیوی فوائد ہیں اور یہ ایک گنہگار بندے کو رب کا محبوب اور مقرب بنا دیتا ہے اس لئے امت کو اس کا شوق دلانے کے لئے اور استغفار اور توبہ کا عادی بنانے کے لئے خود حضور ﷺ نے ایک ایک دن میں ستر دفعہ سے زیادہ استغفار فرمایا اور اللہ کی بارگاہ میں توبہ پیش کی حالانکہ حضور ﷺ تو معصوم تھے حضور ﷺ سے تو کوئی گناہ کبھی بھی سرزد ہی نہیں ہوا تھا اور جو ترک اولیٰ کام تھے انکی بھی اللہ تعالیٰ نے اس آیت مبارکہ میں بخشش کا اعلان فرما دیا تھا۔ لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ (سورۃ الفتح ۴۸،۲) تاکہ معاف فرما دے اللہ تعالیٰ آپ کے اگلے اور پچھلے خلاف اولیٰ تمام کام، پھر حضور ﷺ کا کثرت سے استغفار فرمانا امت کو سبق دینے کے لئے تھا تاکہ آپ کی امت بھی اس کی عادت ڈال لے اور اس کے ذریعہ جو رحمتیں اور برکتیں اللہ تعالیٰ کی ایک بندہ کو ملتی ہیں اس سے آپ کی امت کا ہر فرد مالا مال ہو جائے گا۔

۲۔ عَنْ هَلَالِ بْنِ يَسَارِ بْنِ زَيْدٍ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِىْ يُحَدِّثُهُ عَنْ جَدِّىْ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ قَالَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَىُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ ، غُفِرَلَهُ ، وَاِنْ كَانَ فَرَّ مِنَ الزَّحْفِ

(مشکوٰۃ عن ترمذی وابی داؤد ص ۲۰۵)

"آنحضرت ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ جس بندہ نے یہ کہا اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَىُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ وہ بخشا گیا اگرچہ وہ اسلامی لشکر سے پیٹھ موڑ کر بھاگا ہو"۔

یعنی حضور ﷺ کے ارشاد کا مقصد یہ ہے کہ شریعت اسلامیہ میں کافروں سے جہاد کے وقت اسلامی لشکر میں سے پیٹھ موڑ کر بھاگنا سخت ترین گناہ اور بدترین جرم شمار ہوتا ہے۔ لیکن جب بندہ اپنے رب کے حضور استغفار کرتا ہے تو اس جیسے بڑے بڑے گناہوں کے پہاڑ بھی اس کے دریائے رحمت کے آگے خس و خاشاک کی طرح بہہ جاتے ہیں۔ لہٰذا بڑے بڑے گناہ کرنے والو! رب کی رحمت سے ناامید نہ ہو اس کے حضور صدق دل سے استغفار کرو وہ تمہارے بڑے بڑے گناہوں کو بھی معاف کر دے گا۔

۳۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ عرضت عَلَّى الْجَنَّةُ وَالنَّارُ حَتّٰى جَعَلْتُ اَنْفَخُهَا وَ خِفْتُ اِنْ تَغَشَّاكُمْ وَ جَعَلْتُ اَقُوْلُ رَبِّ اَلَمْ تَعِدْنِىْ اَنْ لَا تُعَذِّبُهُمْ وَاَنَا فِيْهِمْ ، اَلَمْ تُعِدْنِىْ اَنْ لَا تُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ

(شمائل ترمذی، سنن ابوداؤد، سنن نسائی)

"حضور اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ بیشک مجھ پر جنت اور دوزخ پیش کی گئی یہاں تک کہ میں اس کو پھونک مارنے لگا کیونکہ مجھے ڈر ہوا کہ کہیں یہ تمہیں نہ ڈھانپ لے (یعنی اس آگ کی لپیٹ میں کہیں تم نہ آ جاؤ) اور میں یہ کہنے لگا

کہ اے میرے رب! کیا آپ نے مجھ سے وعدہ نہیں فرمایا تھا کہ آپ ان کو اس وقت تک عذاب نہیں دیں گے جب تک میں ان کے درمیان موجود ہوں۔
اے میرے رب! کیا آپ نے مجھ سے یہ وعدہ نہیں فرمایا تھا کہ آپ ان کو اس وقت تک عذاب نہیں دیں گے جب تک یہ استغفار کرتے رہیں گے"۔

اس حدیث مبارک سے ایک طرف تو حضور ﷺ کی عظمت اور منزلت کا پتہ چلتا ہے۔ کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے کتنا بلند مقام عطا فرمایا ہے کہ دنیا میں بیٹھ کر ساتوں آسمانوں کے اوپر جو جنت و دوزخ ہے اس کو ملاحظہ بھی فرما رہے ہیں اور اتنی طاقت و قوت اور اختیار بھی اللہ نے عطاء فرمایا ہے کہ چاہیں تو یہاں سے پھونک مار کر آتش دوزخ کو بجھا دیں۔ دوسرے اس حدیث مبارک سے اپنی امت پر آپ کی شفقت کا اندازہ بھی ہو گیا کہ امت کے عذاب کی فکر نے آپ کو بے چین و مضطرب کر دیا تھا۔ لیکن اس اضطراب کی حالت میں جس چیز نے آپ کے قلب انور کو سکون پہنچایا وہ رب کا یہ وعدہ تھا کہ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ کہ اللہ تعالیٰ اس وقت تک انہیں عذاب نہیں دے گا جب تک اے محبوب آپ ان میں موجود ہیں اور اس وقت تک انہیں عذاب نہیں دے گا جب تک یہ استغفار کرتے رہیں گے لہٰذا گنہگاروں کے لئے یہ دونوں چیزیں بہت بڑا سہارا ہیں کہ ایک حضور زندہ اور حی ہمارے درمیان موجود ہیں اور امت اپنے گناہوں پر استغفار بھی کرتی رہتی ہے انشاء اللہ رب تعالیٰ اپنا وعدہ ضرور پورا فرمائے گا اور ان دونوں نعمتوں کے صدقہ میں ہم گنہگاروں کو ہرگز عذاب نہیں دیگا۔

۴۔ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ غُفِرَ لَهٗ ذُنُوْبُهٗ وَ اِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ (مستدرک ج ۱ ص ۲۰۵، مجمع الزوائد ج ۱۰، ص ۶۱۰)

"حضور ﷺ نے فرمایا کہ جس نے یہ کہا کہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا

هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ اس کے سارے گناہ بخش دیئے گئے اگرچہ وہ سمندر کے جھاگوں کے برابر ہوں ذرا اپنے رب کریم کی رحمت واسعہ اور استغفار کے کرشمہ کو دیکھئے کہ اس کے سامنے گناہوں کی قلت و کثرت کی کوئی حیثیت نہیں اگر سمندر کے جھاگوں کے برابر بے شمار گناہ بھی ہوں تو استغفار کے صدقہ میں اس کی بے حد و حساب رحمت اس کے سارے گناہوں کو بہا کر لے جاتی ہے اور اس کی ساری خطائیں معاف کر دی جاتی ہیں"۔

لہٰذا اپنے گناہوں کی کثرت سے پریشان اور افسردہ نہ ہو بلکہ اس کی بے حد و حساب رحمت کو دیکھو اور اس سے استغفار اور بخشش طلب کرنے اور گناہوں سے توبہ کرنے میں جلدی کرو انشاء اللہ وہ رحیم و کریم تمہارے سارے گناہوں کو معاف فرما دے گا۔

۵۔ عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعَبْدُ آمَنَ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى مَا اِسْتَغْفَرَ اللّٰهَ (مسند احمد ج ۶ ص ۲۰)

"حضور ﷺ نے فرمایا بندہ اللہ کے عذاب سے اس وقت تک امن میں ہے جب تک وہ اللہ سے استغفار کر رہا ہے"۔

ان بطش ربک لشدید رب کی پکڑ بڑی سخت ہے اس سے کوئی بچانے والا نہیں ہاں اگر کوئی چیز اس کی سخت پکڑ اور عذاب سے بچانے والی ہے تو وہ استغفار ہے، سبحان اللہ! استغفار ایک گنہگار کے لئے کتنا بڑا قیمتی سہارا ہے۔

۶۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عنهما قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللّٰهُ لَهٗ مِنْ كُلِّ ضِيْقٍ مُخْرِجًا وَ مِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا وَ رِزقهٗ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ

(سنن ابوداؤد، سنن ابن ماجہ)

"آنحضرت ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ جس نے استغفار کو اپنے لئے لازم

کر لیا یعنی پابندی سے پڑھا تو اللہ تعالیٰ اس کو ہر تنگی سے نجات اور ہر غم سے چھٹکارا عطا فرمادے گا اور اس کو وہاں سے رزق دے گا جہاں سے اس کا گمان بھی نہیں ہوگا"۔

اس سے معلوم ہوا کہ "استغفار اور توبہ" کے صرف روحانی اور اخروی فوائد ہی نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ کی آگ سے نجات دے دے گا اور جنت عطا فرمادے گا بلکہ توبہ اور استغفار کرنے والے کو دنیا کے ہر غم ہر آفت ہر مصیبت ہر پریشانی ہر دکھ سے نجات بھی مل جائے گی اور اللہ تعالیٰ روزی کے دروازے بھی اس کے لئے کھول دے گا اور اس کے مال اور کاروبار میں خوب برکت بھی عطا فرمائے گا۔ اور اس کو وہاں سے رزق عطا فرمائے گا جہاں سے اس کو گمان بھی نہیں ہوگا۔

۷۔ اپنے گناہوں کی زیادتی پر فکر مند اور پریشان ہونے والے انسان! کیا تو یہ سوچتا ہے کہ میرے اتنے سارے بیشمار گناہ ہیں بھلا یہ کیسے بخشے جائیں گے؟ اس پر پریشان نہ ہو، دیکھ وہ کیا فرمارہا ہے۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یَا اِبْنَ آدَمَ اِنَّکَ مَا دَعَوْتَنِیْ وَ رَجَوْتَنِیْ غَفَرْتُ لَکَ عَلٰی مَا کَانَ مِنْکَ وَلَا اُبَالِیْ یَا اِبْنَ آدَمَ لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوْبُکَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِیْ غَفَرْتُ لَکَ یَا اِبْنَ آدَمَ اِنَّکَ لَوْ اَتَیْتَنِیْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطَایَا ثُمَّ لَقِیْتَنِیْ لَا تُشْرِکُ بِیْ شَیْئًا لَاَتَیْتُکَ بِقُرَابِھَا مَغْفِرَۃً (جامع ترمذی)

"حضرت انس ابن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے اولاد آدم تو مجھ سے جب تک دعا کرتا اور معافی کی امید رکھتا رہے گا میں تجھے معاف کرتا رہوں گا خواہ تو نے کیسے ہی کام کئے ہوں اور مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں۔ اے آدم کے

بیٹے تیرے گناہ اگر آسمان کو بھی چھونے لگیں اور تو مجھ سے ان کی مغفرت چاہے تو میں تجھے معاف کر دوں گا۔ اے فرزند آدم! تو اگر زمین بھر کے بھی گناہ میرے پاس لایا بشرطیکہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرایا تو میں زمین بھر کے رحمت و مغفرت کے ساتھ تجھ سے ملوں گا''۔

۸۔ دنیا میں اگر کسی ملازم، نوکر، غلام یا ماتحت سے ایک بار یا دو بار غلطی ہو جائے تو معاف کر دی جاتی ہے لیکن بار بار اگر کوئی غلطی کرے تو اس کو معاف نہیں کیا جاتا لیکن یہ کیسا رحیم و کریم آقا ہے جس کا بندہ اور غلام بار بار گناہ کر کے اپنے رب کے حضور آ کے صدق دل سے توبہ واستغفار کرتا ہے اور وہ ہر بار اس کو معاف فرما دیتا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ جَاءَ حَبِيْبُ ابْنُ الْحَارِثِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ رجل مقراف للذنوب فقال تب الى الله يا حبيب فقال يا رسول الله صلى الله عليه وسلم اَتُوْبُ ثُمَّ اَعُوْدُ قَالَ كُلَّمَا اَذْنَبْتَ فَتُبْ قَالَ اِذًا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ تَكْثُرُ ذُنُوْبِيْ قَالَ عَفْوُ اللّٰهِ اَكْثَرُ مِنْ ذَنْبِكَ يَا حَبِيْبَ بْنَ حَارِثٍ (حاکم، مسند ابونعیم)

''حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس حبیب بن حارث آئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ میں بہت گنہگار انسان ہوں مجھ سے بہت گناہ سرزد ہوئے ہیں آپ نے فرمایا اے حبیب! اللہ سے توبہ کر لیا کرو انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں توبہ کر لیتا ہوں لیکن پھر دوبارہ مجھ سے گناہ سرزد ہو جاتا ہے آپ نے فرمایا جب بھی گناہ کیا کر تو فوراً توبہ کر لیا کر انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! اس طرح تو میرے گناہ بہت بڑھ جائیں گے آپ نے فرمایا اے حبیب بن حارث! اللہ کا عفو و درگزر تیرے گناہوں سے کہیں زیادہ ہے''۔

۹۔ اگر کسی ''جرم'' کے پکے گواہ ہوں اور عدالت میں آ کر گواہی دے دیں تو ''مجرم'' کا بچنا بہت مشکل ہو جاتا ہے تو جب قیامت کا دن اس احکم الحاکمین کی عدالت میں ہر انسان کے محافظ فرشتے اور خود اس انسان کے ہاتھ پیر جب اس کے خلاف گواہی دینگے تو ایسے پکے گواہوں کے ہوتے ہوئے پھر یہ سزا سے کیسے بچے گا؟ اے اللہ کے مجرم! بس تو صرف سچے دل سے توبہ و استغفار کر لے پھر تجھے ان پکے گواہوں کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں دیکھ رب ان کا کیسا بندوبست فرماتا ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَابَ الْعَبْدُ مِنْ ذُنُوْبِهٖ انسى اللّٰهُ حَفَظَةَ ذُنُوْبِهٖ وَ اَنْسٰى ذَالِكَ جَوَارِحَهٗ وَ مَعَالِمَهٗ مِنَ الْاَرْضِ حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَيْسَ عَلَيْهِ شَاهِدٌ مِنَ اللّٰهِ بِذَنْبٍ

(الترغیب ج ۴، ص ۹۴)

''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بندہ اپنے گناہوں سے توبہ کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے محافظ فرشتوں کو اس کے اعضاء کو اور زمین میں جو کچھ اس کے شواہد و نشانیاں ہیں ان سب کو اس کے گناہ بھلا دیتا ہے یہاں تک کہ جب وہ اللہ کے سامنے پیش ہوتا ہے تو اس کے اس گناہ پر اس وقت کوئی گواہی دینے والا نہیں ہوتا''۔

۱۰۔ رب ذوالجلال کی نافرمانیاں کر کے اس کے دردناک عذاب کے مستحق بن جانے والو! ذرا اشک ندامت بہا کے اس کے حضور معافی مانگو، دیکھو اس کا دریائے رحمت کیسا ٹھاٹھیں مار رہا ہے اور توبہ کرنے والے ''عادی مجرموں'' کی معافی کا کیسا جانفزا اعلان فرما رہا ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا يَحْكِيْ عَنْ رَبِّهٖ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى قَالَ اَذْنَبَ عَبْدٌ ذَنْبًا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ فَقَالَ تَعَالٰى اَذْنَبَ عَبْدِيْ ذَنْبًا عَلِمَ اَنَّ لَهٗ

84961

رَبًّا یَغْفِرُ الذَّنْبَ وَ یَأْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَاَذْنَبَ فَقَالَ رَبِّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِی فَقَالَ تَعَالٰی اَذْنَبَ عَبْدِی ذَنْبًا فَعَلِمَ اَنَّ لَهٗ رَبًّا یَغْفِرُ الذَّنْبَ وَ یَأْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَاَذْنَبَ فَقَالَ رَبِّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِی فَقَالَ تَعَالٰی اَذْنَبَ عَبْدِیَ ذَنْبًا فَعَلِمَ اَنَّ لَهٗ رَبًّا یَغْفِرُ الذَّنْبَ وَ یَاخُذُ بِالذَّنْبِ اعْمَلْ مَا شِئْتَ فَقَدْ غَفَرْتُ لَهٗ (صحیح بخاری، صحیح مسلم)

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کا ارشاد بیان فرمایا کہ کوئی بندہ ایک مرتبہ گناہ کر گزرتا ہے پھر کہتا ہے" اے اللہ تو میرے گناہ معاف کر دے' اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے گناہ تو کیا مگر وہ یہ بھی جانتا ہے کہ اس کا کوئی رب ہے جو معاف بھی کرتا ہے اور گرفت بھی کرتا ہے پھر وہ گناہ کا اعادہ کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اے رب میرا گناہ بخش دے تب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے گناہ کیا مگر وہ یہ بھی جانتا ہے کہ میرا کوئی رب بھی ہے، جو گناہ معاف کرتا ہے۔ اور گناہوں پر پکڑ بھی کرتا ہے (تو اے میرے بندے) میں نے تجھے معاف کیا۔ اب جو تیرا دل چاہے کر، یعنی اگر پھر کبھی تجھ سے کوئی گناہ سرزد ہو گیا اور اسی طرح تو نے مجھ سے سچی معافی طلب کی تو میں پھر تیرے گناہ معاف کر دوں گا"۔

۱۱۔ جب ایک چھوٹا نادان بچہ دوڑتا ہوا چھت کے کنارے پر پہنچ جاتا ہے اور نیچے گرنے لگتا ہے تو اس کی ماں جس طرح اپنے ہاتھوں کو پھیلا کر اس کو اپنی آغوش میں لینے کے لئے بے چین و بے قرار ہو جاتی ہے اسی طرح وہ بندہ جس کو رب نے خود بنا کر خود ہی اس کو پالا ہو جب وہ گناہ کر کے دوزخ میں گرنے لگتا ہے تو اس کی رحمت کو گوارا نہیں ہوتا اور وہ اپنا دست رحمت پھیلا دیتا ہے تا کہ گنہگار معافی مانگ کے توبہ کر کے اس کی آغوش رحمت میں آ جائے اور دوزخ میں گرنے سے بچ جائے۔ اسی کو حدیث میں اس طرح بیان فرمایا گیا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یَبْسُطُ یَدَهٗ بِاللَّیْلِ لِیَتُوْبَ مُسِیْئُ النَّهَارِ وَ یَبْسُطُ یَدَهٗ بِالنَّهَارِ لِیَتُوْبَ مُسِیْئُ اللَّیْلِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا

(صحیح مسلم)

"حضور ﷺ نے فرمایا کہ رات کے وقت اللہ تعالیٰ اپنا دست رحمت پھیلائے رکھتے ہیں تاکہ دن کا کوئی گنہگار توبہ کرے تو وہ اسے معاف فرمادے اور دن کو اپنا دست رحمت پھیلائے رکھتے ہیں تاکہ رات کا کوئی گنہگار توبہ کرے تو وہ اس کی توبہ قبول کرلے اور یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا جب سورج مغرب سے طلوع ہوگا"۔

۱۲۔ جب گرتا ہوا بچہ ماں کی آغوش میں آجاتا ہے تو اس کو کتنی خوشی ہوتی ہے اسی طرح جب دوزخ میں گرتا ہوا بندہ توبہ کر کے آغوش رحمت میں آجاتا ہے تو رب کو کتنی خوشی ہوتی ہے اس کا اندازہ اس حدیث سے لگائیے۔

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ اَنَا مَعَهٗ حَیْثُ یَذْکُرُنِیْ وَاللّٰهِ لَلّٰهُ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهٖ مِنْ اَحَدِکُمْ یَجِدُ ضَالَّتَهٗ بِالْفَلَاةِ وَمَنْ تَقَرَّبَ اِلَیَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ اِلَیْهِ ذِرَاعًا وَ مَنْ تَقَرَّبَ اِلَیَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ اِلَیْهِ بَاعًا وَ اِذَا اَقْبَلَ اِلَیَّ یَمْشِیْ اَقْبَلْتُ اِلَیْهِ اُهَرْوِلُ (صحیح بخاری، صحیح مسلم)

"حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ میں اپنے بندہ کے گمان کے مطابق اس سے معاملہ کرتا ہوں اور وہ مجھے جہاں بھی یاد کرتا ہے میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں اور اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی توبہ سے اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جو جنگل بیابان میں اپنی گم شدہ سواری کو پاکر خوش ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو مجھ سے ایک بالشت قریب آتا ہے میں

ایک ہاتھ بھر اس سے قریب آتا ہوں اور میری طرف ایک ہاتھ بھر آتا ہے میں اس سے دو ہاتھ قریب ہوتا ہوں جو میری طرف چل کر آتا ہے میں اس کی طرف لپک کر بڑھتا ہوں"۔

۱۳۔ کیوں نہ اسے خوشی ہو اس لئے کہ وہ ماؤں سے زیادہ شفیق و مہربان ہے۔

وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْیٍ فَاِذَا امْرَاَةٌ مِنَ السَّبْیِ تَسْعٰی اِذَا وَجَدَتْ صَبِیًّا فِی السَّبْیِ اَخَذَتْهُ فَاَلْزَقَتْهُ بِبَطْنِهَا فَاَرْضَعَتْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتَرَوْنَ هٰذِهِ الْمَرْاَةَ طَارِحَةً وَلَدَهَا فِی النَّارِ قُلْنَا لَا وَاللّٰهِ فَقَالَ اللّٰهُ اَرْحَمُ بِعِبَادِهٖ مِنْ هٰذِهٖ بِوَلَدِهَا (صحیح بخاری، صحیح مسلم)

"حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت اقدس میں کچھ قیدی آئے ہوئے تھے ان قیدیوں میں ایک عورت گھبرائی گھبرائی پریشان سی پھر رہی تھی (شاید اس کا بچہ گم ہو گیا تھا) جب قیدیوں میں سے کوئی بچہ دکھائی دیتا تو وہ لپک کر اسے اٹھا لیتی اور چھاتی سے لگا کر اسے دودھ پلانا شروع کر دیتی (اس کی یہ کیفیت دیکھتے ہوئے) حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کیا تمہارے خیال میں ایسی عورت اپنے بچہ کو آگ میں ڈال سکتی ہے۔ ہم نے عرض کیا اللہ کی قسم وہ ہرگز ایسا نہیں کر سکتی۔ تب آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اس عورت کے اپنے بچہ پر رحم اور مہربانی کرنے سے زیادہ رحیم اور مہربان ہے"۔

۱۴۔ ماں باپ کی شفقت اور محبت کا تو کچھ اندازہ ہے لیکن اس کی رحمت ماں باپ کی شفقت و رحمت سے کتنی زیادہ ہے اس کا اندازہ اس حدیث مبارک سے لگائیے اور سوچئے کہ ایسا شفیق و مہربان رب شرمسار بندہ کی کیوں نہ بخشش فرمائے گا۔

اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی مِأَتِہَ رَحْمَۃٍ اَنْزَلَ مِنْهَا رَحْمَۃً وَاحِدَۃً بَیْنَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ وَالْبَهَائِمِ وَ الْهَوَامِّ فَبِهَا یَتَعَاطَفُوْنَ وَبِهَا یَتَرَاحَمُوْنَ وَ بِهَا تَعْطِفُ الْوَحْشُ عَلٰی وَلَدِهَا وَاَخَّرَ اللّٰهُ تَعَالٰی تِسْعًاوَ تِسْعِیْنَ رَحْمَۃً یَرْحَمُ بِهَا عِبَادَهٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ (صحیح بخاری، صحیح مسلم)

''حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے لئے سو رحمتیں ہیں ان میں سے ایک حصہ اس نے جن و بشر جانوروں اور کیڑوں مکوڑوں کے لئے اتارا یہ اسی ایک حصہ رحمت کا اثر ہے کہ سب باہم نرمی برتتے ہیں اور ایک دوسروں پر مہربان ہوتے اور ایک دوسرے کا لحاظ رکھتے ہیں اور اسی کا اثر ہے کہ وحشی جانور بھی اپنے بچے پر نرمی کرتے ہیں اور ننانوے رحمتیں اللہ تعالیٰ نے آخرت کے لئے اپنے پاس رکھ چھوڑی ہیں کہ قیامت کے دن اپنے بندوں پر انہی رحمتوں کے ذریعے رحم فرمائے گا''۔

۱۵۔ بندوں سے جب گناہ سرزد ہو جاتے ہیں اور وہ اپنے ان گناہوں پر شرمندہ ہو کے اپنے رب کے حضور عاجزی وانکساری اختیار کرتے ہیں اور ان کوتاہیوں اور لغزشوں پر اس سے گڑگڑا کر معافی طلب کرتے ہیں تو انکی یہ ادا اس کو اتنی پسند آتی ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں۔

عَنْ اَبِی هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوْا اَلَذْهَبَ اللّٰهُ بِكُمْ وَلَجَاءَ بِقَوْمٍ یُذْنِبُوْنَ فَیَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ فَیَغْفِرُ لَهُمْ (مسلم)

''اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر تم سے گناہ سرزد ہی نہیں ہوتا تو اللہ تعالیٰ تم کو ایک طرف کرتے اور تمہارے بجائے دوسرے لوگوں کو لے آتے کہ وہ گناہ بھی کرتے اور اس پر مغفرت بھی طلب کرتے تو وہ انکی مغفرت فرماتا''۔

۱۶۔ اور مغفرت بھی کوئی چھوٹے موٹے گناہوں کی نہیں بلکہ پہاڑ کے برابر بڑے بڑے

گناہ بھی اگر کسی کے ہوں اور وہ توبہ واستغفار کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے ان بڑے بڑے گناہوں کو بھی معاف فرما دے گا۔

عَنْ اَبِی مُوْسَی الْاَشْعَرِیْ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَجِیُٔ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ نَاسٌ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ بِذُنُوْبِ اَمْثَالِ الْجِبَالِ یَغْفِرُھَا اللّٰہُ لَھُمْ (صحیح مسلم)

"حضور ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن بعض گنہگار مسلمان ایسے بھی ہونگے جو پہاڑوں کے برابر گناہ لے کے آئیں گے مگر اللہ تعالیٰ ان کو بھی بخش دے گا"۔

۱۷۔ دنیا میں اگر کسی سے کوئی غلطی ہو جائے اور وہ اپنی غلطی نہ مانے تو اس پر زیادہ غصہ آتا ہے لیکن اگر کوئی اپنی غلطی کا فوراً اقرار کرلے اور اعتراف جرم کرلے تو فوراً غصہ ٹھنڈا ہو جاتا ہے اسی طرح رب کی بارگاہ میں بھی جب اس کا مجرم اور خطا کار بندہ اپنے جرم وخطاء کا اعتراف کرتا ہے تو صرف اعتراف قصور سے ہی اس غفور ورحیم کو اس پر رحم آجاتا ہے اور وہ اس کی خطاء کو معاف فرما دیتا ہے۔ اپنے خالق و مالک اور اپنے آقا و مولیٰ کے سامنے اپنے ایک ایک جرم اور اپنی ایک ایک خطاء کا اقرار کرنے میں ایک عجیب لذت ہے، اعتراف قصور بھی ایک طرح کی توبہ ہے بلکہ توبہ کا یہ ایک ایسا نرالا اور اچھوتا انداز ہے کہ اس پر رب کو بڑا پیار آتا ہے اور توبہ کے لئے یہ انداز اختیار کرنے والے پر اس کی رحمت کی گھٹائیں جھوم کر آتی ہیں اور نہ صرف یہ کہ اس کے سارے گناہ بہا کر لے جاتی ہیں بلکہ اس کی دینی اور دنیوی مشکلوں اور آفتوں اور پریشانیوں سے بھی اس کو نجات دلا جاتی ہیں۔ دیکھئے حضرت یونس علیہ السلام نے جب مچھلی کے پیٹ میں ان الفاظ کے ساتھ اعتراف قصور کیا کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تیرے لئے پاکی ہے بیشک مجھ سے قصور ہو گیا" تو اللہ تعالیٰ نے اسی وقت ان پر رحم فرمایا اور مچھلی کے پیٹ سے نکال کر ان کو اس مصیبت سے فوراً نجات عطا فرما دی بلکہ اس انداز سے اعتراف قصور کرنے پر مومنوں کو بھی قرآن میں خوشخبری سنا دی گئی کہ اگر وہ بھی ایسا کریں

گے تو ہم ان کو بھی اسی طرح ہر دکھ پریشانی اور غم سے نجات دے دیں گے۔ چنانچہ ارشاد رب العزت ہے۔

وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ۭ وَكَذٰلِكَ نُـْۨجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ (الانبیاء)

"اور ذوالنون (یعنی حضرت یونس کو یاد کرو) جب وہ غصہ میں بھرے ہوئے چلے تو انہوں نے گمان کیا کہ ہم اس پر تنگی نہ کریں گے پس انہوں نے اندھیروں میں پکارا لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ پس ہم نے ان کی پکار سن لی اور انہیں غم سے نجات بخش دی اور ہم اسی طرح نجات دیں گے مومنوں کو بھی"۔

اسی لئے حدیث شریف میں آتا ہے۔

عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْوَةُ ذِی النُّوْنِ اِذَا دَعَا رَبَّهٗ وَ هُوَ فِیْ بَطْنِ الْحُوْتِ " لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ لَمْ یَدْعُ بِهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ فِیْ شَیْئٍ قَطُّ اِلَّا اِسْتَجَابَ اللّٰهُ لَهٗ

(مسند احمد ۱۷۰، جامع ترمذی سنن نسائی)

"حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ذوالنون (حضرت یونس علیہ السلام) نے جو دعا مچھلی کے پیٹ میں مانگی تھی وہ یہ تھی لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ جو بھی مسلمان کسی معاملہ میں اس دعا کو مانگے گا اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو قبول فرمائے گا"۔

اور ایک روایت میں یہ بھی الفاظ آتے ہیں کہ کوئی مصیبت زدہ حضرت یونس کی اس دعا

کو پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو اس مصیبت سے نجات عطا فرمائے گا کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا (قرآن میں) وعدہ ہے اور اللہ کبھی وعدہ خلافی نہیں فرماتا۔

(کتاب التوابین، عبداللہ بن احمد بن قدامہ ص ۵۳)

دنیا کی مصیبت و آفت کیوں نہ ٹلے گی؟ یہ "اعتراف قصور" تو وہ چیز ہے کہ اس کی وجہ سے تو میدان حشر کی سختیوں اور مصیبتوں کو بھی اللہ تعالیٰ آسان فرما دے گا اور جو دوزخ کی سزا کا مستحق ہو چکا ہو گا اس کو اس اعتراف قصور کے صدقے میں دوزخ سے رہائی کا پروانہ مل جائے گا حدیث مبارک میں آتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یُدْنَی الْمُؤْمِنُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مِن رَّبِہٖ حَتّٰی یَضَعَ کَنَفَہٗ عَلَیْہِ فَیُقَرِّرَہٗ بِذُنُوْبِھِمْ فَیَقُوْلُ اَتَعْرِفُ ذَنْبَ کَذَا اَتَعْرِفُ ذَنْبَ کَذَا فَیَقُوْلُ رَبِّ اَعْرِفُ قَالَ فَاِنِّی قَدْسَتَّرْتُھَا عَلَیْکَ فِی الدُّنْیَا وَ اَنَا اَغْفِرُھَا لَکَ الْیَوْمَ فَیُعْطٰی صَحِیْفَۃَ حَسَنَاتِہٖ (صحیح بخاری، صحیح مسلم)

"حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ قیامت کے دن بندہ مومن کو اللہ تعالیٰ کے قریب لایا جائے گا وہ دامن رحمت سے سایہ فگن ہو گا اور اس سے اس کے گناہوں کا اقرار کرائے گا پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا اس گناہ کو پہچانتے ہو؟ کیا اس گناہ کا اقرار کرتے ہو؟ وہ عرض کرے گا اے میرے رب ان کا مجھے اعتراف ہے (یہ مجھ سے سرزد ہوئے ہیں) پھر اس اعتراف قصور پہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا دنیا میں میں نے تیرے گناہ چھپائے جا آج بھی میں تجھے معاف کرتا ہوں اور اس کو نیکیوں کا صحیفہ یعنی پروانہ معافی دے دیا جائے گا"۔

سچی توبہ

قرآن وحدیث کی روشنی میں اب تک توبہ اور استغفار کے جو کچھ فوائد وفضائل وثمرات بیان کئے گئے ہیں ان سے مراد سچی توبہ ہے اور سچی توبہ اسے نہیں کہتے کہ صرف زبان سے توبہ توبہ کر لی جائے بلکہ سچی توبہ کے لئے چند چیزوں کا ہونا ضروری ہے جس میں سے سب سے پہلی چیز یہ ہے کہ جس گناہ سے آدمی توبہ کر رہا ہے وہ گناہ چھوڑ دے اور اس معصیت اور جرم سے باز آ جائے۔ دوسری چیز یہ ہے کہ آئندہ پکا ارادہ کر لے کہ اب کبھی یہ گناہ نہیں کرے گا اور تیسری چیز یہ ہے کہ اگر اس گناہ کا تعلق کسی بندہ سے ہو تو اس کا حق ادا کرے یا اس سے معاف کرائے چوتھی چیز یہ ہے کہ جو گناہ اس سے سرزد ہوا ہے اس پر ندامت، شرمندگی، عاجزی، انکساری کا اظہار کرتے ہوئے رب کے حضور اس گناہ سے معافی کا طلب گار ہو۔ اگر اس وقت احساس ندامت اور خوف خدا سے اس کی پلکیں بھیگ جائیں اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلیں تو سمجھ لے کہ اب بارگاہ الٰہی میں اس کی توبہ ضرور قبولیت کا شرف پائے گی۔ یہ آنسو قبولیت کی علامت ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے یہاں اس کی بڑی قدر و منزلت ہے۔ چنانچہ جو قرآن کو سن کر روتے ہوئے سجدے میں گر پڑتے ہیں اللہ تعالیٰ ایسے اپنے پیارے بندوں کا قرآن میں ذکر کر کے ان سے اپنی محبت کا اظہار فرما رہا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے۔

وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا ﴿۱۰۹﴾ (بنی اسرائیل)

"اور وہ روتے ہوئے ٹھوڑی کے بل گر جاتے ہیں اور قرآن ان کے خشوع یعنی دل کے جھکنے کو بڑھا دیتا ہے"۔

اسی طرح حدیث مبارک میں اس رونے کی عظمت اور اہمیت کو بیان کرتے ہوئے سرکار دو جہاں ﷺ نے فرمایا۔

لَا يَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ بَكٰى مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ حَتّٰى يَعُوْدَ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ (جامع ترمذی)

کہ اللہ تعالیٰ کے ڈر سے رونے والا کبھی جہنم میں نہیں جائے گا حتیٰ کہ دودھ تھنوں میں واپس چلا جائے گا۔ یعنی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کا مقصد یہ ہے کہ دودھ کا واپس تھنوں میں جانا جس طرح محال ہے اسی طرح خوف خدا میں رونے والے کا جہنم میں جانا بھی ناممکن اور محال ہے۔ ایک اور حدیث مبارک میں اس کی فضیلت کو بیان کرتے ہوئے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

يَظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهُ اِمَامٌ عَادِلٌ وَ شَابٌ نَشَاءَ فِي عِبَادَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ بِالْمَسَاجِدِ وَ رَجُلَانِ تَحَابا فِي اللّٰهِ اِجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَ تَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَ رَجُلٌ دَعَتْهُ اِمْرَاةٌ ذَاتِ مَنْصِبٍ وَ جَمَالٍ فَقَالَ اِنِّي اَخَافُ اللّٰهَ وَ رَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاخَافَهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهُ وَ رَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًافَفَاضَتْ عَيْنَاه (صحیح بخاری، صحیح مسلم)

"حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سات قسم کے لوگ ایسے ہونگے کہ جن کو اللہ تعالیٰ اس دن اپنے سایہ رحمت میں جگہ عطا فرمائے گا جس دن اس کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ ۱۔ امام عادل ۲۔ نوجوان عبادت گزار ۳۔ وہ شخص جس کا دھیان ہر وقت مسجد میں لگا رہے (کہ کب نماز کا وقت ہو اور میں مسجد میں جاؤں) ۴۔ وہ دو آدمی جو محض اللہ کی رضا اور خوشنودی کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کریں، ملیں تو اللہ کے لئے جدا ہوں تو اللہ کے لئے ۵۔ وہ شخص جسے بہ حیثیت حسن و جمال والی عورت دعوت گناہ دے اور وہ کہے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔ ۶۔ وہ شخص جو صدقہ و خیرات اتنی پوشیدگی سے دے کہ بائیں ہاتھ کو بھی پتہ نہ چلے کہ دائیں ہاتھ نے کیا دیا۔ ۷۔ وہ شخص جو خلوت میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرے اور اس کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو جائیں"۔

ترمذی شریف ہی کی ایک اور روایت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ اللہ

تعالیٰ کو دو قطروں اور دو نشانوں سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہیں ایک آنسو کا قطرہ جو اللہ کے خوف کے باعث آنکھ سے ٹپکے اور دوسرا خون کا قطرہ جو اللہ کی راہ میں (جہاد) بہے اور نشانوں میں سے ایک وہ نشان جو اللہ کی راہ میں لگا ہو (یعنی جہاد میں) اور دوسرا وہ نشان جو اللہ کے فرائض میں سے کسی فرض کی ادائیگی کے سلسلہ میں لگا ہو۔

بہرحال خلاصہ کلام یہ ہے کہ جو شخص اس گناہ کو ترک کر کے اور آئندہ بھی اس کو ترک کرنے کا عزم کر کے رب ذوالجلال کے خوف سے روتے ہوئے احساس ندامت کے ساتھ جب اس کی بارگاہ میں اپنے اس گناہ کی بخشش طلب کرے گا اور صدق دل سے توبہ کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو ضرور قبول فرمائے گا۔ پھر نہ صرف یہ کہ اس کے گناہ بخش دے گا بلکہ اس کے گناہ کو نیکی میں تبدیل کر کے اس کو اپنا محبوب اور پیارا بنا لے گا۔

لہٰذا اے مسلمان! موت کا کوئی بھروسہ نہیں اس کے آنے سے پہلے اپنے رب کے حضور گڑگڑا کر اپنے گناہوں سے سچی توبہ کر کے اس کے نیک اور پیارے بندوں میں شامل ہو جا اور سیدھا جنت میں چلا جا۔ فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ

وسیلہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

توبہ کی قبولیت کے لئے ایک اور اہم چیز سرور دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وسیلہ ہے۔ جب گنہگار بندہ اپنے رب کی بارگاہ میں اس کے محبوب کا وسیلہ پیش کر کے دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس محبوب وسیلہ کو کبھی رد نہیں فرماتا بلکہ اس کے صدقہ فوراً اس کی توبہ کو قبول فرمالیتا ہے۔ اور توبہ کا یہ طریقہ خود قرآن میں اس نے ہمیں سکھایا ہے۔ ارشاد رب العزت ہے۔

وَ لَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَ اسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ﴿۶۴﴾ (النساء)

"اور انہوں نے اپنے نفسوں پر ظلم کر لیا ہے تو وہ آپ کے پاس آئیں پھر اللہ سے اپنے گناہوں کی بخشش طلب کریں اور رسول بھی ان کے لئے بخشش طلب کریں تو وہ اللہ کو بہت توبہ قبول فرمانے والا اور رحم فرمانے والا پائیں گے"۔

اس آیت مبارکہ میں کسی زمانے کی قید لگائے بغیر قیامت تک آنے والے حضور کی امت کے گنہگاروں کے لئے معافی اور توبہ کی قبولیت کا یہ طریقہ رب نے بیان فرمادیا کہ تمہارا اللہ کی بارگاہ میں توبہ و استغفار کرنا اس وقت قبول ہوگا جب تم ہمارے نبی کی بارگاہ میں جا کر ان کا وسیلہ اور سفارش لیکر آؤ گے جب وہ تمہاری سفارش فرمائیں گے تو ہم تمہارے سارے گناہ معاف فرمادیں گے۔

ظاہر ہے قرآن کے احکامات آفاقی اور دائمی ہیں لہٰذا یہ حکم بھی ہر زمان اور مکان کے بسنے والوں کے لئے ہے، آج کوئی گناہ کرے یا کل کرے عربستان میں کرے یا پاکستان میں کرے، امریکہ میں کرے یا افریقہ میں کرے جب بھی اور جہاں بھی کوئی گناہ کرے اس کے لئے رب کا حکم ہے کہ میرے رسول کے پاس آئے اور آپ کی سفارش لائے۔ اب ظاہر ہے ہر شخص مدینہ شریف حضور ﷺ کے روضہ انور پر تو نہیں پہنچ سکتا لہٰذا اس آیت کے معنی یہ ہونگے کہ جہاں ہے وہیں سے بیٹھے بیٹھے اپنی فریاد نبی کی خدمت میں پیش کردے وہ روضہ شریف میں ہی تیری فریاد کو سن لیں گے اور وہیں سے رب کی بارگاہ میں تیری سفارش فرما کے تیری بگڑی بنادیں گے۔ یہ خیال دل میں کبھی مت لاؤ کہ وہ ہماری فریاد کو اتنی دور سے اور وہ بھی وصال فرمانے کے بعد کیسے سنیں گے؟ اس کا جواب رسول خدا ﷺ نے خود اپنی ایک صحیح حدیث مبارک میں پہلے سے دے دیا ہے۔ آپ کا ارشاد مبارک ہے۔ کہ

لَیْسَ مِنْ عَبْدٍ یُصَلِّی عَلَیَّ اِلَّابَلَغَنِیْ صَوْتُهٗ حَیْثُ کَانَ قُلْنَا وَ بَعْدَ وَ فَاتِکَ قَالَ وَ بَعْدَ وَ فَاتِیْ

(سنن ابن ماجہ، طبرانی، ترغیب، جلاء الافہام لابن قیم ص ۷۴)

کہ میرا امتی جہاں سے بھی مجھ پر درود بھیجتا ہے اس کی آواز مجھ تک پہنچتی ہے اور میری وفات کے بعد بھی ایسا ہی ہوگا۔ ثابت ہوا کہ یہ خیال ہرگز نہیں لانا چاہئے کہ وہ اتنی دور سے اور وصال کے بعد کیسے سنیں گے بلکہ آپ کا امتی قیامت تک کسی زمانہ میں اور کسی مقام اور کسی جگہ سے حضور ﷺ سے فریاد کرے گا تو حضور ﷺ اس کی فریاد کو ضرور سنیں گے اور

اس کی ضرور فریاد رسی فرمائیں گے۔

بہر حال جب حضور ﷺ کا گنہگار امتی حضور ﷺ سے اللہ کی بارگاہ میں سفارش کے لئے عرض کرے گا تو حضور ﷺ اس پر ضرور کرم فرمائیں گے اور اس کی اللہ سے سفارش کر کے اس کو بخشوا دیں گے کیونکہ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے آپ کی یہ شان بیان فرمائی ہے۔ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲۸﴾ کہ امت کا تکلیف میں پڑ جانا ان پر بہت گراں گزرتا ہے وہ امت کے لئے اچھی حالت کے خواہاں ہیں اور ان پر بہت شفیق اور مہربان ہیں۔ جو نبی امت کے پاؤں میں اگر کانٹا چبھ جائے تو اس تکلیف کو گوارا نہیں کرسکتا وہ نبی کب گوارا فرمائے گا کہ ہم دوزخ کے سخت ترین عذاب اور تکلیف سے دو چار ہوں لہٰذا جب سفارش کے لئے ان کو پکارو گے وہ فوراً اللہ کی بارگاہ میں تمہاری سفارش کر کے دوزخ کے عذاب سے تمہیں رہائی دلا دیں گے۔

ذرا دیکھو ان کو تمہاری تکلیف کا کتنا احساس ہے، گناہ کر کے جس خدا کے عذاب کو تم اپنے لئے لازم کرتے ہو اس کے خیال سے وہ کتنے بے چین اور مضطرب ہیں۔ حدیث مبارک میں آتا ہے کہ ایک روز آنحضرت ﷺ نے قرآن پاک میں سے آیہ کریمہ تلاوت فرمائی۔ رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ ۚ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ ۚ وَ مَنْ عَصَانِيْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۶﴾ (ابراہیم) حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کی اے میرے رب بیشک بتوں نے بہت لوگ بہکا دیئے ہیں تو جس نے میرا ساتھ دیا وہ تو میرا ہے اور جس نے میرا کہنا نہ مانا تو بیشک تو بخشنے والا مہربان ہے۔ اس کے بعد حضور ﷺ نے یہ آیہ مبارک تلاوت فرمائی۔ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَ اِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۱۸﴾ (المائدہ) حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی امت کے لئے فرمایا کہ اے میرے اللہ! اگر آپ انہیں عذاب دیں تو بہر حال یہ آپ کے بندے ہیں اور اگر آپ ان کو معاف فرما دیں تو بیشک آپ زبردست حکمت والے ہیں۔ ان آیات کی تلاوت کر کے حضور اکرم ﷺ کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور آپ نے روتے ہوئے اپنے

ہاتھوں کو بلند کر کے اللہ سے عرض کی اللھم امتی امتی ، اے اللہ میری امت اے اللہ میری امت اللہ تعالیٰ کو سب کچھ پتا تھا لیکن حضرت جبرئیل کو حکم دیا۔'' یا جبریل اذھب الی محمد و ربک اعلم فسئله مایبکیه ''اے جبریل جاؤ میرے محبوب کے پاس اور ان سے پوچھو آپ کو کس چیز نے محزون واشکبار کر دیا جبرئیل دوڑ کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور اللہ تعالیٰ کا پیغام دیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبرئیل کے ذریعہ اس کا جواب بھجوا دیا۔ جس پر اللہ تعالیٰ نے جبرئیل کو پھر حکم دیا کہ

يَا جِبْرَئِيْلُ اِذْهَبْ اِلٰى مُحَمَّدٍ فَقُلْ اَنَا سَنَرضِيكَ فِي اَمتِكَ وَلَا نَسُوءُكَ (صحیح مسلم)

'' اے جبرئیل ہمارے محبوب کے پاس جاؤ اور ان سے کہدو کہ ہم آپ کو امت کے معاملہ میں خوش کر دیں گے اور آپ کو غمزدہ نہیں ہونے دیں گے''۔

یہ حدیث ہم گنہگاروں کے لئے بہت بڑا سہارا ہے اگر چہ اس میں کوئی شک نہیں ہم گناہ کر کے جہنم کے مستحق ہو گئے ہیں لیکن جب ہم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اللہ کی بارگاہ میں سفارش کے لئے عرض کریں گے تو بھلا ان جیسا شفیق اور کریم نبی ہمیں دوزخ کی آگ میں جلتا ہوا کب دیکھ سکے گا وہ فوراً ہماری سفارش فرمائیں گے اور اللہ آپ کی سفارش پر ہمیں ضرور بخش دے گا کیونکہ وہ کبھی وعدہ خلافی نہیں کرتا اور اس کا وعدہ ہے کہ اے محبوب آپ کی امت کے بارے میں آپ کو غمزدہ نہیں ہونے دوں گا۔ آپ کے امتیوں کو بخش کر آپ کو خوش کر دوں گا۔ انشاء اللہ وہ ہم سیاہ کاروں کی خطاؤں کو معاف فرما کر اور ہم بدکاروں کو بخش کر اپنے محبوب کو ضرور راضی کرے گا۔

محبوبان خدا اور وسیلہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مندرجہ بالا آیہ مبارکہ جس میں اللہ تعالیٰ نے توبہ کرنیوالوں کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سفارش اور آپ کا وسیلہ لانے کا حکم دیا ہے اس پر عمل کرتے ہوئے بڑے بڑے اللہ کے پیارے اور مقبول بندوں نے اپنے اپنے مقامات اور جگہوں پر رہ کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فریاد

کی۔ اپنی لغزشوں اور کوتاہیوں پر اظہار ندامت کرتے ہوئے حضور ﷺ سے کرم فرمانے کی التجائیں کی اس رحیم و کریم نبی نے بے پایاں کرم فرماتے ہوئے اپنے رب سے ان کی سفارش فرما دی۔ اللہ نے حضور ﷺ کی سفارش کو قبول فرماتے ہوئے ان پر اپنی رحمتوں اور مغفرتوں کی بارشیں فرمائیں اور اپنی "ولایت اور قرب" کے اعلیٰ مقام سے ان کو سرفراز فرما دیا۔

آیئے محبوبان بارگاہ خداوندی کی ان التجاؤں اور فریادوں کی ایک جھلک دیکھیں جو انہوں نے اپنے پیارے آقا و مولیٰ حضور سرور دو جہاں ﷺ کی بارگاہ میں پیش کیں اور مقام محبوبیت سے سرفراز ہوئے۔

التجائے اعرابی

ایک اعرابی نے حضور ﷺ کے روضہ انور پر حاضر ہو کے پوری آیۂ مبارکہ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ کی تلاوت کی اور پھر اللہ کی بارگاہ میں اپنے گناہوں کی بخشش کرانے کے لئے حضور ﷺ کو شفیع اور سفارشی بناتے ہوئے یوں آپ سے عرض کیا۔

وَقَدْ جِئْتُکَ مُسْتَغْفِرًا لِذَنْبِی مُتَشَفِّعًا بِکَ اِلٰی رَبِّیْ

یعنی اب میں اللہ کے اس حکم کے مطابق آپ کی بارگاہ میں آ گیا ہوں اللہ سے اپنے گناہوں کی بخشش طلب کر رہا ہوں اور آپ کو اپنے رب کے پاس اپنا شفیع اور سفارشی بنا رہا ہوں، میری سفارش کر دیجئے تا کہ اللہ میرے گناہ معاف فرما دے۔...... پھر اس نے یہ اشعار پڑھے۔

یَا خَیْرَ مَنْ دُفِنَتْ بِالْقَاعِ اَعْظَمُهٗ
فَطَابَ مِنْ طِیْبِهِنَّ الْقَاعُ وَ الْاَکَمُ
نَفْسِی الْفِدَاءُ لِقَبْرٍ اَنْتَ سَاکِنُهٗ
فِی الْعَفَافِ وَ فِیْهِ الْجُوْدُ وَ الْکَرَمُ

"اے وہ ذات جو ساری کائنات سے افضل ہے جس کا جسم اقدس اس مٹی میں مدفون ہے۔

پس ان کی خوشبو سے ٹیلے اور میدان مہک اٹھے۔ میرے جان اس قبر انور پر قربان! جس میں آپ جلوہ افروز ہیں اس قبر میں تو سراپا پاکیزگی سخاوت اور شرافت جلوہ گر ہے"۔

حضرت عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اس وقت وہیں روضہ انور کے پاس بیٹھا ہوا تھا جیسے ہی وہ اعرابی حضور سے یہ فریاد کر کے لوٹا حضور اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا اے عقبہ! جاؤ اس اعرابی کو خوشخبری سنا دو کہ اللہ تعالیٰ نے اسے معاف فرما دیا۔

(تفسیر ابن کثیر، المعروف لامام نووی، المغنی، الشرح الکبیر، لابن قدامہ)

التجائے امام زین العابدین

حضرت امام حسین کے لخت جگر و نور نظر اہل بیت اطہار کی شان اور آن حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے پیارے نانا حضور سرور دو جہاں ﷺ سے یوں استغاثہ کرتے ہیں۔

يَا رَحْمَةً لِّلعَالَمِيْنَ اَنْتَ شَفِيْعُ الْمُذْنِبِيْنَ

اَكْرِمْ لَنَا يَوْمَ الْحَزِيْنِ فَضْلًا وَ جُوْدًا والكرم

اے رحمت عالم! آپ گنہگاروں کے شفیع ہیں ہمیں قیامت کے دن اپنے فضل وعطاء اور جودوکرم سے سرفراز فرمائیے۔

التجائے امام اعظم

حنفیوں کے امام اپنے وقت کے ایک عظیم مجتہد عارف حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے آقا و مولیٰ حضور سرور کون و مکان ﷺ سے یوں شفاعت کے طلب گار ہیں۔

يَا سَيِّدَ السَّادَاتِ جِئْتُکَ قَاصِدًا

اَرْجُوا رِضَاکَ وَ اَحْتَمِیْ بِحَمَاکَ

اے پیشواؤں کے پیشوا! میں تیرے حضور قصد اور ارادہ کر کے آیا ہوں آپ کی رضا اور خوشنودی کا طلبگار ہوں اور اپنے آپ کو سب برائیوں سے آپ کی پناہ میں دیتا ہوں۔

انت الذی فینا سئلت شفاعة
لباک ربک لم تکن لسواک

آپ وہ ہیں کہ آپ نے ہمارے واسطے شفیع ہونا خدا سے طلب کیا تو آپ کے رب نے اعلان فرمادیا کہ اے محبوب یہ مقام خاص تیرا ہے تیرے سوائے اور کسی کیلئے نہیں۔

يَا مَالِكِي كُنْ شَافِعِىْ فِي فَاقَتِي
اِنِّي فَقِيْرٌ فِي الْوَرٰى لِغَنَاکَ

اے میرے مالک! میرے گناہوں میں میری شفاعت فرما دیجئے میں آپ کی شفاعت کا محتاج ہوں۔

فَعَسَاکَ تَشْفَعُ فِيْهِ عِنْدَ حِسَابِهٖ
فَلَقَدْ غَدَا مُتَمَسِّکًا بِعُرَاکَا

مجھے امید ہے آپ رحم فرماتے ہوئے قیامت کے دن حساب و کتاب کے وقت میری ضرور شفاعت فرمائیں گے اور خدا سے مجھے مانگ لیں گے۔

فَلَاَنْتَ اَکْرَمُ شَافِعٌ وَ مُشَفَّعٌ
وَمَنِ الْتَجٰى بِحِمَاکَ نَالَ رِضَاکَ

اللہ کی جناب میں آپ کا بہت بڑا مرتبہ ہے آپ شفاعت کے مجاز بھی ہیں اور آپ کی شفاعت قبول بھی ہے۔ جس نے آپ سے حمایت اور پناہ کی درخواست کی اس نے آپ کی رضا اور خوشنودی کو حاصل کرلیا۔

فَاجْعَلْ قِرَاىَ شَفَاعَةٍ بِیْ فِي غَدٍ
فَعَسٰى اَرٰى فِي الْحَشْرِ تَحْتَ لِوَاکَا

اے میری آنکھوں کی ٹھنڈک! حشر میں مجھے اپنی شفاعت سے ضرور نوازیں تا کہ میں بھی اس دن آپ کے لواء الحمد کے سائے میں نظر آؤں۔

التجائے مخدوم ہاشمی ٹھٹھوی رحمۃ اللہ علیہ

سندھ کے عظیم محقق اور بلند پایہ فقیہہ ومحدث اور اعلیٰ مرتبہ قرب پر فائز عارف باللہ حضرت مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی اپنے آقا ومولا سے اپنے گناہوں کی شکایت کرتے ہوئے آپ سے یوں مدد کی درخواست کرتے ہیں۔

اَغِثْنِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ خَانَتْ نِدَامَتِیْ
اَغِثْنِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَامَتْ قِیَامَتِیْ

یارسول اللہ میری مدد فرمایئے اب میں بہت شرمسار ہوں یارسول اللہ ! میری مدد فرمایئے میرے لئے تو قیامت قائم ہوگئی ہے۔

اَغِثْنِیْ یَا شَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْنَ جَمِیْعِھُمْ
تَفَرَّقْتُ فِیْ دِمَاءِ کَثْرَۃِ شَامِتِیْ

اے تمام گنہگاروں کی شفاعت فرمانے والے ! میری مدد فرمایئے۔ میں اپنی شامت اعمال کے باعث خونی سمندر میں گر گیا ہوں۔

فَخُذْ بِیَدِیْ یَا شَفِیْعَ الخَلْقِ اِنَّنِیْ
عَلٰی شَفَا جُرَفِ ھَارٍ رَأَیْتُ مَقَامَتِیْ

میرا ہاتھ پکڑ لیجئے ! اے مخلوق کی شفاعت کرنے والے ! میں نے اپنا مقام جہنم کے گڑھے کے کنارہ پر دیکھ لیا ہے۔

التجائے خواجہ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ

سندھ کی عظیم روحانی خانقاہ لواری شریف کے پانچویں سجادہ نشین حضرت خواجہ محمد سعید مہاجر مکی کی بارگاہ مصطفیٰ میں ایک مخمس مناجات

لِیْ خَطِیْئَاتٌ فَوْقَ اَنْ یُذْکَرَ — کَیْفَ حَالِیْ یَکُوْنُ فِی الْمَحْشَرِ
اَتَشَبَّثُ بِذَیْلِکَ الْاَطْھَرَ — بِکَ الجِیْ اِلَی اللّٰہِ الْاَکْبَرَ

فَلْتَرْحَمِ　لِمُذْنِبٍ　مُضْطَرٍّ
رَحْمَتُکَ　اَنْ　تَقُوْلَ　آمِیْنًا

میرے گناہ اور میری خطائیں بیان سے باہر ہیں، میدان حشر میں میرا کیا حال ہوگا؟ وہاں آپ کے دامن سے لپٹ جاؤں گا، آپ کے ذریعہ اور وسیلہ سے اللہ کی بارگاہ میں التجا کروں گا کہ اس گنہگار اور بے قرار پر رحم فرمایئے اس وقت آپ کی رحمت کہے گی آمین اے اللہ اس کی التجا کو قبول فرمالے۔

قَسَتِ الْقَلْبُ مِنْ سَوَادِ الْعَیْنِ　،　مِنْ قَبَائِحِ لَقَدْ کَثُرَتْ الرین
لَیْسَ مِثْلِی اَثِیْمٌ فِی الثَقَلَیْنِ　لَیْسَ مِثْلُکَ شَفِیْعٌ فِی الْکَوْنَیْنِ
فاصقلوا صَیْقَلَ الصَفَا وَ الرین
صَیْقَلُکَ　اَنْ　تَقُوْلَ　آمِیْنًا

میرا دل گناہ کر کے آنکھ کی کالک سے بھی کہیں زیادہ کالا ہو گیا ہے۔ میرے اخلاق و اعمال کی وجہ سے وہ بہت غلیظ اور گندا ہو گیا ہے۔ جن وانس میں مجھ جیسا کوئی گنہگار نہیں اور دو جہاں میں آپ جیسا کوئی شفیع نہیں لہٰذا میرے دل سے گناہوں کی غلاظت کو دور فرما کر میرے دل کو چمکا دیجئے اس وقت آپ کی چمک کہے آمین۔

آپ کی تحریک کردہ ایک اور مناجات۔

حَقِیْرُ الحَالِ فَلْسُ البَالِ بَابُکَ جَاءَ مُلْتَمِسًا
فَکَرِّمْهُ وَ شَرِّفْهُ بِعَیْنِ اللُّطْفِ وَ الکَرَمِ

ایک مفلوک الحال اور مفلس البال التجاء اور فریاد کرتا ہوا آپ کے دروازے پر آیا ہے اپنے لطف وکرم سے اسے سرفراز فرما دیجئے۔

وَکُنْ مَعَهُ بِکُلِّ آلَانَ وَ الْاَحْوَالِ وَ الْصَعْبِ
شَفِیْعًا غَافِرًا غَوْثًا مُزِیْلَ التَعْبِ وَالاَلَمِ

ہر آن ہر آفت اور ہر مصیبت کے وقت آپ اس کے دکھ مصیبت اور تکلیف کو دور

کرنے والے، اس کی شفاعت کرنے والے، اس کی پردہ پوشی کرنے والے اور اس کے مدد گار ہو جایئے۔

وَدَارِکْ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ غِیَاثُ الْخَلْقِ یَا سَیِّدِیْ
سَعِیْدًا مُسْتَغِیْثًا بِکَ نَکِیْسَ الرَّاْسِ مِنْ نَدْمٍ

اے اللہ کے حبیب! خدا آپ پر رحمتیں نازل کرے، اے میرے آقا، اے مخلوق خدا کے فریادرس سعید ندامت اور شرمندگی سے سر جھکائے ہوئے آپ سے مدد کا طلب گار ہے۔

التجائے بوصیری رحمۃ اللہ علیہ

جس قصیدہ بردہ پر خوش ہو کے حضور اکرم ﷺ نے حضرت علامہ بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں اپنی چادر اوڑھا کر ایک موذی بیماری سے ان کو نجات عطا فرمادی تھی۔ اسی قصیدہ بردہ کا ایک شعر ہے جس میں امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ اپنے آقا و مولیٰ حضور سرور دو جہاں ﷺ سے اپنے گناہوں کی مصیبت اور دنیا و آخرت کی پریشانیوں میں آپ کو اپنا حاجت روا اور مشکل کشا قرار دیتے ہوئے آپ کو یوں پکارتے ہیں۔

یَا اَکْرَمَ الْخَلْقِ مَالِیْ مَنْ اَلُوْذُبِہٖ
سِوَاکَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمَمٖ

اے ساری مخلوق میں سب سے معزز و مکرم ذات! آپ کے سوا میرے لئے کوئی ایسا نہیں جس کی میں پناہ میں آؤں قیامت کے ہولناک سانحہ کے وقت۔

وَلَنْ یَضِیْقَ رَسُوْلَ اللّٰہِ جَاھُکَ بِیْ
اِذَالْکَرِیْمُ تَجَلّٰی بِاِسْمٍ مُنْتَقِمٖ

اے اللہ کے رسول! میری شفاعت سے آپ کی قدر و منزلت کوئی کم نہیں ہو گی۔ لہٰذا جب اللہ تعالیٰ اپنی صفت منتقم کے ساتھ جلوہ افروز ہو اس وقت میری ضرور شفاعت فرمائیں۔

التجائے شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ

ہندو پاک کے عظیم محدث اور فقیہہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ حضور

اکرم ﷺ کو گناہوں کی آفت اور ہر مصیبت کا نجات دہندہ اور مشکل کشا مانتے ہوئے آپ سے یوں عرض گزار ہیں۔

وَيَا خَيْرَ مَنْ يُرْجِى الْكَشْفَ رَزِيَّةً
وَمَنْ جُوْدُهُ فَاقَ جُوْدُ السَّحَائِبِ

(اطیب النغم)

اے وہ بہترین ذات جس سے تمام مصیبتوں اور آفتوں میں نجات دلانے کی امید کی جاتی ہے اے وہ کہ جس کی سخاوت برسنے والے بادلوں سے بھی کہیں زیادہ ہے۔

التجائے جامی رحمۃ اللہ علیہ

سراپا عشق مصطفیٰ اور علم وحکمت اور فارسی عربی نظم ونثر کا بے تاج بادشاہ مشہور فارسی عربی صوفی شاعر اور عظیم علمی اور روحانی شخصیت حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ اپنے گناہوں کی بخشش کے لئے حضور ﷺ سے شفاعت اور سفارش کرنے کی یوں درخواست کرتے ہیں۔

یارسول اللہ براحوال خراب ما ببین
رو بخاک افتادہ ام از شرم عصیاں برزمین
مذنبم چوں من نباشد در جمیع امتاں
شافعم از عنایت یا شفیع المذنبین
دیدہ گریاں سینہ بریان دل کباب افتادہ ام
رحم کن برحال من یارحمۃ للعالمین

یارسول اللہ! میرے تباہ اور خراب حالات پر نگاہ کرم فرمایئے۔ میں نے گناہوں کی شرمندگی کی وجہ سے اپنا چہرہ زمین پر ڈال کر خاک آلودہ کیا ہوا ہے۔ آپ کی ساری امت میں مجھ جیسا برا اور کوئی نہیں، اے گناہ گاروں کی شفاعت فرمانے والے برائے مہربانی میری بھی شفاعت فرما دیجئے۔ دیکھئے میں روتی ہوئی آنکھوں اور جلے ہوئے سینہ و دل کے

ساتھ یہاں پڑا ہوا ہوں۔ یا رحمۃ للعالمین میرے حال پر رحم فرما دیجئے۔

ایک اور اپنی نعت میں حضور ﷺ سے اپنے گناہوں کی روداد سناتے ہوئے یوں عرض کرتے ہیں۔

یارسول اللہ بدر گاہت پناہ آوردہ ام
ہم جو چاکر عاجزم کوہِ گناہ آوردہ ام

یارسول اللہ! آپ کے در پہ پناہ لینے کے لئے آ گیا ہوں، عاجز و درماندہ آپ کا غلام گناہوں کا پہاڑ لے کے آیا ہے۔

غیر تو ملجاؤ ملاوی نیست درہر دوسرا
رحم کن یا سیدی حال تباہ آوردہ ام

دو جہاں میں آپ کے سوا میرا کوئی ملجاو ماوی نہیں ہے۔ اے میرے آقا میرے تباہ حال پر رحم فرمائیے۔

جز تو دیگر دستگیرم نیست دز دنیاؤ دیں
با ھزاراں انفعال و روسیاہ آوردہ ام

دنیا و آخرت میں آپ کے سوا میرا کوئی مددگار نہیں ہے۔ ہزار شرمندگی اور ندامت کے ساتھ اپنا یہ روسیاہ لے کر آ گیا ہوں

التجائے حاجی امداد اللہ رحمۃ اللہ علیہ

مولوی اشرف علی تھانوی وغیرہ کے پیرومرشد حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضور ﷺ کی بارگاہ میں یوں فریاد کرتے ہیں۔

عالم نہ متقی ہوں نہ زاہد نہ پارسا ہوں امتی تمہارا گنہگار یارسول اللہ
دونوں جہاں میں مجھ کو وسیلہ ہے آپکا کیا غم ہے گرچہ ہوں میں بہت خوار یارسول اللہ
ذات آپ کی تو رحمت و شفقت ہے سربسر میں گرچہ ہوں تمام خطا وار یارسول اللہ
کیا ڈر ہے اس کو لشکر عصیان و جرم سے تم سا شفیع ہو جس کا مددگار یارسول اللہ

ہو آستانہ آپ کا امداد کی جبیں اور اس سے زیادہ کچھ نہیں درکار یارسول اللہ

التجائے محبّ صادق رحمۃ اللہ علیہ

ایک اور فارسی عاشق رسول کی بارگاہ رسالت پناہ میں التجا

غریبم یارسول اللہ غریبم نہ دارم در جہاں جز تو حبیم

یارسول اللہ! غریب ولاچار ہوں۔ آپ کے سوا سارے جہاں میں کوئی دوست نہیں میرا۔

مرض دارم زعصیاں لادوائے مگر الطاف تو باشد طبیم

گناہوں کا لاعلاج مرض مجھے لگ گیا ہے۔ مگر آپ کا لطف وکرم ہی میرا معالج ہے۔

بریں نازم کہ ہستم امت تو گنہگارم و لیکن خوش نصیبم

مجھے اس پر ناز ہے کہ میں آپ کا امتی ہوں۔ اگرچہ گنہگار ہوں مگر بڑا خوش نصیب ہوں۔

التجائے حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ

اے خسرو خوباں نظرے سوئے گدا کن رحمے بمن سوختہ و بے سروپا کن

اے بادشاہ حسن! اپنے اس منگتے کی طرف بھی ایک نگاہ کرم فرمادیجئے، اس تباہ وبرباد پر بھی رحم فرمادیجئے۔

دارد دل درویش تمنائے نگاھے زاں چشم سیہ مست بیک غمزہ روا کن

اس فقیر کے دل کی بھی ایک تمنا ہے کہ اپنی چشم سیہ مست سے اس کی طرف صرف ایک نظر ڈال دیجئے۔

التجائے قدسی

مرحبا سید مکی مدنی العربی دل و جاں بادفدایت چہ عجب خوش لقبی

مرحبا! اے مکی مدنی عربی آقا! دل و جاں قرباں ہوں آپ پر کیا پیارے القاب ہیں

آپ کے

چشم رحمت بکشا سوئے من انداز نظر اے قریشی لقبی ھاشمی و مطلبی

اے وہ ذات جس کا لقب قریشی ہاشمی اور مطلبی ہے اپنی نگاہ رحمت اٹھا کے مجھ پر بھی ایک نظر کرم ڈال دیجئے۔

عاصیانم زمانے کئی اعمال میرس سوئے ماروئے شفاعت بکن از بے سببی

میں بہت گنہگار ہوں مجھ سے میرے اعمال کی پرسش نہ فرمایئے۔ بس بغیر کسی وجہ کے ہی میری تو شفاعت فرما دیجئے۔

ماہمہ تشنہ لبانیم وتوئی آب حیات رحم فرما کہ زحدی گزرد تشنہ لبی

ہم آپ کے جودوکرم اور شفاعت کے پیاسے ہیں آپ آب حیات ہیں ہم پر رحم فرما دیجئے اب تو ہماری پیاس حد سے گزر گئی ہے۔

سیدیؐ انت حبیبی و طبیب قلبی آمدہ سوئے تو قدسی پئے درماں طلبی

اے میرے آقا! آپ ہی میرے غمخوار اور میرے دل کے طبیب ہیں، قدسی اپنے علاج کے لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہے۔

التجائے شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ

من گدائے تو یارسول اللہ جاں فدائے تو یارسول اللہ

یارسول اللہ! میں آپ کے در کا منگتا ہوں میری جاں آپ پر قربان ہو۔

ارحم الراحمین نہ ہم بخشد بے رضائے تو یارسول اللہ

یارسول اللہ! وہ ارحم الراحمین بھی آپ کی رضا کے بغیر نہیں بخشتا۔

سرنہاداست بردرت سعدی در ہوائے تو یارسول اللہ

اسی لئے سعدی نے نہایت عجز و انکساری کے ساتھ اپنا سر آپ کی چوکھٹ پہ رکھ دیا ہے تاکہ آپ اس سے راضی ہو جائیں (اور اسے اللہ سے بخشوادیں)

التجائے مولانا احمد رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کھڑے ہیں منکر نکیر سر پر نہ کوئی حامی نہ کوئی یاور
بتا دو آ کر میرے پیمبر کہ سخت مشکل جواب میں ہے
خدائے قہار ہے غضب پر کھلے ہیں بدکاریوں کے دفتر
بچا لو آ کر شفیع محشر تمہارا بندہ عذاب میں ہے
گنہ کی تاریکیاں ہیں چھائیں امنڈ کے کالی گھٹائیں آئیں
خدا کے خورشید، مہر فرما کہ ذرہ بس اضطراب میں ہے
کریم اپنے کرم کا صدقہ لئیم بے قدر کو نہ شرما
تو اور رضا سے حساب لینا رضا بھی کوئی حساب میں ہے

☆☆☆☆☆☆☆

سب نے صف محشر میں للکار دیا ہم کو — اے بیکسوں کے آقا اب تیری دہائی ہے
بازار عمل میں تو سودا نہ بنا اپنا — سرکار کرم! تجھ میں عیبی کی سمائی ہے
اے عشق تیرے صدقے جلنے سے چھٹے سستے — جو آگ بجھا دے گی وہ آگ لگائی ہے

☆☆☆☆☆☆☆☆

سرکار ہم گنواروں میں طرز ادب کہاں — ہم کو تو بس تمیز یہی بھیک بھر کی ہے
مانگیں گے مانگے جائیں گے منہ مانگی پائینگے — سرکار میں نہ ''لا'' ہے نہ حاجت اگر کی ہے
اف یہ بے حیائیاں کہ یہ منہ اور ترے حضور — ہاں تو کریم ہے تری خو درگزر کی ہے
تجھ سے چھپاؤں منہ تو کروں کس کے سامنے — کیا اور بھی کسی سے توقع نظر کی ہے
جاؤں کہاں پکاروں کسے کس کا منہ تکوں — کیا پرسش اور جا بھی سگ بے ہنر کی ہے
مومن ہوں مومنوں پہ رؤف و رحیم ہو — سائل ہوں سائلوں کو خوشی لانہر کی ہے

☆☆☆☆☆☆☆

ان فتنہ ہائے حشر سے کہدو حذر کریں — نازوں کے پالے آتے ہیں رہ سے گزر کریں

بد ہیں تو آپ کے ہیں بھلے ہیں تو آپ کے ٹکڑوں سے تو یہاں کے پلے رخ کدھر کریں
سرکار! ہم کمینوں کے اطوار پہ نہ جائیں آقا! حضور! اپنے کرم پر نظر کریں

☆☆☆☆☆☆☆☆

اے شافع امم شہ ذی جاہ لے خبر للہ لے خبر مری للہ لے خبر
دریا کا جوش ناؤ نہ بیڑا نہ ناخدا میں ڈوبا تو کہاں ہے میرے شاہ لے خبر
وہ سختیاں سوال کی وہ صورتیں مہیب اے غمزدوں کے حال سے آگاہ لے خبر
مجرم کو بارگاہ عدالت میں لائے ہیں تکتا ہے بے کسی میں تیری راہ لے خبر
اہل عمل کو ان کے عمل کام آئینگے میرا ہے کون تیرے سوا آہ لے خبر
مانا کہ سخت مجرم و ناکارہ ہے رضا تیرا ہی تو ہے بندہ درگاہ لے خبر

☆☆☆☆☆☆☆☆

التجائے حسن رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ

کیا ہے حق نے کریم تم کو ادھر بھی للہ نگاہ کر لو
کہ دیر سے بے نوا تمہارا تمہارے ہاتھوں کو تک رہا ہے

☆☆☆☆☆☆

ہمیشہ تم کرم کرتے ہو بگڑے حال والوں پر بگڑ کر میری حالت نے میری بگڑی بنالی ہے
تمہارے در تمہارے آستاں سے میں کہاں جاؤں نہ مجھ سا کوئی بے کس ہے نہ تم سا کوئی والی ہے

☆☆☆☆☆☆

نگاہ لطف کے امید وار ہم بھی ہیں لئے ہوئے تو دل بے قرار ہم بھی ہیں
ہمارے دست تمنا کی لاج بھی رکھنا ترے فقیروں میں اے شہریار ہم بھی ہیں
تمہاری ایک نگاہ کرم میں سب کچھ ہے پڑے ہوئے تو سرہ گزار ہم بھی ہیں

☆☆☆☆☆☆☆

ہم غریبوں پر کرم فرمایئے بدنصیبوں پر کرم فرمایئے

بے قراروں کے سرہانے آیئے دلفگاروں کے سرہانے آیئے
اے عرب کے چاند اے مہر عجم اے خدا کے نور اے شمع حرم
ہم سیہ کاروں پہ رحمت کیجئے تیرہ بختوں کی شفاعت کیجئے
میں بھکاری ہوں تمہارا، تم غنی لاج رکھ لو میرے پھیلے ہاتھ کی
میں تمہارا ہوں گدائے بے نوا کیجئے اپنے بے نواؤں پر عطا
اچھے اچھوں کے ہیں گاھک ہر کہیں ہم بدوں کی ہے خریداری یہیں

☆☆☆☆☆☆☆

التجائے مولانا نعیم الدین مراد آبادی

بد ہیں اگرچہ ہم حضور آپ کے ہیں مگر ضرور
کس کو سنائیں حال دل تم کو نہیں سنائیں تو
آپ کے در پہ گر نہ آئیں کونسا در ہے جس پہ جائیں
سامنے کس کے سر جھکائیں آپ ہمیں بتائیں تو

☆☆☆☆☆☆☆

التجائے بیکل

ہر نظر کانپ اٹھے گی محشر کے دن خوف سے ہر کلیجہ دہل جائے گا
اوڑھ کر کالی کملی وہ آجائینگے حشر کا سارا نقشہ بدل جائیگا
سرور انبیاء مونس بے کساں شاہ کون و مکاں! ہادی انس و جاں
آپ کی گر نگاہ کرم ہو گئی ہر عذاب آکے رحمت میں ڈھل جائیگا
میرا کیا کر سکے گی بھنور میں بلا ناز ہے آپ پر یا حبیب خدا
آپ کا نام لیتے ہی بیڑا مرا ڈوبتے ڈوبتے بھی سنبھل جائیگا
اپنی چوکھٹ پر سرکار بلوایئے کچھ تو بیکل کے بارے میں فرمایئے
اے مسیح دو عالم! چلے آیئے ورنہ بیمار کا دم نکل جائیگا

التجائے اکبر وارثی

ہے محشر میں کافی وسیلہ تمہارا　تم آقا ہو میرے میں بندہ تمہارا
خبر تم نہ لو گے تو پھر کون لے گا　میں آخر تو ہوں نام لیوا تمہارا
حرام اس پہ ہو جائے نار جہنم　پڑھے صدق دل سے جو کلمہ تمہارا
سیہ کاریوں سے نہ گھبراؤ یارو　کہ حامی ہے اک کملی والا تمہارا
تم آقا ہو کس کے؟ ہمارے ہمارے　ہمیں زعم کس کا؟ تمہارا تمہارا

التجائے شاعر اردو

ایک اردو شاعر نے مولانا جامیؒ کی فارسی نعت کا یوں ترجمہ کیا۔

یا شفیع المذنبیں بار گنہ لایا ہوں میں　اس گراں باری سے با پشت دوتا آیا ہوں میں
میرے بالوں کی سفیدی پر نظر رحمت کی ہو　گرچہ عصیاں کے سبب روئے سیاہ لایا ہوں میں
عجز و بے خویشی درویشی و دل ریشی و درد　ان گواہوں کو ثبوت عشق میں لایا ہوں میں
ہوں اگر محروم عرفاں سے یہ ہے میری خطاء　خود خطائیں کر کے اب عذر خطا لایا ہوں میں
گھات میں شیطان ہے نفس، ہوا اعدائے دیں　زیر و امان کرم لینے اماں آیا ہوں میں

التجائے امیر

نہیں ہے آسرا کوئی ہمارا یارسول اللہ　تمہارے ہیں تمہارا ہے سہارا یارسول اللہ
نہ دنیا کے رہیں جھگڑے نہ عقبیٰ کے رہیں دھڑ کے　نگاہ لطف سے ہو اک اشارہ یارسول اللہ
مدد فرمایئے ، اب تاب گویائی نہیں باقی　چلی جب تک زباں میں نے پکارا یارسول اللہ
امیر بے نوا عقبیٰ میں کس کا آسرا ڈھونڈے　رہا مداح دنیا میں تمہارا یارسول اللہ

☆☆☆☆☆☆☆☆

کوئی محشر میں نہیں پوچھنے والا شاہا　اس گنہگار سیہ کار کا بھی دھیان رہے
ہم گنہ کر کے بھی شرمندہ نہیں کیا تھے وہ لوگ　کہ گنہ بھی نہ کیا اور پشیمان رہے

التجائے عزیز حاصل پوری

تمہی سے ہم گنہگاروں کی امیدیں ہیں وابستہ
تمہی اک لاج رکھو گے ہماری یارسول اللہ
چھپا لینا عزیز روسیہ کو اپنے دامن میں
نہ ہو محشر میں اس کی روسیاہی یارسول اللہ

التجائے حاصل مرادآبادی

طوفان بلا کی موجیں ہیں اور امت عاصی کی کشتی
یا شاہ مدینہ اب تو کوئی رحمت کا اشارہ ہو جائے

التجائے حالی

اے خاصہ خاصان رسل وقت دعا ہے
امت پہ تیری آ کے عجب وقت پڑا ہے
فریاد ہے اے کشتی امت کے نگہباں
بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے
اے چشمہ رحمت بابی انت امی
دنیا پہ تیرا لطف صدا عام رہا ہے
کر حق سے دعا امت مرحوم کے حق میں
خطروں میں بہت جس کا جہاز آ کے گھرا ہے
ہم نیک ہیں یا بد پھر آخر ہیں تمہارے
نسبت بہت اچھی ہے اگر حال برا ہے
گر بد ہیں تو حق اپنا ہے کچھ اور زیادہ
اخبار میں الطالح لی ہم نے سنا ہے

التجائے ترمذی

تو سراپا رحمت و الطاف و احسان و کرم
میں سراسر غرقہ طغیان و عصیان وخطا
اک نظر رحمت کی ہو جائے تو بیڑا پار ہے
اک نظر بس اک نظر بہر کرم بہر خدا
زاہدوں کو ناز ہے اپنے متاع زہد پر
ترمذی کو ہے فقط تیرے کرم کا آسرا
تجھ کو بخشا ہے خدا نے اختیار کائنات
میری بگڑی بھی بنا دے از رہ لطف وعطا
اک نظر کی آرزو میں ہے جہان آرزو
اک نظر بہر کرم امی ابی روحی فدا
اے شفیع المذنبین اے رحمۃ للعالمین
میں خطا کی انتہا ہوں تو عطا کی انتہا
شامت اعمال سے گو ہو چکا ہوں روسیاہ
دیکھ تو اپنے کرم کو میرے عیبوں پہ نہ جا

ذات تیری ہے ہمیشہ سے خطاء پوش و کریم اپنی رحمت میں چھپالے میرے جرموں کو شہا
ترمذی تیرے غلاموں کے غلاموں کا غلام تیری نظروں میں رہے اے شافع روز جزاء

حکایات تائبین

چند توبہ کرنے والوں کے واقعات اور حکایات تحریر کئے جاتے ہیں تا کہ ان کو پڑھ کر ہمارے پتھر جیسے سخت دل نرم ہو جائیں ہمارے ایمان تازہ ہو جائیں اور ہمیں پتہ چل جائے کہ اس توبہ و استغفار کے صدقہ اللہ تعالیٰ اپنے گنہگار بندوں کو کیسے کیسے انعام و اکرم سے نوازتا ہے اور اپنی رحمتوں کی کیسی کیسی بارشیں برساتا ہے۔

سو آدمیوں کے قاتل کی توبہ

یہ واقعہ حضور اکرم ﷺ نے اپنے صحابہ کو سنایا جس کی تفصیل یہ ہے کہ پچھلی امتوں میں سے ایک شخص نے ننانوے آدمی قتل کئے تھے ایک دن اس کے ضمیر نے ملامت کی کہ تو نے اتنے بڑے بڑے گناہ کئے ہیں چل اس کی توبہ کر اس نے لوگوں سے پوچھا کہ اس زمانے میں سب سے بڑا عالم فاضل کون ہے جس کہ پاس جا کر میں توبہ کے متعلق معلومات کروں لوگوں نے ایک بڑے عالم جو اس زمانے کا بڑا راہب تھا اس کا پتہ بتا دیا۔ یہ شخص اس کے پاس پہنچا اور اس سے کہا کہ میں نے ننانوے قتل کئے ہیں کیا میرے لئے توبہ کی کوئی گنجائش ہے؟ اس راہب نے کہا کہ تیرے لئے توبہ کی کوئی گنجائش نہیں۔ اس نے یہ سن کر اس راہب کی بھی گردن اڑا دی اور سو کا عدد پورا کر دیا لیکن دل اس کا بہت بے چین تھا اس نے پھر لوگوں سے معلوم کیا کہ کسی اور اچھے اور بڑے عالم اور فاضل کا مجھے پتہ بتاؤ تا کہ ان سے میں توبہ کے متعلق معلومات کروں اور اپنے گناہوں کی بخشش کا سامان کر سکوں۔ لوگوں نے اس کو ایک اور عالم کا پتہ بتایا یہ فوراً اس عالم کے پاس پہنچا اور اس نے کہا کہ میری توبہ کی کوئی صورت ہے؟ اس عالم نے فرمایا ہاں کیوں نہیں تمہارے اور توبہ کے درمیان کوئی چیز حائل اور مانع نہیں۔ تم ایسا کرو فلاں جگہ پر چلے جاؤ کچھ اللہ کے مقبول بندے عبادت میں مصروف ہیں ان کے ساتھ رہ کر خدا کی عبادت اور اس کی یاد میں مصروف ہو جاؤ۔ یہ شخص

بتائے ہوئے پتہ پر ان اللہ کے مقبول بندوں کی طرف روانہ ہوگیا ابھی راستہ میں ہی تھا کہ موت نے اس کو آلیا جب وہ مر گیا تو رحمت اور عذاب دونوں کے فرشتے آ گئے دونوں فرشتوں کے درمیان میں جھگڑا ہونے لگا عذاب کے فرشتے کہتے تھے کہ یہ بڑا گنہگار اور پاپی تھا اس کو ہم دوزخ میں لے کر جائیں گے جبکہ رحمت کے فرشتے کہتے تھے کہ اس نے صدق دل سے سچی توبہ کر لی تھی لہٰذا اس کو ہم جنت میں لے کر جائیں گے۔ رب کائنات نے اس تنازع کا فیصلہ کرنے کے لئے ایک فرشتے کو بھیجا اس نے آ کر فیصلہ کیا کہ زمین کو ناپ لو جس زمین کے قریب ہوا اسی میں اس کا شمار کرو۔ اس فیصلہ کے مطابق تو وہ جہنمی بنتا تھا کیونکہ جس طرف سے وہ نکلا تھا اس طرف کی زمین سے وہ قریب تھا اور اللہ کے مقبول بندوں کی زمین سے ذرا سا دور تھا۔ اب ذرا دیکھئے رب کی رحمت کے توبہ کرنے والے سے وہ کیسا راضی ہو جاتا ہے؟ اس کی کیسی حمایت فرماتا ہے؟ اس کو کس طرح بچاتا ہے حدیث میں آتا ہے کہ

فَاَوْحَی اللّٰہُ تَعَالٰی اِلٰی ھٰذِہٖ اَنْ تَبَاعِدِیْ وَ اِلٰی ھٰذِہٖ اَنْ تَقَرَّبِیْ وَ قَالَ قِیْسُوْا مَا بَیْنَھُمَا فَوَجَدُوْہُ اِلٰی ھٰذِہٖ اَقْرَبَ بِشِبْرٍ فَغُفِرَلَہٗ

حضور اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بدوں اور بروں کی جو زمین تھی اس کو حکم دیا کہ دور ہو جا اور اپنے مقبول بندوں کی طرف زمین تھی اس سے فرمایا سکڑ جا اور سمٹ جا اور پھر حکم دیا کہ اب ناپو جب زمین ناپی گئی تو اللہ کے پیاروں کی طرف ایک بالشت قریب نکلی اسی وقت اس کی بخشش کر دی گئی اور جنت کے فرشتے اسے جنت میں لے گئے۔

(مسند احمد، صحیح بخاری، صحیح مسلم)

گنہگارو! خوشخبری ہے تمہارے لئے جب سو آدمیوں کا قاتل سچی توبہ کرنے پر اللہ کے مقبول بندوں کے شہر کی طرف رخ کرنے پر بخشا جا سکتا ہے تو تم بھی اپنے گناہوں پر مایوس نہ ہو سچی توبہ کر کے اللہ کے ولیوں کی صحبت اختیار کرو انشاء اللہ تعالیٰ وہ تمہاری ساری خطاؤں کو درگزر فرما کر تمہیں اپنا محبوب بنا لے گا۔

چالیس سال کے گنہگار کی توبہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں بڑا سخت قحط پڑا لوگوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا چنانچہ آپ سب کو لے کر ایک صحرا کی طرف نکل گئے۔ اور وہاں آپ نے کھلے آسمان کے نیچے اللہ سے دعا کی یا الٰہی! بارش برسا دے اپنی رحمت نازل فرما دے دودھ پیتے بچوں پر اور جھکی ہوئی کمر والے بوڑھوں پر رحم فرما۔ اے مولا! اگر میری عزت تیری بارگاہ میں کچھ کم ہوگئی ہے تو تیرے آخری نبی محمد مصطفیٰ ﷺ جنہیں تو آخری زمانے میں مبعوث فرمائے گا ان کا تجھے واسطہ دیتا ہوں ہم پر رحم فرما۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ! ہماری بارگاہ میں تمہاری عزت کوئی کم نہیں ہوئی اب بھی تم اسی طرح ہمارے ہاں معزز و مکرم ہو لیکن بات یہ ہے کہ تمہارے درمیان ایک ایسا گنہگار شخص ہے جو چالیس سال سے متواتر گناہ کر رہا ہے یہ مصیبت اور آفت اسی کی وجہ سے ہے لہٰذا اس مجمع میں اعلان کر دو کہ ایسا شخص جو چالیس سال سے گناہ کر رہا ہے وہ ہم میں سے نکل جائے۔ حضرت موسیٰ نے اللہ کا حکم پا کر اعلان فرما دیا، وہ شخص جو چالیس سال سے گناہ کر رہا تھا اس نے جب یہ اعلان سنا تو وہ بڑا پریشان ہوا اور سوچنے لگا کہ اگر میں اٹھ کر جاتا ہوں تو سب مجھے دیکھ لیں گے کہ یہی وہ بدبخت ہے جو چالیس سال سے فلاں گناہ کر رہا ہے اور میرا راز بھی فاش ہو جائے گا اور میں سب لوگوں میں رسوا بھی ہو جاؤں گا اور اگر نہیں اٹھتا تو میری وجہ سے مجھ سمیت سب قحط کا شکار ہو کر مر جائیں گے۔ آخر اس نے اپنا منہ ایک کپڑے میں چھپا کر اور سر کو جھکا کر انتہائی ندامت اور عاجزی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی جناب میں عرض کی کہ اے میرے آقا اے میرے معبود میں نے چالیس سال تک گناہ کیا تو نے مجھے ڈھیل دی اور کچھ نہ کہا؟ اب میں تجھ سے سچی توبہ کر کے تیرا مطیع فرمانبردار بن کر تیری بارگاہ میں حاضر ہوں مجھے اتنے سارے لوگوں میں رسوا نہ کر۔ ابھی اس کی دعا پوری بھی نہیں ہونے پائی تھی کہ گھنگھور گھٹائیں آسمان پر چھا گئیں اور موسلا دھار بارش برسنے لگی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ سے عرض کیا کہ اے مولا یہ کیا ماجرا ہے؟ ابھی ہمارے درمیان سے کوئی آدمی اٹھ کر بھی

نہیں گیا اور تو نے کرم فرما دیا اور بارش برسا دی یہ تو نے کس کی وجہ سے کرم فرمایا ہے؟ اللہ نے فرمایا اے موسیٰ! جس کی وجہ سے میں نے بارش روکی تھی اپنے اسی بندے کی وجہ سے میں نے بارش برسائی ہے حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے مولیٰ مجھے اپنا وہ بندہ تو دکھا دے اللہ نے فرمایا اے موسیٰ! جب وہ گنہگار تھا اس وقت ہم نے اس کو رسوا نہیں کیا اب تو وہ ہمارا مطیع و فرمانبردار ہو گیا ہے اب ہم اس کو ظاہر کر کے کیسے رسوا کریں گے۔

(کتاب التوابین لابن قدامہ ص ۶۸)

سیاہ کار اسرائیلی کی توبہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں ایک شخص بڑا سیاہ کار اور بدکار مشہور تھا لوگوں نے اس کے گناہوں اور برے کاموں کی وجہ سے اس کو نکال کر علیحدہ کر دیا تھا۔ وہ شہر سے باہر اکیلا پڑا ہوا تھا کہ وہیں اس کی موت کا وقت آ گیا اور وہ مر گیا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا اے موسیٰ شہر سے باہر فلاں جگہ پر میرے ایک پیارے مقبول بندے کا انتقال ہو گیا ہے لوگوں سے کہہ دیجئے کہ فوراً اس کو لا کر عزت و احترام سے اس کو غسل دیں اور اس کی نماز پڑھیں۔ جن کے بہت زیادہ گناہ ہوں ان سے کہہ دیجئے کہ وہ اس میرے ولی کے جنازہ میں شریک ہو جائیں اس ولی کے صدقے میں میں ان کے سارے گناہ بخش دوں گا۔ حضرت موسیٰ نے اعلان فرما دیا لوگ جمع ہو کر جب شہر سے باہر نکلے اور اس گنہگار شخص کو مرا ہوا پایا تو سب حیران رہ گئے اور ایک دوسرے کو حیرت سے دیکھنے لگے اور حضرت موسیٰ سے کہنے لگے کہ اے موسیٰ یہ تو وہی سیاہ کار و بدکار شخص ہے جس کی بدکاریوں کی وجہ سے ہم نے اس کو شہر سے نکال دیا تھا یہ اللہ کا مقبول بندہ کیسا ہو گیا؟ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ پر وحی نازل فرمائی کہ اے موسیٰ! یہ لوگ صحیح کہہ رہے ہیں بیشک یہ بہت بڑا بدکار اور سیاہ کار تھا لیکن جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو اس نے مجھ سے کہا کہ اے میرے خدا! میں تیرا ایک بندہ تیرے شہر میں پردیسی ہوں لاوارث و لاچار پڑا ہوا ہوں اگر میں جانتا کہ میرے عذاب دینے سے تیرے ملک میں کوئی اضافہ ہو جائے گا اور

مجھے معاف کرنے سے تیری بادشاہت میں کوئی کمی آجائے گی تو میں کبھی بھی تجھ سے آخرت کی بھلائی اور جنت نہ مانگتا اے اللہ! تیرے سوا مجھے کسی سے کوئی امید نہیں تو ہی میری امیدوں کا آخری سہارا ہے میں نے سنا ہے کہ تیرا فرمان ہے کہ میں غفور ورحیم ہوں۔لہٰذا مجھے اپنے در سے ناامید نہ لوٹائیو۔

اے موسیٰ! جب اس نے اپنی غربت اور لاچاری کا حوالہ دیا اور تضرع وزاری کے ساتھ مجھ سے فریاد کی تو مجھے اس پر رحم آگیا اور میں نے اس کو بخش دیا بلکہ مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم اگر وہ مجھ سے ساری روئے زمین کے گنہگاروں کی بخشش طلب کرتا تو میں اس کی اس غربت اور لاچارگی اور تضرع وزاری کے باعث ان سب کو معاف کر دیتا۔اے موسیٰ میں لاچاروں اور لاوارثوں کی پناہ اور ان کا دوست ہوں اور ان پر بہت شفیق اور مہربان ہوں۔ (کتاب التوابین لابن قدامہ ص ۸۸)

گنہگار اسرائیلی کی توبہ

بنی اسرائیل میں سے ایک شخص سے گناہ سرزد ہوگیا۔اس کو اللہ کی ناراضگی کا جب خیال آیا تو وہ بے چین ومضطرب ہوگیا وہ اسی اضطراب میں کبھی ادھر جاتا تھا کبھی ادھر اور بار بار یہ الفاظ دہراتا تھا کہ میں اپنے رب کو کیسے راضی کروں؟ اپنے رب کو کیسے راضی کروں؟ رب کو اس کا یہ انداز بے قراری بڑا پسند آیا اور اسی وقت صدیقین کی فہرست میں اس کا نام لکھوادیا۔(کتاب التوابین لابن قدامہ ص ۸۹)

ایک خطاء کار کی توبہ

سابقہ امتوں میں سے ایک شخص سے کوئی گناہ ہوگیا بعد میں اس کو اپنے گناہ پر احساس ندامت ہوا اور توبہ کرنے کا خیال آیا اس نے اپنی بیوی سے کہا کہ میں اپنے گناہ معاف کرانے کے لئے اپنے رب کی بارگاہ میں کسی سفارشی کو ڈھونڈنے کے لئے جارہا ہوں یہ کہہ کر وہ جنگل کی طرف نکل گیا اور وہاں پاگلوں کی طرح چیختا تھا اور کہتا تھا کہ اے آسمان تو اللہ سے میری سفارش کردے کبھی کہتا تھا کہ اے پہاڑ و تم اللہ سے میری سفارش کردو کبھی کہتا تھا

کہ اے زمین تو اللہ سے میری سفارش کر دے یہ کہتے کہتے اپنے گناہوں کے غم سے بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑا۔ اللہ تعالیٰ نے فوراً ایک فرشتہ کو اس کے پاس پیغام دے کر بھیجا جس نے اسے آ کر اٹھایا اس کے سر اور منہ کو پہلے صاف کیا پھر اس سے کہا کہ خوشخبری ہے تیرے لئے کہ اللہ تعالیٰ نے تیری توبہ کو قبول فرمالیا ہے اس نے کہا کہ یہ تو بتاؤ کہ کس کی سفارش پر مجھ جیسے گنہگار پر یہ کرم فرمایا ہے فرشتوں نے کہا تیرے اس خوف خدا نے تیری سفارش کر کے تجھے اللہ کا محبوب بنا دیا۔ (کتاب التوابین لابن قدامہ ص ۹۰)

معلوم ہوا کہ خدا کی ناراضگی کا اگر صحیح ڈر اور خوف دل میں آ جائے تو یہ بخشش کا سب سے بڑا خزانہ ہے۔

چور کی توبہ

ایک روز حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے ایک حواری یعنی ساتھی کے ساتھ ایک قلعہ کے پاس سے گزرے وہاں ایک پرانا پاپی چور بیٹھا ہوا تھا جس کی نظر آپ پر پڑی تو اس کے دل کی دنیا بدل گئی اس نے اپنے دل میں چوری سے ہمیشہ کے لئے توبہ کر لی اور عاجزی اور انکساری کے ساتھ آپ کے ساتھ ہو لیا لیکن ادب کی وجہ سے آپ کے ساتھ چلنے کے بجائے آپ کے پیچھے پیچھے چلنے لگا یہ سوچ کر کہ میں پاپی چور گنہگار اس لائق کہاں کہ آپ کے برابر چل سکوں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ جوان کا ساتھی تھا اس نے جب اس مشہور زمانہ چور کو اپنے ساتھ دیکھا تو نفرت سے دل میں سوچا کہ یہ کمبخت بدنام زمانہ ہمارے ساتھ کہاں لگ گیا؟ رب علیم و خبیر ان دونوں کے دلوں کی کیفیت کو دیکھ رہا تھا اس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو فوراً وحی فرمائی کہ اے عیسیٰ! اس چور سے کہہ دیجئے کہ اس کی عاجزی اور انکساری اور توبہ کی وجہ سے ہم نے اس کے پچھلے سارے گناہ معاف فرما دیئے اور اپنے اس حواری سے بھی کہہ دیجئے کہ اس کے اس تکبر اور خود پسندی کی وجہ سے اس کے سابقہ تمام نیک اعمال ہم نے ضائع کر دیئے (کتاب التوابین لابن قدامہ ص ۹۰)

معلوم ہوا کہ کسی عبادت گزار کو کبھی بھی اپنی عبادتوں پر فخر کرتے ہوئے کسی گنہگار

کو حقارت کی نگاہ سے نہیں دیکھنا چاہیے کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ توبہ کر کے جنتی بن گیا ہو اور یہ عابد وزاہد اپنے فخر وغرور کی وجہ سے تمام عبادتیں گنوا کر جہنمی بن گیا ہو۔

حضرت ثعلبہ رضی اللہ عنہ کی توبہ

ایک انصاری صحابی حضرت ثعلبہ بن عبدالرحمٰن حضور ﷺ کے بڑے پیارے خادم تھے جن کی خدمت یہ تھی کہ حضور اکرم ﷺ کی نعلین مبارک اٹھایا کرتے تھے۔ ایک روز حضور ﷺ نے ان کو کسی کام سے بھیجا راستہ میں ایک انصاری کے گھر کا دروازہ کھلا ہوا تھا اس میں ایک عورت کو غسل کرتے ہوئے انہوں نے دیکھ لیا اسی وقت ان کا دل اس گناہ کی سزا کے خوف سے لرز گیا اس خیال نے تو ان کو اور بھی بے چین کر دیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی وحی کے ذریعہ اپنے محبوب کو اگر میرے اس جرم اور گناہ پر مطلع کر دیا تو پھر میرا کیا بنے گا؟ الغرض وہ اس ندامت اور شرمندگی اور خوف سے صحراء میں نکل گئے اور پہاڑوں میں جا کر چھپ گئے۔ اس طرح ان کو چالیس روز گزر گئے۔ حضور اکرم ﷺ کو ان کے اس طرح اچانک غائب ہونے پر تشویش ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے فوراً حضرت جبرئیل امین کو آپ کی خدمت میں بھیجا انہوں نے حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ آپ کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے کہ آپ کا ایک امتی پہاڑوں میں میری پناہ طلب کر رہا ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے اپنے دو صحابیوں حضرت عمر اور حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو حکم دیا کہ جاؤ اور ثعلبہ کو ڈھونڈ کر لاؤ دونوں حضرت ثعلبہ کو ڈھونڈتے ہوئے پہاڑوں پر پہنچے تو ان کو ایک چرواہا ملا انہوں نے اس چرواہے سے پوچھا کہ تم نے ان پہاڑوں میں کسی نوجوان کو دیکھا ہے۔ اس نے کہا کہ تم شاید اس نوجوان کی بات کر رہے ہو جو جہنم کے خوف سے بھاگا ہے۔ ان صحابیوں نے کہا کہ تجھے کیسے معلوم ہوا کہ یہ نوجوان جہنم کے ڈر سے بھاگا ہے۔ چرواہے نے کہا کہ ہم دیکھتے ہیں جب آدھی رات ہوتی ہے تو وہ نوجوان پہاڑوں سے نکل کر چیختا ہوا پھرتا ہے اور یہ کہتے ہوئے ادھر سے گزرتا ہے کہ اے اللہ کاش جیسے آپ نے اور روحیں قبض کی ہیں میری روح بھی قبض کر لیتے اور جس طرح آپ نے دوسرے جسموں کو ختم کر دیا ہے

کاش میرے جسم کو بھی ختم کر دیا ہوتا اور مجھے قضاء کے فیصلے کے لئے نہ چھوڑا ہوتا۔ حضرت عمر نے اس چرواہے سے کہا کہ ہاں ہاں بالکل ہمیں اسی نوجوان کی تلاش ہے ہمیں اپنے ساتھ لے چلو جب رات کو وہ ادھر آئے گا تو ہم اس سے مل لیں گے۔ چنانچہ یہ دونوں صحابی اس چرواہے کے ساتھ چلے گئے۔ جوں ہی آدھی رات ہوئی انہوں نے دیکھا کہ پہاڑوں سے نکل کر ایک آدمی سر پر ہاتھ رکھ کے وہی الفاظ دہراتے ہوئے دیوانہ وار پھر رہا ہے۔ حضرت عمر اس نوجوان کے پاس گئے تو دیکھا کہ وہ حضرت ثعلبہ تھے آپ نے فوراً ان کو اپنے سینہ سے چمٹا لیا حضرت ثعلبہ نے پہلا سوال یہی کیا کہ کیا حضور ﷺ کو میرے گناہ کا پتہ چل گیا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا مجھے اس کا تو پتہ نہیں ہے البتہ حضور ﷺ نے ہم دونوں کو تمہیں ڈھونڈ کر لانے کے لئے بھیجا ہے حضرت ثعلبہ نے کہا کہ اے عمر! جب حضور ﷺ نماز میں مصروف ہوں تو اس وقت مجھے آپ کے پاس لے کے جانا چنانچہ یہ لوگ حضرت ثعلبہ کو لے کر حضور ﷺ کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوئے جب حضور ﷺ نماز پڑھا رہے تھے۔ حضرت ثعلبہ نے جوں ہی نماز میں حضور ﷺ کی قرأت سنی تو خوف خدا سے بے ہوش ہو کر گر پڑے جب آنحضرت ﷺ نے سلام پھیرا تو آپ نے حضرت عمر اور حضرت سلمان سے پوچھا کہ ثعلبہ کا کیا ہوا؟ ان دونوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! یہ رہا آپ کا غلام ثعلبہ حضور ﷺ نے ثعلبہ پر اپنا دست شفقت پھیر کر ان کو اٹھایا اور پھر بڑے پیار بھرے انداز میں ان سے پوچھا اے ثعلبہ! اتنے دن ہم سے کہاں غائب رہے؟ ثعلبہ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ مجھ سے گناہ ہو گیا جس کی وجہ سے آپ کی خدمت میں نہ آ سکا حضور ﷺ نے فرمایا کیا میں تجھ کو ایسی آیت نہ بتا دوں جس کو پڑھنے سے تیرے سارے گناہ مٹ جائیں اور تیری خطائیں معاف ہو جائیں۔ ثعلبہ نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ ﷺ آپ نے فرمایا یہ آیت پڑھ۔ ''رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝۲۰۱'' ثعلبہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میرا گناہ بہت بڑا ہے حضور ﷺ نے فرمایا لیکن اللہ کا ارشاد اس سے بھی بڑا ہے۔ پھر آپ نے

فرمایا ثعلبہ کو گھر پر چھوڑ آؤ۔ گھر پر بھی ثعلبہ کو اسی گناہ کی سزا اور اللہ کی ناراضگی کا خوف لرزاتا رہا اور وہ اس خوف سے آٹھ دن سخت بیمار رہے۔ جب ان کی بیماری حد سے زیادہ بڑھ گئی تو صحابہ نے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! ثعلبہ کا کچھ کیجئے ورنہ وہ مر جائے گا۔ حضور ﷺ نے فرمایا ہمیں اس کے پاس لے چلو۔ جب حضور ﷺ ان کے گھر پہنچے تو آپ نے شفقت سے ثعلبہ کا سر اپنی جھولی میں لے لیا لیکن ثعلبہ نے فوراً اپنا سر حضور ﷺ کی جھولی سے ہٹا لیا آپ نے فرمایا یہ کیا کر رہے ہو؟ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ ! یہ مرا سر گناہوں سے بھرا پڑا ہے۔ اس کو آپ کے پاک دامن میں کیسے رکھوں۔ آپ نے فرمایا کیا محسوس کر رہے ہو؟ عرض کی ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے میری ہڈی، گوشت اور کھال میں چیونٹیاں چل رہی ہوں۔ آپ نے فرمایا تم کیا چاہتے ہو؟ تمہاری کیا خواہش ہے؟ انہوں نے عرض کیا صرف اپنے رب سے اپنے گناہ کی مغفرت چاہتا ہوں اسی وقت جبرئیل امین اللہ تعالیٰ کا پیغام لے کر نازل ہوئے اور کہا کہ یارسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ نے آپ کو سلام کہا ہے اور وہ فرماتا ہے کہ اگر میرا بندہ زمین بھر گناہ کر کے مجھ سے ملے تو میں زمین بھر رحمت و مغفرت کے ساتھ اس سے ملتا ہوں۔ حضور اکرم ﷺ نے فوراً یہ خوشخبری حضرت ثعلبہ کو سنائی جسے سن کر انہوں نے ایک چیخ ماری اور اسی وقت ان کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔

جب حضرت ثعلبہ کو غسل دے کے کفن پہنا کے لائے تو حضور ﷺ نے نماز جنازہ پڑھائی اور ان کو دفن کرنے کے لئے جب چلے تو حضور ﷺ ان کے جنازے میں پنجوں کے بل چل رہے تھے جب صحابہ کرام نے آپ سے اس کی وجہ دریافت کی تو آپ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ نبی بنا کر مبعوث کیا ہے۔ ثعلبہ کے جنازے میں اس قدر کثرت کے ساتھ ملائکہ شریک تھے کہ مجھے ان کے رش کی وجہ سے زمین پر قدم رکھنا مشکل ہو رہا تھا۔ (کتاب التوابین لابن قدامہ ص ۱۱۰)

سبحان اللہ! جو خوف خدا سے لرزتے رہتے ہیں اور آخرت کے عذاب سے ڈرتے

کانپتے رہتے ہیں ان کے لئے ان کے رب کی طرف سے کیسے کیسے اعزاز و اکرام اور کیسی کیسی بشارتیں ہیں۔

مالک الروَسی رضی اللہ عنہ کی توبہ

مالک الروَسی کا تعلق قبیلہ بنی کلاب سے تھا انہوں نے اپنی قوم کے ساتھ مل کر قبیلہ بنی اسد پر حملہ کر دیا اور انکی عورتوں کو بھی رسوا کیا جب حضور اکرم ﷺ تک یہ خبر پہنچی تو آپ نے بنی کلاب کے لوگوں کو بہت برا بھلا کہا جب مالک الروَسی کو پتہ چلا کہ حضور ﷺ نے ان کو اور ان کے قبیلہ کو سخت سست کہا ہے تو ان کو بہت برا لگا لیکن بعد میں ان کو اپنی غلطی کا احساس ہو گیا اور وہ فوراً حضور ﷺ کی خدمت میں معافی کے لئے حاضر ہو گئے اور حضور ﷺ سے عرض کرنے لگے یارسول اللہ ﷺ مجھ سے راضی ہو جائیں اللہ آپ سے راضی ہو گا لیکن حضور ﷺ اتنے سخت ناراض تھے کہ آپ نے اپنا رخ انور دوسری طرف پھیر لیا وہ دوسری طرف سے آپ کے سامنے آ گئے اور پھر عرض کرنے لگے کہ یارسول اللہ ﷺ مجھ سے راضی ہو جائیں اللہ آپ سے راضی ہو گا۔ حضور ﷺ کو ان کے رویے سے اتنی شدید تکلیف پہنچی تھی کہ آپ نے پھر اپنا چہرہ انور ان سے پھیر لیا وہ تیسری مرتبہ پھر آپ کے سامنے آ کر عرض کرنے لگے کہ یارسول اللہ ﷺ مجھ سے راضی ہو جائیں اللہ آپ سے راضی ہو گا دیکھئے اللہ کو جب راضی کرنے کی کوشش کی جاتی ہے تو وہ فوراً راضی ہو جاتا ہے ان کے یہ الفاظ سن کر حضور ﷺ نے ان کی طرف نگاہ کرم فرمائی اور فرمایا تم نے جو حرکت کی ہے اس کی اللہ سے توبہ کی اور اس پر اللہ سے بخشش طلب کی؟ انہوں نے عرض کی جی ہاں یارسول اللہ! پھر آپ نے فرمایا اے اللہ اس کی توبہ قبول فرمالے اور اس سے راضی ہو جا۔ (کتاب التوابین لابن قدامہ ص ۱۱۷)

کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی توبہ

حضور ﷺ کے پیارے صحابی حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں سوائے غزوہ تبوک کے کسی بھی غزوہ میں حضور ﷺ کی ہمراہی کے شرف سے محروم

نہیں رہا ایک غزوہ بدر میں میری شرکت نہیں ہو سکی تھی لیکن اس میں شرکت نہ کرنے والوں پر حضور ﷺ نے کوئی عتاب نہیں فرمایا تھا۔ غزوہ تبوک میں میرے رہ جانے کا واقعہ کچھ یوں ہے۔ کہ جس وقت حضور ﷺ نے غزوہ تبوک میں چلنے کا اعلان فرمایا اس وقت میری مالی حالت بھی اتنی اچھی تھی کہ اس سے پہلے کبھی اتنی اچھی نہیں ہوئی خدا کی قسم! اس زمانے میں میرے پاس دو اونٹنیاں تھیں جب کہ اس سے پہلے کبھی میرے پاس دو سواریاں جمع نہیں ہوئیں۔ پھلوں کے پکنے کا موسم تھا میں بھی اسی کی طرف زیادہ متوجہ تھا یہی وجہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ اور تمام صحابہ جنگی تیاریوں میں مصروف تھے جبکہ میں بھی صبح تیاری کے لئے نکلتا لیکن کسی کام میں الجھ کر جہاد کی تیاری کئے بغیر واپس آ جاتا اور یہ سوچتا کہ چلو ابھی تو کافی دن پڑے ہوئے ہیں آج نہیں تو کل تیاری کرلوں گا اسی ٹال مٹول میں وقت گزرتا گیا یہاں تک کے حضور اکرم ﷺ صحابہ کے ساتھ روانہ ہو گئے میں یہی سوچتا رہا کہ کوئی بات نہیں میں تیاری کر کے بعد میں پہنچ جاؤں گا لیکن افسوس اسی سوچ میں رہا اور مجھ سے گناہ ہو گیا اور میں شرکت سے رہ گیا۔ حضور ﷺ کے جانے کے بعد جب میں بازار میں گیا تو سوائے منافقوں کے یا بیماروں اور ضعیف مسلمانوں کے مجھے کوئی شہر میں نظر نہیں آیا جس سے میرے قلب کو بہت صدمہ ہوا ادھر تبوک پہنچنے کے بعد حضور اکرم ﷺ نے اپنے صحابہ سے میرے متعلق دریافت فرمایا کہ کعب بن مالک کو کیا ہوا ہے؟ ایک شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ! اس کو اس کی دونوں چادروں اور دونوں پہلوؤں پر نظر ڈالنے نے روک دیا یعنی وہ اپنے بناؤ سنگھار اور خود پسندی میں لگا رہ گیا۔ اس پر حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اے شخص تم غلط بات کہتے ہو پھر انہوں نے حضور ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ ! کعب بن مالک تو ایسا آدمی ہے کہ اس میں سوائے بھلائی کے ہم نے کبھی کوئی برائی نہیں دیکھی۔ حضور ﷺ خاموش ہو گئے۔ بہر حال جنگ ختم ہو گئی حضور ﷺ واپس تشریف لانے لگے اور حضور ﷺ کی واپسی کی خبر جب مجھ تک پہنچی تو اب مجھے سخت کرب اور پریشانی لاحق ہو گئی کہ اب میں حضور ﷺ کو کیا جواب دوں گا؟ میں جھوٹے سچے غلط ملط عذر سوچنے لگا کہ

حضور ﷺ کے سامنے وہ بیان کر کے حضور ﷺ کی ناراضگی سے بچ جاؤں گا لیکن پھر میں نے سوچا کہ اس سے میرا بچنا مشکل ہے لہٰذا میں نے فیصلہ کیا کہ اب میں حضور ﷺ سے سچ بولوں گا۔ ایک صبح حضور ﷺ تشریف لے آئے مسجد میں جا کر حضور ﷺ نے جیسا کہ آپ کا ہمیشہ کا طریقہ تھا دو رکعت نماز ادا فرمائی اور لوگوں کی طرف رخ کر کے تشریف فرما ہو گئے۔ اب وہ لوگ جو تبوک جانے سے رہ گئے تھے ایک ایک آ کر اپنے اپنے جھوٹے سچے عذر بیان کرنے لگے اور قسمیں کھا کھا کر اپنی مجبوریوں کو بیان کرنے لگے۔ حضور ﷺ نے ان کے ظاہر پر نظر فرماتے ہوئے ان کو معاف فرما دیا اور ان کے باطن اور حقیقت حال کو اللہ کے حوالے کر دیا۔ بالآخر میں بھی حاضر ہوا اور میں نے سلام عرض کیا حضور ﷺ نے تبسم فرمایا مگر آپ غصہ میں تھے فرمایا ادھر آؤ! میں سامنے آ کر بیٹھ گیا پھر دریافت فرمایا کہ تمہارے نہ آنے کی کیا وجہ تھی؟ کیا تم نے سواری نہیں خریدی تھی؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر میں کسی دنیاوی سردار کے سامنے حاضر ہوتا اور میں سمجھتا کہ کوئی بھی عذر کر کے اس سے نجات مل سکتی ہے تو مجھے اتنا زور بیان حاصل ہے کہ میں کوئی نہ کوئی عذر کر لیتا لیکن خدا کی قسم! میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ میں آپ سے اگر جھوٹ بولوں اور اس کی وجہ سے آپ مجھ سے خوش ہو جائیں تب بھی اللہ تعالیٰ جلد ہی میرا جھوٹ آپ پر ظاہر کر دے گا اور آپ مجھ سے ناراض ہو جائیں گے اور اگر میں سچ بات عرض کروں گا تو اگرچہ وہ شروع میں آپ کی ناراضگی کا باعث بنے گا لیکن مجھے آخرت میں اللہ تعالیٰ سے بہتر انجام کی امید ہے۔ یا رسول اللہ خدا کی قسم اس جنگ میں مجھے کوئی عذر نہ تھا اور واللہ! میں اس جہاد کے وقت جتنا طاقتور اور خوشحال تھا اتنا کبھی نہیں رہا۔ حضور ﷺ نے فرمایا اس شخص نے سچ بولا ہے۔ اچھا اب جاؤ جب تک اللہ تعالیٰ تمہارا خود ہی فیصلہ نہ فرما دے حضرت کعب فرماتے ہیں میرے علاوہ دو اور صحابی بھی تھے مرارہ بن ربیعہ اور دوسرے بلال بن امیہ ان دونوں کے ساتھ بھی میرے ہی جیسا معاملہ ہوا۔ حضور ﷺ نے تمام صحابہ کو منع فرما دیا کہ ہم تینوں سے کوئی کلام نہ کریں۔ اس کا اثر یہ ہوا کہ لوگ ہم سے کنارہ کشی کرنے لگے اور وہ ہمارے لئے بالکل اجنبی اور بیگانہ بن گئے۔ "حتیٰ

تَنکَرَتْ لِی فِی نَفْسِی الْاَرْضُ فَمَا هِیَ بِالْاَمْرِ مِنَ الَّتِی اَعْرَفُ" میرے لئے تو دنیا ہی بدل گئی مدینہ تو جان پہچان والوں کا شہر ہی نہیں لگتا تھا۔ اسی حالت میں پچاس دن گزر گئے۔ میرے دو ساتھی تو خانہ نشین ہو گئے وہ ہر وقت گھر میں پڑے روتے رہتے تھے کیونکہ وہ کمزور اور ضعیف تھے جبکہ میں نوجوان اور طاقتور تھا باہر بھی نکلتا تھا بازاروں میں گھومتا پھرتا بھی تھا لیکن کوئی بھی مجھ سے بات کرنا گوارا نہیں کرتا تھا۔ حضور ﷺ کی خدمت میں بھی میں حاضر ہوتا اور نماز کے بعد جب حضور ﷺ تشریف فرما ہوتے تو میں سلام عرض کرتا اور دل میں سوچتا کہ نہ معلوم حضور ﷺ نے جواب میں اپنے لبہائے مبارک ہلائے ہیں یا نہیں! پھر میں آپ کے نزدیک ہی نماز پڑھنے لگتا اور کنکھیوں سے دیکھتا رہتا جب میں نماز میں مشغول ہوتا تو حضور ﷺ مجھے کنکھیوں سے دیکھتے اور جوں ہی میں آپ کی طرف نظر اٹھا کر دیکھتا تو آپ فوراً اپنا رخ انور پھیر لیتے۔ اِذَا قُمْتُ اِلَی السَّارِیَةِ فَاَقْبَلْتُ قَبْلَ صَلَاتِی نَظَرَ اِلَیَّ بِمُؤْخِرِ عَیْنَیْهِ وَاِذَا نَظَرْتُ اِلَیْهِ اَعْرَضَ عَنِّی الغرض جب مسلمانوں کی بے اعتنائی حد سے زیادہ بڑھ گئی تو ایک روز میں اپنے چچازاد بھائی اور جگری یار ابوقتادہ کے باغ کی دیوار پر چڑھ گیا اور ان کو سلام کیا مگر خدا کی قسم! انہوں نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا۔ میں نے کہا ابوقتادہ! میں اللہ کی قسم دے کر تم سے پوچھتا ہوں کہ کیا تم کو معلوم نہیں کہ مجھے اللہ اور اس کے رسول سے محبت ہے؟ مگر وہ خاموش رہے پھر میں نے دوبارہ قسم دے کر پوچھا تب بھی وہ خاموش رہے جب تیسری مرتبہ میں نے ان کو قسم دے کر پوچھا تو انہوں نے صرف اتنا کہا کہ اللہ اور اس رسول بہتر جانتے ہیں "فَتَمَاضَتْ عَیْنَایَ وَ تَوَلَّیْتُ" یہ سن کر میری آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے اور میں دیوار پھلانگ کر واپس آ گیا۔

ایک دن مدینہ کے بازار میں پھر رہا تھا کہ شام کا رہنے والا ایک نطی جو مدینہ میں فروخت کے لئے غلہ لایا کرتا تھا وہ لوگوں سے میرے متعلق دریافت کر رہا تھا کہ کعب کا پتہ بتا دو لوگوں نے میری طرف اشارہ کر دیا کہ یہی کعب ہے وہ میرے پاس آیا اور شاہ غسان کا ایک خط جو میرے نام تھا وہ مجھے دیا میں نے پڑھا تو اس میں لکھا تھا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ

تمہارے صاحب یعنی رسول اکرم ﷺ نے تم پر ظلم کیا ہے؟ اللہ نے تم کو ذلت کے مقام پر رہنے کے لئے نہیں بنایا تم ہمارے پاس چلے آؤ ہم تمہاری مدد اور دلجوئی کریں گے خط پڑھ کر میں نے سوچا کہ یہ تو میرے لئے ایک اور امتحان ہے اور خط کو میں نے تندور میں جھونک دیا۔

پچاس میں سے ابھی چالیس روز گزر رہے تھے کہ حضور ﷺ کا ایک قاصد میرے پاس آیا اور پیغام دیا کہ حضور اکرم ﷺ نے تم کو اپنی بیوی سے علیحدہ رہنے کا حکم دیا ہے۔ میں نے پوچھا طلاق دے دوں یا کیا کروں؟ قاصد نے کہا کہ نہیں بس صرف علیحدہ رہو حضور ﷺ کا یہی حکم میرے دونوں ساتھیوں کو بھی پہنچا دیا گیا میں نے حضور ﷺ کا حکم پا کر اپنی بیوی سے کہا تم فوراً اپنے میکے چلی جاؤ اور جب تک اس معاملے کا اللہ تعالیٰ کوئی فیصلہ نہ فرما دے وہیں رہنا میرے دوسرے ساتھی بلال بن امیہ کی بیوی حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ بلال اتنے ضعیف ہو گئے ہیں کہ خود اپنا کام نہیں کر سکتے ہیں نہ خادم رکھ سکتے ہیں اگر میں ان کی خدمت کروں تو یہ آپ کی مرضی کے خلاف تو نہیں ہو گا؟ آپ نے فرمایا نہیں صرف ان سے ہم بستری نہ کرنا ان کی بیوی نے کہا کہ واللہ! اس کام کی تو انہیں طاقت ہی نہیں اور اللہ کی قسم جس روز سے یہ واقعہ ہوا اس روز سے آج تک وہ مسلسل روئے جا رہے ہیں۔

وَاللّٰهِ مَازَالَ یَبْکِیْ مُنْذُ کَانَ مِنْ اَمْرِہٖ مَا کَانَ اِلٰی یَوْمِہٖ ھٰذَا۔

حضرت کعب کہتے ہیں مجھ سے میرے گھر والوں نے کہا کہ تم بھی حضور ﷺ سے اپنی بیوی کے لئے اجازت لے لو جس طرح بلال کی بیوی نے بلال کے لئے اجازت لے لی ہے۔ میں نے کہا کہ اس سلسلے میں حضور ﷺ سے میں کوئی درخواست نہیں کروں گا۔ کیا معلوم حضور ﷺ کیا جواب دیں اور پھر میں جوان آدمی ہوں میرے پاس وہ عذر بھی نہیں جو بلال کے پاس ہے۔ الغرض اسی حالت میں پچاس دن گزر گئے پچاسویں رات کی فجر کی نماز گھر کے چبوترے پر پڑھی تھی۔

اَنَا جَالِسٌ عَلَی الْحَالِ الَّتِیْ ذَکَرَ اللّٰهُ تَعَالٰی منا قَدْ ضَاقَتْ عَلَیَّ

نَفْسِیْ وَ ضَاقَتْ عَلَی الْاَرْضِ بِمَا رَحُبَتْ

فجر کی نماز کے بعد اسی حالت میں بیٹھا ہوا تھا کہ دل سخت بے چین و مضطرب تھا اور زمین اپنی ساری وسعتوں کے باوجود میرے لئے تنگ معلوم ہوتی تھی کہ اچانک کوہ سلع سے ایک بلند آواز سنائی دی کہنے والا چیخ کر کہہ رہا تھا کہ اے کعب بن مالک! تمہارے لئے خوشخبری ہے۔ یہ سنتے ہی میں سجدے میں گر گیا میں سمجھ گیا کہ اللہ تعالیٰ نے کشادگی کی صورت پیدا فرما دی ہے فجر کی نماز کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام کو ہماری توبہ قبول ہونے کی اطلاع دی تھی اور لوگ ہم کو خوشخبری سنانے کے لئے دوڑ پڑے تھے کچھ لوگ میرے دونوں ساتھیوں کو یہ خوشخبری سنانے کے لئے دوڑ پڑے ایک شخص گھوڑے پر سوار میری طرف چل دیا لیکن اس کے پہنچنے سے پہلے قبیلہ بنی اسلم کا ایک شخص پہاڑ پر چڑھ گیا اور اس کی آواز اس گھڑ سوار سے پہلے مجھ تک پہنچ گئی اور جب یہ شخص میرے پاس آیا جس نے سب سے پہلے مجھ کو خوشخبری سنائی تھی اس کو میں نے خوشی میں اپنے دونوں کپڑے اتار کر دے دیئے جبکہ خدا کی قسم میرے پاس اس وقت ان دو کپڑوں کے علاوہ اور کوئی جوڑا نہیں تھا پھر میں نے کسی سے عاریۃً کپڑے لیکر پہنے۔ پھر میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے چل پڑا راستہ میں لوگوں کے گروہ کے گروہ مجھ سے مل رہے تھے اور مجھے توبہ کی قبولیت پر مبارکباد دے رہے تھے اور کہہ رہے تھے لتھنک توبة اللّٰه علیک مبارک ہو، اللہ نے تمہاری توبہ قبول فرمالی۔ جب میں مسجد میں داخل ہوا تو اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما تھے اور صحابہ کرام آپ کے اردگرد حلقہ بنا کر بیٹھے ہوئے تھے۔ مجھے دیکھ کر طلحہ بن عبید اللہ دوڑے ہوئے آئے مجھ سے مصافحہ کیا اور مجھے مبارکباد دی۔ پھر میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں سلام عرض کیا۔ قَالَ وَهُوَ يَبْرِقُ وَجْهُهٗ مِنَ السُّرُوْرِ اس وقت آپ کا روئے مبارک مسرت اور خوشی کی وجہ سے چمک رہا تھا آپ نے فرمایا۔ اَلْبَشْرُ بِخَيْرِ يَوْمٍ مَرَّ عَلَيْكَ مُنْذُ وَ لَدَتْكَ اُمُّكَ جب سے تیری ماں نے تجھے جنا ہے اس وقت سے اب تک جتنے دن تجھ پر گزر رہے ہیں ان میں سب سے بہترین دن کی تجھے

بشارت ہو۔ میں نے عرض کیا کہ یہ بشارت آپ کی طرف سے ہے یا اللہ کی جانب سے ہے آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ لَيُسُّر اِسْتِنَارِ وَجْهِهٖ حَتّٰى كَانَ وَجْهُهٗ قِطْعَةَ قَمَرٍ وَ كُنَّا نَعْرِفُ ذٰلِكَ مِنْهُ اور یہ نبی اکرم ﷺ کا معمول تھا کہ خوشی اور مسرت کے وقت آپ کا روئے انور دمکنے لگتا تھا کہ گویا چاند کا ٹکڑا ہو جس سے ہمیں آپ کی خوشی و مسرت کا اندازہ ہو جاتا تھا۔

پھر میں نے حضور ﷺ سے عرض کیا کہ میری توبہ کی تکمیل یہ ہے کہ میں اپنی دولت سے ہاتھ اٹھالوں اور اپنا سارا مال اللہ اور اس کے رسول کی خدمت میں بطور صدقہ پیش کر دوں حضور ﷺ نے فرمایا کچھ مال اپنے لئے رکھ لو بہتر یہی ہے۔ میں نے عرض کیا تو پھر میں خیبر کے حصے کا اپنا مال رکھ لیتا ہوں۔ پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے سچ کی بدولت مجھے نجات عطا فرمائی ہے لہٰذا اب میں عہد کرتا ہوں کہ جب تک میں زندہ ہوں ہمیشہ سچ بولوں گا۔ اور خدا کی قسم اس وقت سے آج تک پھر میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں سورۃ توبہ میں نازل فرمائیں جس میں حضرت کعب اور ان کے دو ساتھیوں کی قبولیت توبہ کا اعلان فرمایا۔ وَّ عَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا ؕ حَتّٰۤى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَ ضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَ ظَنُّوْۤا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّاۤ اِلَيْهِ ؕ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۱۸﴾ (توبہ) اور ان تینوں کے حال پر بھی اللہ تعالیٰ نے توجہ فرمائی جن کا معاملہ ملتوی کر دیا گیا تھا۔ یہاں تک کہ جب ان کی پریشانی کی نوبت یہاں تک پہنچی کہ زمین اپنی فراخی کے باوجود ان پر تنگ ہو گئی اور خود وہ اپنی زندگی سے تنگ آ گئے اور انہوں نے سمجھ لیا کہ خدا سے (بھاگ کر) کہیں پناہ نہیں مل سکتی۔ بجز اس کے اس کی طرف رجوع کیا جائے پھر ان کی توبہ قبول کی تاکہ وہ اللہ کی طرف رجوع کریں۔ بیشک اللہ ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

حضرت کعب فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے اسلام کی دولت سے جس وقت مجھے نوازا اس کے بعد سے آج تک کوئی نعمت سچائی سے بڑھ کر میرے لئے ثابت نہیں

ہوئی۔ میں اگر حضور ﷺ کے سامنے جھوٹے سچے عذر پیش کر کے جھوٹ بول دیتا تو اسی طرح تباہ و برباد ہو جاتا جس طرح وہ دوسرے جھوٹ بولنے والے تباہ ہو گئے۔ کیونکہ وحی نازل فرما کر اللہ تعالیٰ نے ان سب کی مذمت فرما دی اور ان کے برے انجام کو بیان فرمادیا۔ ان لوگوں کے متعلق یہ آیات نازل ہوئیں۔ سَیَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ اِذَا انْقَلَبْتُمْ اِلَیْهِمْ لِتُعْرِضُوْا عَنْهُمْ فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمْ اِنَّهُمْ رِجْسٌ وَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ۝۹۵ (توبہ)

اب وہ تمہارے سامنے آ کر جھوٹی قسمیں کھائیں گے (کہ ہم بڑے معذور اور مجبور تھے) تا کہ تم ان کے خیال میں نہ پڑو سو تم ان کے خیال کو چھوڑ دو وہ بالکل گندے لوگ ہیں اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہے ان اعمال کے سبب جو وہ کیا کرتے تھے (صحیح بخاری، کتاب الوصایا، والجہاد وفود الانصار، صحیح مسلم، کتاب التوبۃ، ترمذی ، کتاب التفسیر، سنن ابوداؤد، کتاب الطلاق، الجہاد، ریاض الصالحین، کتاب التوبۃ)

ماعز اور ایک زانیہ کی توبہ

"ماعز ابن مالک" سے زنا جیسا بدترین گناہ سرزد ہو گیا اس کا کسی کو پتہ نہ تھا کوئی اس کا گواہ نہ تھا جو جرم ثابت کرتا لیکن عذاب الٰہی کے خوف نے حضرت ماعز کو بے چین کر دیا اور وہ گھبرا کر حضور اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے کہ یارسول اللہ ﷺ مجھے پاک کر دیجئے۔ آپ نے فرمایا جاؤ! استغفار کرو اور اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرو وہ اٹھ کر چلے گئے لیکن ان کا دل مطمئن نہیں ہوا اور اس عظیم گناہ کی قیامت کے دن کے لئے جو سخت سزائیں اور وعیدیں حضور ﷺ نے بیان فرمائیں تھیں اس کے تصور سے بھی ان کا دل کانپنے لگا ابھی تھوڑی دور ہی گئے تھے کہ پھر واپس حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پھر عرض کرنے لگے کہ یارسول اللہ! مجھے پاک کر دیجئے آپ نے پھر وہی جواب دیا استغفار اور توبہ کرو لیکن وہ سمجھتے تھے کہ اس جرم کی شریعت نے جو سزا دنیا میں مقرر کی ہے جب تک وہ سزا مجھے نہیں مل جاتی میں اس گناہ سے پاک نہیں ہوں گا۔ اور

آخرت میں سخت ترین عذاب کا بدستور مستحق رہوں گا لہٰذا انہوں نے پھر حضور ﷺ سے عرض کیا یارسول اللہ! مجھے پاک کر دیجئے۔ آپ نے فرمایا کس معاملہ میں تمہیں پاک کروں؟ انہوں نے عرض کی مجھ سے زنا ہو گیا ہے اس عظیم گناہ سے مجھے پاک کر دیجئے۔ آپ نے لوگوں سے پوچھا! اسے جنون اور پاگل پن کا مرض تو نہیں ہے؟ لوگوں نے کہا نہیں یارسول اللہ! یہ پاگل نہیں اور اس کا ذہنی توازن بالکل صحیح ہے۔ پھر آپ نے پوچھا کہ کیا اس نے شراب تو نہیں پی ہوئی ہے؟ ایک آدمی نے اسی وقت کھڑے ہو کر اس کا منہ سونگھا اور کہا کہ اس کے منہ سے شراب کی کوئی بدبو نہیں آ رہی ہے۔ پھر آپ نے اس سے پوچھا کہ کیا تو نے زنا کیا ہے؟ اس نے اقرار جرم کرتے ہوئے کہا جی ہاں یارسول اللہ! میں نے زنا کیا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اس کو زنا کی سزا دی جائے چنانچہ ان کو زمین میں آدھا گاڑھ کر رجم کر دیا گیا۔ جب ان کو دفن کر دیا گیا تو اس کے دو روز بعد حضور ﷺ نے فرمایا ماعز کے لئے استغفار کرو بیشک اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر اس توبہ کو ساری امت پر تقسیم کر دیا جائے تو سب کو کافی ہو جائے اور اللہ تعالیٰ سب کی مغفرت فرما دے۔

اس کے بعد قبیلہ ازد کی ایک عورت حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور جو الفاظ حضرت ماعز نے کہے تھے انہی الفاظ میں حضور ﷺ سے عرض کرنے لگی کہ یارسول اللہ! مجھے پاک کر دیجئے۔ آپ نے اس سے بھی فرمایا کہ جاؤ اللہ سے استغفار کرو اور توبہ کرو اس نے عرض کیا کہ کیا آپ مجھ کو بھی اسی طرح لوٹا دینا چاہتے ہیں جس طرح آپ نے ماعز کو لوٹایا تھا۔ مجھے زنا کا حمل ہے مجھے پاک کیجئے۔ آپ نے اس سے پوچھا کہ کیا تو ہی ہے؟ اس نے کہا ہاں یارسول اللہ! میں ہی ہوں آپ نے فرمایا اچھا اب جاؤ جب بچہ ہو جائے پھر آ جانا۔ اول تو اس کے گناہ کا کوئی عینی گواہ نہیں تھا وہ اگر اقرار نہ کرتی تو سزا سے بچ سکتی تھی۔ پھر جب حضور ﷺ نے اس کو بچے کی پیدائش تک مہلت دے دی تو بچہ کی پیدائش کے بعد وہ کہیں بھی غائب ہو سکتی تھی۔ لیکن حضور ﷺ کے ارشادات اور آخرت پر اس کو کتنا یقین کامل تھا کہ دوزخ کا سخت ترین عذاب اس کو اپنے سامنے نظر آ رہا تھا۔ اور وہ اس ہیبت

ناک عذاب سے بچنے کے لئے دنیا کی سخت سے سخت سزا کو برداشت کرنے کے لئے تیار تھی۔ اور بغیر کسی پولیس وغیرہ کی گرفتاری کے جب اس کا بچہ ہوا تو دوبارہ حضور ﷺ کی خدمت میں خود حاضر ہوگئی اور عرض کرنے لگی کہ یارسول اللہ! اب بچہ پیدا ہوگیا ہے مجھے پاک کر دیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ ابھی بچہ بہت چھوٹا ہے اس کو دودھ پلاؤ جب اس کے دودھ چھڑانے کا وقت آئے اس وقت آنا۔ یہ مہلت دوبارہ اس کو ملی تھی اس مہلت سے فائدہ اٹھا کر وہ کہیں بھی جا سکتی تھی۔ اس کو پتہ تھا بلکہ اس نے اس جرم کی سزا پر عمل درآمد ہوتے ہوئے حضرت ماعز کو بھی دیکھا کہ اس کی سزا یہ ہوتی ہے۔ کہ آدھا زمین میں گاڑ کر چاروں طرف سے پتھر مارے جاتے ہیں اور پتھر مار مار کر آدمی کو ختم کر دیا جاتا ہے۔ یہ تمام اذیت ناک منظر اس کے سامنے تھا لیکن اس کا دل اپنے رب کی ناراضگی اس کے جلال و ہیبت اور اس کے دردناک عذاب کے خوف سے اس قدر معمور تھا کہ یہ دنیاوی تکلیف اسے ہیچ نظر آرہی تھی چنانچہ جب اس کا بچہ بڑا ہوگیا تو خود ہی دوبارہ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوگئی۔ حدیث میں آتا ہے کہ اس کے ساتھ اس کا بچہ بھی تھا اور اتنا بڑا ہوگیا تھا کہ اس کے ہاتھ میں ایک روٹی کا ٹکڑا بھی تھا اس نے حضور ﷺ سے عرض کیا یارسول اللہ! اب تو اس نے دودھ چھوڑ دیا ہے اور کھانا کھانے لگا ہے اب مجھے پاک کر دیجئے۔ حضور اکرم ﷺ نے اس کا بچہ لیکر ایک مسلمان کے سپرد کر دیا اور صحابہ کو حکم دیا کہ ایک گڑھا کھود کر اس کو سینہ تک اس میں گاڑ دو۔ جب اس کو گاڑ دیا گیا تو آپ نے حکم دیا کہ اب رجم کرو۔ صحابہ نے پتھر مارنے شروع کر دیئے۔ حضرت خالد بن ولید نے جب اس کے سر پر ایک پتھر مارا تو اس کا خون اچھل کر خالد بن ولید کے منہ پر لگا اس پر انہوں نے اس عورت کے لئے کچھ برے الفاظ زبان سے نکالے۔ حضور ﷺ نے فرمایا اے خالد ایسا مت کہو! قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر (ظلماً) ٹیکس لینے والا بھی ایسے توبہ کر لے تو اللہ اسے بھی معاف فرما دے گا۔

پھر آپ نے اس کی نماز جنازہ کا حکم دیا۔ جب آپ خود اس کا نماز جنازہ پڑھانے

لگے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تعجب سے عرض کیا کہ یارسول اللہ! آپ اس کی نماز جنازہ پڑھاتے ہیں حالانکہ اس نے تو زنا کیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر اس کی توبہ کو مدینہ کے ستر آدمیوں پر تقسیم کر دیا جائے تو وہ ان سب کو کافی ہو جائے۔ یعنی اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے ستر آدمیوں کے گناہوں کو معاف فرمادے۔ آپ نے فرمایا کہ کیا تم اس توبہ سے بڑھ کر کوئی اور توبہ کا خیال کرتے ہو؟ کہ محض رضائے الٰہی کی خاطر بخوشی اس نے اپنی جان قربان کر دی۔ (صحیح مسلم، ریاض الصالحین، کتاب التوبۃ)

ہبار بن اسود رضی اللہ عنہ کی توبہ

''ہبار بن اسود'' نے حضور اکرم ﷺ کو اتنی تکلیف اور ایذاء پہنچائی کہ آپ نے اعلان فرمادیا کہ تم میں سے کسی کو اگر ھبار مل جائے تو پہلے اس کے ہاتھ پیر کاٹنا اور پھر اس کی گردن اڑا دینا۔ حضرت زبیر بن عوام فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے جب بھی ''ہبار'' کا ذکر فرمایا ہمیشہ غصہ سے فرمایا۔ حضرت جبیر بن مطعم فرماتے ہیں کہ ایک روز ہم حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ''ہبار'' کہیں سے نمودار ہو گیا، لوگوں نے کہا یارسول اللہ! ھبار آ گیا۔ آپ نے فرمایا کہ ہاں میں نے دیکھ لیا۔ بعض صحابہ اس کو مارنے کے لیے دوڑے تو حضور ﷺ نے ان کو منع فرمادیا اور فرمایا کہ بیٹھ جاؤ۔ ھبار آپ کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا اور عرض کرنے لگا السلام علیکم یارسول اللہ! میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے سچے رسول ہیں۔ یارسول اللہ! میں آپ سے بھاگ کر دوسرے ملک جانے کا ارادہ کر رہا تھا لیکن پھر مجھے آپ کا فضل و کرم آپ سے عداوت رکھنے والے پر آپ کی مہربانی فرمانے اور عنایت کرنے کی آپ کی عادتیں یاد آ گئیں۔ یارسول اللہ! ہم مشرک تھے لیکن اللہ نے آپ کے ذریعے ہمیں ہدایت عطا فرمائی اور ہمیں تباہی سے بچا دیا۔ بس اب آپ ہماری تقاصیر کو معاف فرما دیجئے میری جو جو باتیں آپ تک پہنچی ہیں میں ان غلط باتوں کا اقرار کرتا ہوں اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں میں ہمیشہ آپ کی بدگوئی اور آپ کو ایذاء اور تکلیف پہنچانے میں لگا رہا لیکن اب مجھے خدا

نے ہدایت عطا فرما دی اور اسلام سے سرفراز فرما دیا ہے اب آپ بھی مجھے معاف فرما دیجئے۔ حضور ﷺ نے فرمایا ھبار میں نے تجھے معاف کیا اور اسلام ما قبل کی تمام باتوں کو ختم کر دیتا ہے (الاصابۃ، ابن حجر، کتاب التوابین، ابن قدامہ ص ۱۴۳)

عبداللہ بن مرزوق کی توبہ

عبداللہ بن مرزوق کسی زمانہ میں بڑے مالدار شخص تھے اور اپنے جاہ و منصب کے لحاظ سے بادشاہ وقت مہدی کے خاص مقربین میں شمار ہوتے تھے دنیا میں مستغرق تھے۔ ایک روز رقص و سرود کی محفل میں ایسے منہمک ہوئے کہ ظہر، عصر اور مغرب تینوں نمازوں کا وقت چلا گیا اور وہ کوئی نماز ادا نہ کر سکے، ان کی ایک بڑی خوش نصیب لڑکی تھی جس نے بار باران کو متنبہ کیا اور نماز کا خیال دلایا لیکن انہوں نے نماز کی طرف کوئی دھیان نہیں دیا۔ آخر جب عشاء کی نماز کا وقت جانے لگا تو اس کی لڑکی نے ایک دہکتا ہوا انگارا لے کے ان کے پاؤں کے اوپر رکھ دیا اور وہ ایک دم تکلیف سے تڑپ گئے اور کہنے لگے۔ یہ تم نے کیا کیا؟ اس لڑکی نے کہا یہ تو دنیا کی آگ کا ایک انگارا ہے، آخرت کی آگ کو تم کیسے برداشت کرو گے؟ یہ سن کر عبداللہ بن مرزوق کی آنکھوں میں آنسو آ گئے وہ نماز کے لئے فوراً کھڑے ہو گئے اور روتے رہے، لڑکی کی بات نے ان کے دل پر اتنا گہرا اثر کیا کہ انہوں نے فیصلہ کر لیا کہ یہ دنیا جو میرے اور میرے رب کے درمیان حائل رہی اس سے ہمیشہ کے لئے میں جان چھڑا لوں گا۔ چنانچہ انہوں نے اپنی تمام لونڈیوں کو آزاد کر دیا اور جو کچھ مال و متاع تھا وہ سب اللہ کی راہ میں خیرات کر دیا۔ پھر عالم یہ تھا کہ یہ کروڑ پتی انسان سبزیاں بیچ کر رزق حلال کماتا تھا اور ہر وقت یاد خدا میں مصروف اور مستغرق رہا کرتا تھا۔ ایک روز ان کے زمانے کے دو مشہور بزرگ حضرت فضل بن عباد اور سفیان بن عیینہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ کو اس حال میں دیکھا کہ آپ کے سر کے نیچے ایک اینٹ کا تکیہ تھا اور آپ کے نیچے کوئی بستر اور فرش نہیں تھا۔ حضرت سفیان نے آپ سے پوچھا کہ جو اللہ کے لئے کچھ چھوڑتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا بدلہ ضرور اس کو عطا فرماتا ہے تم نے جو سب کچھ اللہ کے لئے

چھوڑا ہے تو تم کو اللہ نے اس کا کیا بدلہ عطا فرمایا حضرت عبداللہ بن مرزوق نے کہا کہ اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ نے رضا بالقضا کی دولت سے مجھے سرفراز فرما دیا ہے۔

(کتاب التوابین ابن قدامہ ص ۱۷۰)

ہارون الرشید کی توبہ

مشہور عباسی حکمران ہارون رشید ایک روز اچانک فضل بن ربیع کے پاس گھر پہنچ گئے اور ان سے کہا کہ میرے دل میں کچھ باتیں ہیں جن کو حل کرنا چاہتا ہوں مجھے تم کسی مرد باخدا کے پاس لے چلو فضل بن ربیع ان کو اس وقت کے مشہور بزرگ حضرت سفیان بن عیینہ کے پاس لے گئے جب ان کے گھر پر پہنچے تو دروازہ کھٹکھٹایا تو اندر سے انہوں نے پوچھا کہ کون ہے؟ انہوں نے کہا کہ امیر المومنین ہیں یہ سن کر انہوں نے جلدی سے فوراً دروازہ کھولا اور عزت سے بٹھایا اور کہا کہ اے امیر المومنین آپ نے خواہ مخواہ تکلیف فرمائی آپ مجھے کہلوا دیتے میں خود حاضر ہو جاتا بہر حال چند ساعتیں ہارون رشید نے ان سے گفتگو کی پھر ان سے پوچھا کہ آپ پر کوئی قرض وغیرہ ہے؟ انہوں نے کہا ہاں ہارون رشید نے حکم دیا کہ ان کا قرضہ ادا کر دیا جائے یہ کہہ کر وہ وہاں سے چل دیئے۔ باہر نکل کر فضل بن ربیع سے کہنے لگے کہ مجھے تمہارے اس ساتھی سے کوئی فائدہ نہیں پہنچا مجھے کسی اور مرد باخدا کے پاس لے چلو۔ فضل بن ربیع ان کو ایک اور بزرگ حضرت عبدالرزاق بن ہمام کے پاس لے گئے ان کا جب دروازہ کھٹکھٹایا تو انہوں نے بھی نکل کر وہی الفاظ کہے کہ آپ نے خواہ مخواہ تکلیف کی مجھے کہلوا دیتے میں خود حاضر ہو جاتا۔ ہارون رشید نے ان سے بھی چند ساعتیں گفتگو کی اور پھر پوچھا کہ آپ پر کوئی قرض ہے؟ انہوں نے کہا ہاں ہارون رشید نے حکم دیا کہ ان کا قرض ادا کر دیا جائے اور یہ کہہ کر وہ وہاں سے چل دیئے۔ باہر نکل کر فضل بن ربیع سے پھر کہا کہ تمہارے اس ساتھی سے بھی مجھے کچھ فائدہ نہیں پہنچا مجھے کسی اور اللہ کے ولی کے پاس لے چلو فضل بن ربیع ان کو حضرت فضیل بن عیاض کے پاس لے گئے۔ جب یہ وہاں پہنچے تو حضرت فضیل بن عیاض اس وقت کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے اور نماز میں قرآن کی

ایک آیت کو بار بار مزے لے لے کر دہرا رہے تھے۔ جب نماز پڑھ چکے تو انہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا تو اندر سے انہوں نے پوچھا کہ کون ہے؟ فضل بن ربیع نے کہا کہ امیر المومنین آئے ہیں اندر سے حضرت فضیل نے کہا کہ مجھ سے امیر المومنین کا کیا کام؟ فضل بن ربیع کہتے ہیں میں نے کہا یہ امیر المومنین ہیں ان کی اطاعت آپ پر واجب ہے۔ یہ سن کر حضرت فضیل بن عیاض نے دروازہ کھولا اور چراغ بجھا کے کمرہ کے ایک کونہ کے اندر بیٹھ گئے فضل کہتے ہیں کہ ہم ٹٹولتے ہوئے کمرے کے اندر آگے بڑھے تو اتفاق سے ہارون رشید کا ہاتھ حضرت فضیل کے جسم سے لگ گیا۔ حضرت فضیل نے فرمایا کتنا نرم اور نازک ہاتھ ہے کاش یہ کل اللہ کے عذاب سے بچ جائے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ حضرت عمر بن عبد العزیز نے جب خلافت سنبھالی تھی تو انہوں نے صالح بن عبداللہ، محمد بن کعب اور رجاء بن حیاء کو اپنے پاس بلایا تھا اور ان سے کہا تھا کہ میں ایک آزمائش میں ڈالا گیا ہوں مجھے کوئی مشورہ دو میں کیا کروں؟ انہوں نے اس خلافت کو آزمائش جانا جبکہ تم اور تمہارے ساتھی اس کو ایک نعمت سمجھے بیٹھے ہیں۔ پھر حضرت سالم نے ان کو یہ مشورہ دیا کہ اے عمر بن عبدالعزیز اگر تم اللہ کے عذاب سے نجات چاہتے ہو تو دنیا سے اپنے آپ کو علیحدہ کرلو۔ اور محمد بن کعب نے ان کو مشورہ دیا کہ اگر تم اللہ کے عذاب سے نجات چاہتے ہو تو ساری رعایا میں سے جو بزرگ ہو اس کو اپنا باپ سمجھنا اور جو تمہارا ہم عمر ہو اس کو اپنا بھائی اور جو تم سے چھوٹا ہو اس کو اپنا بیٹا سمجھنا، بس باپ کا ادب کرنا بھائی کو عزت دینا اور بیٹے پر شفقت کرنا اور رجاء بن حیاء نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کو یہ نصیحت کی کہ اگر تم اللہ کے عذاب سے بچنا چاہتے ہو تو جو اپنے لئے پسند کرو وہی عام مسلمانوں کے لئے پسند کرنا اور جو اپنے لئے ناپسند کرو وہی مسلمانوں کے لئے ناپسند کرنا۔ حضرت فضیل نے ہارون رشید سے فرمایا میں بھی تم سے یہی کہتا ہوں مجھے تیرے لئے خوف آتا ہے اس دن سے جس دن لوگوں کے قدم ڈگمگا جائیں گے، کیا اس وقت تیرے یہ مشیر وسفیر تیرے ساتھ ہونگے؟ یہ سن کر ہارون رشید رونے لگا اور خوف آخرت سے اس پر اتنا گریہ طاری ہوا کہ وہ روتے روتے بے ہوش ہو گیا۔ فضل بن

ربیع کہتے ہیں کہ میں نے حضرت فضیل سے عرض کیا کہ امیر المومنین پر کچھ نرمی اور شفقت فرمائیے آپ نے فرمایا اے ابن ربیع! تم اور تمہارے ساتھی اس کو قتل کر رہے ہیں اور مجھ سے کہتے ہیں کہ نرمی کریں۔ جب ہارون رشید کو ہوش آیا تو اس نے حضرت فضیل سے کہا کہ مجھے کچھ اور ارشاد فرمائیے۔ آپ نے فرمایا، حضرت عمر بن عبدالعزیز کے پاس ان کی حکومت کے ایک اہم عہدے دار کی شکایت آئی۔ انہوں نے فوراً اس عہدے دار کو ایک خط لکھا جس میں اس کو لکھا کہ اے میرے بھائی! دوزخ کی آگ میں ہمیشہ رہنے والے دوزخیوں کے کرب اور تکلیف کو یاد کرو یہ تمہیں رب کے دروازے تک پہنچائے گا اور ڈرو اس وقت سے جب تمہیں اللہ کی جانب سے پھیر کر آگ کی طرف لے جایا جائے گا بس سمجھ لینا کہ وہ ایسا آخری وقت ہوگا کہ ساری امیدیں اس وقت ختم ہو جائیں گی جب اس عہدیدار نے حضرت عمر کا یہ خط پڑھا تو اس کے دل پر بڑا اثر ہوا وہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کے حضرت عمر کی خدمت میں حاضر ہو گیا یہ ناصحانہ کلام سن کر ہارون رشید پر پھر گریہ طاری ہو گیا اور وہ بہت رویا اور کہنے لگا کہ مجھے کچھ اور نصیحت فرمائیں۔ حضرت فضیل نے فرمایا کہ اے امیر المومنین! حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ جب حضور ﷺ کے پاس آئے اور حضور ﷺ سے عرض کی کہ مجھے کہیں کا امیر بنا دیجئے۔ تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ اے عباس اے نبی کے چچا ایسا نفس جس کو تو بچا لے وہ بہتر ہے اس امارۃ سے جس کو تو سنبھال نہ سکے نفس تنجیها خیر من امارة لا تحصیها یاد رکھو کہ امارت اور حکومت سوائے حسرت اور ندامت کے کچھ نہیں ہے اگر تم سے ہو سکے کہ حاکم نہ بنو تو ایسا ضرور کرنا۔ یہ سن کر ہارون رشید پر جواب دہی اور حساب و کتاب کے خوف سے گریہ طاری ہو گیا اور اس کے آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اس نے پھر عرض کیا کہ مجھے مزید کچھ اور نصیحت فرمائیں حضرت فضیل نے فرمایا اے خوبصورت چہرے والے! تجھ ہی سے اللہ تعالیٰ اپنی اس مخلوق کے بارے میں سوال کرے گا اگر ہو سکے تو اپنے اس چہرے کو آگ سے بچا لے اور بچو اس بات سے کہ تیرے دل میں تیری رعیت کی طرف سے کوئی دھوکہ دہی کا تصور بھی ہو۔

کیونکہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو صبح کرے اس حال میں کہ وہ دھوکہ دینے والا ہو تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھے گا۔ ہارون رشید پھر رونے لگا۔ اس نے آپ سے پوچھا کہ آپ کے اوپر کسی کا کوئی قرض تو نہیں ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں میرے رب کا مجھ پر بہت بڑا قرض ہے جس کا اس نے ابھی تک مجھ سے حساب نہیں لیا جس دن اس نے اس کے بارے میں سوال کر لیا اس دن میری بربادی کا دن ہوگا۔ اس نے کہا کہ میرے پوچھنے کا مقصد یہ تھا کہ مخلوق میں سے کسی بندے کا کوئی قرض تو آپ پر نہیں ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اس کا اللہ نے مجھے حکم نہیں دیا اس لئے میں نے کسی سے کوئی قرض لیا نہیں اس نے مجھے اپنی عبادت کا حکم دیا ہے اور اپنی اطاعت کا جبکہ رزق اپنے ذمہ رکھا ہے پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی وَ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ۝ مَاۤ اُرِيْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّ مَاۤ اُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْنِ ۝ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ ۝ (الذاریات) اور نہیں پیدا کیا میں نے جن وانس کو مگر اس لئے کہ میری عبادت کریں۔ نہ طلب کرتا ہوں میں ان سے رزق اور نہ طلب کرتا ہوں کہ وہ مجھے کھلائیں۔ بیشک اللہ ہی بڑا رزق دینے والا قوت والا قدرت والا ہے۔

ہارون رشید نے ایک ہزار دینار کی تھیلی آپ کی خدمت میں پیش کی اور کہا کہ اس کو قبول فرما لیجئے اور اپنے کام میں لایئے۔ آپ نے فرمایا سبحان اللہ! میں تمہیں اس سے نجات کی راہ دکھا رہا ہوں اور تم مجھے اس کی یہ جزاء دے رہے ہو کہ اسی میں پھنسا کر ہلاک کر رہے ہو۔ پھر آپ خاموش ہو گئے اور آپ نے کوئی کلام نہیں فرمایا۔ ہارون رشید آپ کے پاس سے اٹھ کر باہر آ گئے اور فضل بن ربیع سے کہنے لگے کہ ایسے آدمیوں کے پاس مجھے لے کر جایا کرو حقیقت میں یہ مسلمانوں کے پیشوا اور سردار ہیں۔

(کتاب التوابین لابن قدامہ ص ۱۷۸)

مامون کی توبہ

عباسی خلفاء میں سے ساتواں خلیفہ اور ہارون رشید کا ولی عہد مامون رشید اپنے لڑکے

''علی'' سے بہت پیار کرتا تھا اس کو دیکھے بغیر اسے چین نہیں آتا تھا ایک روز گرمی کے دنوں میں دوپہر کے وقت کھانے کے لئے دستر خوان بچھا دیا گیا مامون نے خادموں کو حکم دیا کہ علی کو بلا کے لاؤ تا کہ وہ ہمارے ساتھ کھانا کھائے جب خادم بلانے آئے تو علی نے کہا کہ مجھے خواہ مخواہ پریشان کرتے ہو اس سخت گرمی میں میرا کہیں نکلنے کو جی نہیں چاہ رہا امیر المومنین سے کہہ دینا کہ وہ سو رہے ہیں مامون کو اس کی ایک لمحے کی جدائی بھی گوارا نہیں تھی وہ اس کے بغیر کھانا بھی نہیں کھاتا تھا اس نے خادموں سے کہا کہ اسے اٹھا کر لے آؤ۔ جب دوبارہ خادموں نے آ کر امیر المومنین کا حکم سنایا تو وہ خود اٹھ کر آ گیا اور کھانے میں شریک ہو گیا کھانے کے بعد جب شراب کباب کی محفل بجی تو وہاں سے اٹھ کر چلا آیا وہ فطری طور پر خدا ترس اور نیک اور صالح نوجوان تھا کبھی شراب نہیں پیتا تھا محل میں آ کر اس نے خادموں کو حکم دیا کہ دجلہ کے کنارے میرا تخت بچھا دیا جائے چنانچہ تخت بچھا دیا گیا اور وہ تخت پر آ کر بیٹھ گیا اور قدرت کے حسین نظاروں سے لطف اندوز ہونے لگا دجلہ کے کنارے ایک بار بردار پر اس کی نظر پڑی جس نے لمبا سا سفید موٹا اونی جبہ پہنا ہوا تھا جس کے نیچے نہ شلوار تھی نہ قمیص تھی پیر میں دو پھٹی ہوئی جوتیاں پہن رکھیں تھیں اور گردن میں ایک پرانا تھیلا لٹکایا ہوا تھا وہ دجلہ کے کنارے آ کے بیٹھ گیا شہزادہ علی اس کو بڑے غور سے دیکھ رہا تھا اس نے اپنا تھیلا اتار کر اپنے پاس رکھا اپنی پھٹی پرانی جوتیاں اتاریں دجلہ کے پانی سے اپنے ہاتھ پیر دھوئے اور پھر اپنے تھیلے میں سے ایک سوکھا ٹکڑا نکالا اس کو پانی میں بھگویا اور اس پر نمک چھڑکا پھر ریت پر آرام سے بیٹھ کر بسم اللہ پڑھ کے اس کو کھانا شروع کر دیا کھانے سے فارغ ہو کے چلو سے پانی پیا اور پھر ہاتھ اٹھا کر دعا کرنے لگا کہ اے میرے آقا اے میرے مولا تیرا بڑا شکر ہے کہ تو نے مجھے اپنی ان نعمتوں سے سرفراز فرمایا تیرے لئے حمد ہے اور تیرے لئے ہی شکر ہے۔ پھر اس نے اپنے اس تھیلے پر سر رکھا اور اسی مٹی پر لیٹ کے کچھ دیر کے لئے آرام کرنے لگا جب ظہر کا وقت ہو گیا تو وہ کھڑا ہوا اور وضو وغیرہ کر کے نماز ادا کرنے لگا۔ شہزادہ علی بڑی دلچسپی سے اسکے ایک ایک فعل کو دیکھ رہا تھا اس نے اپنے خادم کو

حکم دیا کہ اس فقیر کے پاس جاؤ اور جب یہ نماز سے فارغ ہو جائے تو اسے یہاں لے کر آؤ
خادم اس کے پاس پہنچے اور اس سے کہا کہ خلیفہ کے محل میں کچھ سامان وغیرہ اٹھانے کا کام
ہے ہمارے ساتھ چل کے وہ کام کر لو تمہیں تمہاری مزدوری دے دی جائے گی اس نے کہا
کہ میں تو تھکا ہوا ہوں کسی اور کو لے جاؤ۔ خادموں نے کہا کہ محل قریب ہے اور کام بھی کوئی
زیادہ بھاری اور وزنی نہیں ہے۔ اس نے کہا کہ اے میرے پیارے! میں جانتا ہوں لیکن تم
کسی اور کو لے جاؤ مجھے معاف کر دو کیونکہ میں گھر میں جانے کو ناپسند کرتا ہوں۔ خادموں
نے کہا کہ تمہیں ہمارے ساتھ ہر حال میں چلنا ہوگا اگر خود چلتے ہو تو ٹھیک ہے ورنہ ہم تم کو
اٹھا کر لے آئیں گے ان کی یہ دھمکی سن کر وہ کھڑا ہو گیا اپنی زنبیل اپنے گلے میں ڈالی اور یہ
آیت پڑھتا ہوا ان کے ساتھ چل دیا۔ وَ عَسٰۤی اَنْ تَكْرَهُوْا شَیْــٴًـا وَّ هُوَ خَیْرٌ لَّكُمْ
(البقرۃ:۲۱۶) ہوسکتا ہے کسی چیز کو تم ناپسند کرو حالانکہ اللہ نے اس میں تمہارے لئے خیر کثیر
رکھ دیا ہو۔ جب محل میں پہنچا تو شہزادہ علی نے اس کو اپنے پاس بٹھا لیا۔ بعض ساتھیوں نے کہا
شہزادہ عالی قدر یہ آپ کیا کر رہے ہیں اس جیسے گندے اور نجس آدمی کو آپ اپنے پاس بٹھا
رہے ہیں۔ شہزادہ نے کہا کہ تم لوگ خاموش رہو تمہیں میرے معاملہ میں بولنے کی کوئی
ضرورت نہیں پھر اس سے پوچھا تم کیا یہیں کے رہنے والے ہو اس نے کہا جی ہاں، شہزادہ
نے کہا کیا کام کرتے ہو اس نے کہا یہ جو آپ دیکھ رہے ہیں بس یہی کام کرتا ہوں۔ شہزادہ
نے پوچھا تمہارے کتنے افراد خانہ ہیں۔ اس نے کہا کہ ایک بوڑھی والدہ ہیں اور ایک نابینا
بہن ہے۔ شہزادہ نے پوچھا اور تمہارے بیوی بچے؟ اس نے کہا میرے کوئی بیوی بچے نہیں۔
شہزادہ نے پوچھا کتنا کما لیتے ہو۔ اس نے کہا جتنا میرے مقدر میں رزق ہوتا ہے اس کے
بمقدار مجھے اللہ تعالیٰ عطا فرما دیتا ہے۔ پورے دن کے لئے وہ رزق اللہ کے فضل و کرم سے
ہمارے لئے کافی ہو جاتا ہے۔ شہزادہ نے کہا ہر روز تم باربرداری کر لیتے ہو؟ اس نے کہا صبح
فجر کی نماز پڑھ کر میں رزق کی تلاش میں نکلتا ہوں زوال تک اپنے رزق کا انتظام کرتا ہوں
پھر میں اپنے آپ کو عصر کی نماز کے لئے تیار کرتا ہوں پھر عصر سے رات تک میرے نفس کا

حق ہے اس کو آرام دیتا ہوں۔ شہزادہ نے کہا رات کو آرام نہیں کرتے؟ اس نے کہا اگر رات کو آرام کرلوں گا تو قیامت کے دن خالی ہاتھ رہ جاؤں گا شہزادہ نے کہا تم اکیلے کھا رہے تھے اپنی والدہ اور بہن کے ساتھ کیوں نہیں کھاتے؟ اس نے کہا کہ وہ دونوں دن میں روزے سے ہوتی ہیں اس لئے رات کا کھانا ان کے ساتھ کھاتا ہوں۔ شہزادہ نے کہا کہ تم کیا کھا رہے تھے ذرا وہ تو دکھاؤ؟ اس نے اپنی جھولی میں سے چند سوکھے ٹکڑے نکال کر دکھائے شہزادہ اسے دیکھ کر حیرت زدہ رہ گیا اس کے بعد اس نے خادم سے کہا کہ اس کو ایک ہزار درہم لاکر دے دو اس نے کہا کہ اے امیر مجھے اس کی ضرورت نہیں شہزادہ نے اس کو دینے کی بڑی کوشش کی لیکن اس نے لینے سے انکار کر دیا۔ پھر شہزادہ نے کہا کہ مجھے تم سے کام ہے۔ میرا کام کر دو گے؟ اس نے کہا بھلا مجھ جیسے آدمی سے آپ کو کیا کام ہو سکتا ہے۔ شہزادہ نے کہا کہ ایک بڑا اہم کام ہے اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کو اپنے خاص کمرہ میں لے گیا اور تنہائی میں لیجا کر اس سے کہنے لگا کہ تم میرے لئے دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ مجھے دنیا سے بے رغبتی اور آخرت کا خوف اور رغبت عطا فرما دے۔ اس بار بردار مزدور نے کہا کہ اے میرے پیارے! میرا اللہ تعالیٰ کے ہاں ایسا کہاں مقام ہے کہ میں اس کی بارگاہ میں کسی کے لئے دعا کر سکوں۔ بہر حال شہزادہ کے اصرار پر پہلے اس نے کچھ نصیحتیں کیں کہ ہمیشہ تقویٰ اختیار کئے رکھنا اللہ کی اطاعت کرنا اس کی نافرمانی سے بچنا اس کے بعد اس نے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنی شروع کی تو اس کی آنکھوں سے آنسو گرنے لگے اور اس نے اللہ سے یوں عرض کی۔

يَا مَنْ رَفَعَ السَّمَاءَ بِقُوَّتِهٖ وَ دَحَا الْاَرْضَ بِمَشِيَّتِهٖ وَ خَلَقَ الْخَلَائِقَ بِاِرَادَتِهٖ وَ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ بِقُدْرَتِهٖ يَا مَالِكَ الْمُلْكِ وَ جَبَّارَ الْجَبَابِرَةِ وَ اِلٰهَ الْعَالَمِيْنَ وَ مَالِكَ يَوْمِ الدِّيْنِ اَسْئَلُكَ بِرَحْمَتِكَ وَ جُوْدِكَ وَ قُدْرَتِكَ اَنْ تَخْرُجَ حُبَّ الدُّنْيَا مِنْ قَلْبِ عَبْدِكَ عَبْدِ اللّٰهِ عَلِي وَ تُوَفِّقَهٗ بِطَاعَتِكَ مِنَ الْاَعْمَالِ الَّتِي تُقَرِّبُهٗ اِلٰى مرضَاتِكَ وَ تُجَنِّبُهٗ مَعَاصِيْكَ وَ تَخْتِمُ لَنَا وَلَهٗ

بِرِضْوَانِکَ وَعَفْوِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

"اے وہ ذات جس نے اپنی قوت سے آسمان کو بلند کیا ہے جس نے اپنی مشیت سے زمین کو بچھایا ہے، جس نے اپنے ارادہ سے تمام مخلوقات کو پیدا کیا ہے جو اپنی قدرت سے عرش پر جلوہ گر ہے اے مالک الملک اے سب طاقتوروں سے زیادہ طاقتور ذات! اے سارے جہانوں کے معبود! اے یوم آخرت کے مالک! میں تجھ سے تیری جود و عطاء اور قدرت و رحمت کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں کہ اپنے بندہ "علی" کے دل سے دنیا کی محبت نکال دے اور اس کو ان اعمال کی توفیق عطا فرما جو تیری رضا اور خوشنودی کے حصول کا سبب بنیں اور اس کو گناہوں سے بچا لے اس کا اور ہمارا اپنی رضا اور عفو پر خاتمہ فرما اے ارحم الراحمین"۔

جب وہ یہ دعا کر رہا تھا تو شہزادہ زار و قطار رو رہا تھا۔ دعا کے بعد شہزادہ نے پھر اپنی اسی خواہش کا اظہار کیا کہ اگر آپ کچھ قبول کر لیتے تو مجھے بڑی خوشی ہوتی۔ اس نے کہا نہیں مجھے کسی چیز کی ضرورت نہیں البتہ صرف ایک چیز کا آپ سے سوال ہے کہ مجھے جلد یہاں سے جانے کی اجازت عطا فرما دیجئے شہزادہ نے اسی وقت اس کو اجازت دے دی۔ لیکن اس کی دعا اللہ کی بارگاہ میں قبول ہو چکی تھی اور اس کی صحبت اور کلام نے شہزادہ کے دل کی دنیا بدل دی تھی۔ اس کے جانے کے بعد شہزادہ کی وہ چمک وغیرہ سب ختم ہو چکی تھی۔ خوف آخرت نے اس کے دل میں گھر کر لیا تھا دنیا اور اس کی لذت سے منہ موڑ کر وہ ہر وقت فکر آخرت میں سرگرداں اور پریشان رہنے لگا تھا راتوں کو روتا تھا اور اپنے خوبصورت ہاتھوں کو دیکھ کر کہا کرتا تھا کہ یہ بدن جس کو اتنے اچھے اچھے الوان و اقسام کے کھانے کھلا کر پروان چڑھایا ہے اس کو بھی ایک دن مٹی میں مل جانا ہے۔ تمام خادموں کو اپنے پاس سے ہٹا دیا صرف ایک شاکر نامی خادم اپنے پاس رکھا اور ایک دن اس سے کہا کہ تمام خزانے جواہرات اور تمام دنیاوی ساز و سامان کا تم خیال رکھنا میں اپنے آقا کے پاس جا رہا ہوں، شاکر نے سمجھا کہ

شاید یہ اپنے والد کے متعلق کہہ رہا ہے اور امیر المومنین کے پاس جا رہا ہے بہر حال وہ ایک چادر سر پر لے کے نکل گیا اور سب سے کہہ دیا کہ کوئی میرے پیچھے نہ آئے بعد میں معلوم ہوا کہ وہ امیر المومنین کے پاس نہیں پہنچے کسی نے کہا کہ ہم نے ان کو دجلہ کی طرف جاتے ہوئے دیکھا تھا اور وہاں ملاح کو کچھ پیسے دیکر وہ کسی اور شہر کی طرف نکل گئے ہیں بعد میں پتہ چلا کہ وہ بصرہ شہر میں پہنچ گئے تھے وہاں انہوں نے اس بار بردار کی طرح ایک اونی جبہ پہن لیا تھا اسی کی طرح ایک زنبیل گلے میں ڈال لی تھی اس میں کھانے کے لئے کچھ سوکھے ٹکڑے رکھ لئے تھے وہاں حسب حاجت کوئی مزدوری کر کے اپنے لئے کچھ کھانے کا انتظام کرتے اور سارا دن ایک مسجد کے اندر اللہ کی عبادت کرتے تھے دن کو روزہ رکھ کر مزدوری کیا کرتے تھے اور رات کو کھڑے ہو کر اپنے رب کی بارگاہ میں عبادت کرتے تھے ہمیشہ ننگے پاؤں رہا کرتے تھے جس کی وجہ سے ان کے پیر کی جلد پھٹ گئی تھی اور اس میں سے خون رسنے لگا تھا۔ کئی سال وہ اسی طرح عبادت میں مصروف رہے ادھر ان کے والد خلیفہ مامون نے اپنی ساری سلطنت میں اعلان کروا دیا تھا کہ اس کی جہاں کہیں بھی اطلاع ملے مجھے فوراً مطلع کرنا لیکن انہوں نے اپنا ایسا حال بنا رکھا تھا کہ بصرہ میں کوئی ان کو نہیں پہچان سکا کہ یہی خلیفہ وقت کے شہزادہ ہیں۔ اسی عرصہ میں وہ بیمار پڑ گئے وہاں سرائے کا ایک کمرہ انہوں نے کرایہ پر لے رکھا تھا اور اسی میں ایک چٹائی پر وہ پڑے رہتے تھے جب ان کا آخری وقت قریب آیا تو انہوں نے مالک مکان کو ایک خط لکھ کر دیا اور اس کے ساتھ اپنی ایک انگوٹھی بھی دی اور کہا کہ جب مر جاؤں تو اپنے اس شہر کے حاکم کے پاس جانا اس کو یہ انگوٹھی دکھانا وہ تمہیں اپنے پاس بلا لے گا جب اس کے پاس جاؤ تو اس کو یہ خط دے دینا یہ کہہ کر وہ انتقال کر گئے مالک مکان نے ان کی ہدایت کے مطابق شہر کے حاکم کو وہ انگوٹھی دکھائی جس کو دیکھ کر وہ پہچان گیا اور اس نے کہا کہ جس کی یہ انگوٹھی ہے وہ کہاں ہے؟ اس آدمی نے کہا کہ وہ تو سرائے کے ایک کمرہ میں چٹائی پر مرا پڑا ہے اس نے یہ رقعہ دیا ہے اس رقعہ پر لکھا ہوا تھا کہ اس رقعہ کو سوائے مامون کے اور کوئی نہ کھولے۔ چنانچہ شہر کے حاکم نے بڑی عزت

وتکریم کے ساتھ سارا واقعہ لکھ کر اس انگوٹھی اور اس کے خط کے ساتھ علی کی لاش امیر المومنین کی طرف روانہ کر دی جب علی کی لاش بغداد کے شاہی محل میں پہنچی تو محل میں ایک کہرام مچ گیا۔ جب اس کے چہرہ پر سے کپڑا ہٹا کر مامون نے اپنے انتہائی پیارے اور محبوب بیٹے کی لاش کو اس حالت میں دیکھا تو اس کے سارے صبر کے بندھن ٹوٹ گئے اور وہ زار و قطار رونے لگا۔ پھر اس نے اس کے خط کو کھولا تو اس میں لکھا ہوا تھا۔ اے امیر المومنین! سورۃ فجر کی چودھویں آیت تک پڑھئے اور عبرت حاصل کیجئے اور جان لیجئے کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو اس سے ڈرتے ہیں اور وہ لوگ محسن ہیں۔ پھر شہزادہ علی کو غسل دے کے کفن پہنایا گیا، اس پر نماز جنازہ پڑھی گئی مامون نے بھی نماز جنازہ پڑھی اور نماز جنازہ کے ساتھ ساتھ قبرستان تک آیا جب شہزادہ علی کو قبر میں لٹا دیا گیا تو مامون نے قبر میں اتارنے والوں سے کہا کہ قبر سے باہر آ جاؤ پھر خود اس کی قبر میں اتر کر اس کو مخاطب کر کے کہا اے میرے بیٹے! اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرمائے اور تجھے تیری آرزو اور مراد سے سرفراز فرمائے مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے سعادت ابدی سے نوازے گا اور تیرے صدقے مجھے بھی اپنی رحمتوں سے سرفراز فرمائے گا۔ تو کتنا اچھا بیٹا تھا اللہ تعالیٰ تجھے میرے چچا زاد بھائی حضرت محمد ﷺ کی معیت نصیب فرمائے اور مجھے صبر کی توفیق عطا فرمائے پھر اس کی قبر کو بند کر دیا گیا۔ اس پر مٹی ڈالی جانے لگی وہ وہیں قبر کے پاس کھڑا روتا رہا۔ قبر پر مٹی ڈالتے وقت کچھ مٹی اس کے کپڑوں پر بھی پڑنے لگی خادم اپنے رومالوں سے اس کو صاف کرنے لگے تو اس نے غصہ میں ہو کر کہا مجھ سے دور ہو جاؤ میرا بیٹا علی مٹی کے اندر آزمائش کے اندر ہے اور تم مجھ سے مٹی جھاڑ رہے ہو پھر اس نے کہا کہ اے میرے اللہ اس کو اپنے قول ثابت کے ساتھ ثابت قدم رکھ میں تجھے گواہ بناتا ہوں کہ میں اس سے راضی ہوں اے ارحم الراحمین رحم فرما۔

پھر اس نے محمد بن سعد ترمذی کو حکم دیا کہ میرے بیٹے کی وصیت کے مطابق سورۃ فجر کی تلاوت کرو، جب محمد بن سعد نے تلاوت شروع کی تو آخرت کے خوف سے اور خدا کے عذاب سے مامون کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ قاری تلاوت کرتا رہا اور یہ مسلسل روتا رہا

یہاں تک کہ جب قاری اس آیت پر پہنچا۔ فَأَكْثَرُوا فِيهَا الْفَسَادَ ﴿۱۲﴾ فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ ﴿۱۳﴾ إِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ﴿۱۴﴾ (فجر) ''پھر ان میں سے بہت سوں نے فساد پھیلایا تو ان پر تمہارے رب نے عذاب کے کوڑے برسائے بیشک تمہارا رب مفسدوں پر نظر رکھے ہوئے ہے'' تو اس نے قاری کو حکم دیا کہ بس رک جاؤ۔ کیونکہ اس کے بیٹے نے خط میں اس کو یہی لکھا تھا کہ چودھویں آیت تک پڑھیں اور عبرت حاصل کریں۔ بیٹے کی نصیحت باپ کے دل میں گھر کر گئی تھی۔ اس دن سے مامون تمام دنیا کے عیش و عشرت سے کنارہ کش ہو گیا۔ اس نے غربا و مساکین میں ہزار ہزار دینار صدقہ و خیرات کئے، تمام قیدیوں کو آزاد کر دیا۔ اور اپنی حکومت کے تمام عہدیداران اور افسران کو سخت ہدایات جاری کر دیں کہ کسی کے ساتھ ظلم اور ناانصافی نہ ہونے پائے اور بقیہ اپنی تمام زندگی اللہ کی یاد اور آخرت کی فکر میں روتے ہوئے گزار دی۔ (کتاب التوبین، ابن قدامہ ص ۱۸۲)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی توبہ

حضرت عمر فاروق پر ایک مجوسی ابولولؤ نے قاتلانہ حملہ کیا اور آپ پر خنجر کے پے در پے وار کئے جس سے آپ شدید زخمی ہو گئے، اس ہی حال میں آپ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ مجھ پر کس نے قاتلانہ حملہ کیا ہے؟ حضرت عباس نے کہا کہ ایک مجوسی ابولولؤ نے کیا ہے۔ آپ نے فرمایا الحمد للہ کسی کلمہ پڑھنے والے کا ہاتھ میرے خون سے رنگین نہیں ہوا۔ پھر آپ نے فرمایا میرے بھائیوں کو بلا کر لاؤ۔ لوگوں نے عرض کیا کون سے بھائیوں کو بلا کر لائیں۔ آپ نے فرمایا عثمان، علی، ابوطلحہ، زبیر، عبدالرحمٰن بن عوف، سعد بن ابی وقاص ان سب کو میرے پاس بھیجو جب یہ سب آ گئے تو آپ نے مسلمانوں کی قیادت اور امارت کا مسئلہ ان کے سپرد فرمایا کہ میرے بعد آپ سب مل کر اتفاق و اتحاد سے اس مسئلہ کو طے کر لینا ابھی آپ ہدایات دے رہے تھے کہ آپ کے جسم سے ایک خون کا فوارہ نکلا اور آپ کا ضعف مزید بڑھ گیا آپ نے اس وقت دودھ کا شربت طلب فرمایا وہ حاضر کیا گیا آپ نے نوش فرمایا لیکن وہ سارا دودھ زخموں سے باہر آ گیا۔ اس وقت آپ کو یقین

ہو گیا کہ اب میری موت کا وقت قریب آ گیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اس وقت اگر ساری دنیا بھی میرے پاس ہو تو قیامت کے دن کی ہولناکیوں سے بچنے کے لئے میں ساری دنیا بطور فدیہ دے دوں۔ اور وہ تو ہے نہیں۔ لیکن الحمدللہ میں بہتر انجام دیکھ رہا ہوں۔ حضرت ابن عباس نے عرض کیا کہ اگر آپ نے کہا ہے کہ بہتر ہے انشاء اللہ تعالیٰ آپ کو بہتر ہی جزاء عطا فرمائے گا۔ اور کیوں نہ ہو آپ کی تو وہ ذات ہے کہ حضور ﷺ نے آپ کے لئے اللہ سے دعا فرمائی تھی کہ اے اللہ عمر کے ذریعے اسلام کو عزت عطا فرما اور واقعی مسلمان اس وقت خوفزدہ تھے لیکن آپ کے اسلام لانے سے اسلام کی عظمت اور شان و شوکت میں اضافہ ہو گیا آپ نے جس شان سے مکہ سے ہجرت کی وہ بھی ایک بہت بڑی فتح تھی۔ پھر آپ ہر جگہ دشمنوں کے مقابلہ میں حضور ﷺ کے ساتھ ساتھ رہے یہاں تک کہ جب حضور ﷺ نے اس عالم سے پردہ فرمایا تو وہ آپ سے بہت خوش تھے اس کے بعد آپ حضور ﷺ کے خلیفہ حضرت ابو بکر صدیق کے بھی ہر آن مددگار رہے اور وہ بھی آخری وقت میں آپ سے راضی گئے، پھر خود آپ خلیفہ بنے آپ نے شہر کے شہر آباد کئے بے شمار مال بطور خراج مسلمانوں کو ملا اور مسلمانوں میں خوشحالی کا دور دورہ ہو گیا آپ کے لئے تو خوشخبری ہی خوشخبری ہے۔

آپ نے فرمایا اے ابن عباس! کیا تم کل قیامت میں اللہ کے سامنے ان سب باتوں کی گواہی دو گے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا ہاں ضرور گواہی دوں گا۔ پھر آپ نے فرمایا اللھم لک الحمد، اے اللہ تمام تعریفیں تیرے لئے ہیں پھر اپنے بیٹے حضرت عبداللہ ابن عمر سے فرمایا جو آپ کے سر کو اپنی جھولی میں لئے بیٹھے تھے کہ میرے منہ اور رخساروں کو زمین پر ملو۔ حضرت عبداللہ ابن عمر کہتے ہیں میں نے آپ کے سر کو اپنی رانوں سے اٹھا کر اپنی پنڈلیوں پر رکھ لیا۔ آپ نے فرمایا نہیں اس طرح نہیں بلکہ میرے چہرے کو زمین سے لگا دو پھر آپ نے اپنے چہرے اور ڈاڑھی کو زمین سے مل کر خوب غبار آلودہ کر لیا تا کہ اس عاجزی و انکساری اور تذلیل و زاری پر اس رحیم و کریم رب کو رحم آ جائے او .اس وقت آپ

کی زبان پر یہ کلمات جاری تھے وَیۡلَکَ وَوَیۡلُ اُمِّکَ یَا عُمَرَانُ لَمۡ یَغۡفِرِ اللّٰہُ لَکَ اے عمر! اگر خدا نے تجھے معاف نہ کیا تو پھر تیری اور تیری ماں کی تباہ و بربادی ہے۔
(قصص التابعین، محمد عبدالمالک، الرغبی ص ۵۲، بحوالہ طبری)

پیر چنگی کی توبہ

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانہ اقدس میں ایک پیر چنگی تھا جس کا کام گانے بجانے کا تھا اور وہ موسیقی کی محفل سجا کر اس میں اپنی طرب انگیز آواز کے جادو جگا کر اپنا پیٹ پالتا تھا۔ لیکن جب بڈھا اور ضعیف ہو گیا اور اس کی آواز بھی اس کا ساتھ چھوڑنے لگی تو لوگوں نے بھی اس کو چھوڑنا شروع کر دیا۔ یہاں تک کہ اس کو فاقوں تک کی نوبت آنے لگی ایک روز وہ دنیا کے غموں سے پریشان ہو کر اور دنیا والوں کی بے رخی اور بے اعتنائی سے دل برداشتہ ہو کر قبرستان میں آ کر پڑ گیا اور کہنے لگا کہ اے مولا! میں نے اپنی ساری زندگی لہو لعب اور گناہوں میں گزار دی میں نے ستر سال تیری نافرمانی کی تجھ سے منہ موڑے رکھا لیکن پھر بھی تو نے مجھ پر کرم فرمایا اور میری گرفت نہیں فرمائی۔ میں نے گانے سنا سنا کر لوگوں کے دل خوش کئے آج ان میں سے کوئی بھی مجھے نہیں پوچھتا اے میرے رب اب میں تیرے پاس آیا ہوں اور تجھے سناؤں گا اور تجھے راضی کروں گا کل تک مخلوق کو سنا کر ان سے پیسے وصول کرتا تھا اب تجھے سنا کر اس کا بدلہ اور صلہ تجھ سے لوں گا یہ کہہ کر اس نے قبرستان میں گانا شروع کر دیا اور گاتے گاتے سو گیا۔ ادھر حضرت عمر اپنے گھر میں آرام فرما تھے ان کو خواب میں رب کائنات نے حکم دیا کہ۔

بندہ داریم خاص و محترم
سوئے گورستان تو رنجہ کن قدم

کہ اے عمر! قبرستان کی طرف جاؤ وہاں ہمارا خاص مقرب بندہ ہے اس کو عزت و احترام سے کچھ نذرانہ پیش کر کے آؤ۔ حضرت عمر حکم رب پاتے ہی اللہ کے اس مقبول بندے کی زیارت اور خدمت کرنے کے لئے فوراً چل پڑے قبرستان پہنچے تو اس بدنام زمانہ

گویے کو دیکھا، آپ نے سوچا کہ یہ کہاں اللہ کا مقرب بندہ ہوگا؟ یہ تو گنہگار بدکار اور بدنام زمانہ شخص ہے یہیں کہیں کوئی اور اللہ کا مقبول بندہ ہوگا اس کو ڈھونڈتے ہیں۔ آپ نے سارے قبرستان میں تلاش کیا لیکن سوائے اس پیر چنگی کے آپ کو اور کوئی بھی نظر نہیں آیا۔ آخر جب آپ کو یقین ہو گیا کہ اس کے سوا اور کوئی شخص یہاں نہیں ہے اور یہی وہ اللہ کا مقرب بندہ ہے جس کے پاس مجھے بھیجا گیا ہے تو پھر آپ بڑے ادب کے ساتھ دوزانو ہو کر اس کے پاس بیٹھ گئے اور ادب کے باعث اس کو جگانا بھی مناسب نہ سمجھا۔ بیٹھے بیٹھے اچانک آپ کو چھینک آ گئی آپ کی آواز سے پیر چنگی کی آنکھ کھل گئی۔ اس نے جب حضرت عمر کو دیکھا تو آپ کی ہیبت سے اس کا پسینہ چھوٹ گیا اور وہ گھبرا کر اور آپ کے خوف سے بھاگنے لگا آپ نے فرمایا۔

بس عمر گفتش مترس از من مرم

کت بشارتہا زحق آوردہ ام

آپ نے فرمایا مجھ سے مت ڈر، آرام وسکون سے میرے پاس بیٹھ میں تو تیرے پاس حق تعالیٰ کی طرف سے تیرے لئے بشارت لے کر آیا ہوں رب تعالیٰ نے تیری بڑی تعریفیں فرمائی ہیں جس کو سن کر یہ عمر بھی تیری زیارت کا مشتاق ہو کر یہاں آیا ہے پھر آپ نے فرمایا۔

حق سلامت میکند میپر سد

چونی از رنج و غمان بے حدت

اللہ تعالیٰ نے تجھے سلام کہلوایا ہے تیری مزاج پرسی فرمائی ہے اور تیرے لئے یہ نذرانہ بھجوایا ہے۔ یہ سن کر پیر چنگی کی آنکھوں میں آنسو آ گئے وہ شرم سے پانی پانی ہو گیا اور کہنے لگا کہ اے میرے خدا تو کتنا مہربان ہے تیرے ایک نافرمان گنہگار بندے نے توبہ کر کے صرف تجھے ایک بار رو کے پکارا تو تو نے اس پر اتنا لطف وکرم فرمایا یہ کہہ کر اس نے اپنی سارنگی وغیرہ توڑ دی اور رب کو پکارتا ہوا جنگل میں نکل گیا۔ (مثنوی مولانا روم)

دینار عیار کی توبہ

ایک شخص ہر وقت پیسہ اور دنیا کمانے میں مصروف رہتا تھا اور اس کو نماز کا ہوش تھا نہ روزہ کا نہ اللہ کے کسی اور حکم کا پاس تھا۔ ہر وقت دینار اور درہم کے ہیر پھیر میں لگا رہتا تھا۔ جس کی وجہ سے ''دینار عیار'' کے نام سے وہ مشہور ہو گیا تھا اس کی ماں اسے بہت نصیحت کرتی تھی لیکن اس پر کوئی اثر نہیں ہوتا تھا۔ ایک روز وہ ایک قبرستان میں سے گزرا تو وہاں ایک قبر کے پاس بہت ہی بوسیدہ انسانی ہڈیاں اس نے دیکھیں اسے دیکھ کہ اس کے دل پر چوٹ لگی اور اس نے اپنے دل میں کہا کہ اے دینار عیار تف ہے تیرے اوپر تجھے بھی ایک نہ ایک دن قبر میں جانا ہے جہاں یہ سارا جسم اس کا گوشت پوست اور ہڈیاں اسی طرح بوسیدہ ہو کر مٹی ہو جائیں گی اور تو ابھی تک گناہوں میں اور اللہ کی نافرمانیوں میں پھنسا ہوا ہے۔ اسے اپنے گناہوں پر ندامت محسوس ہونے لگی اور اس نے توبہ کا ارادہ کر لیا اسی وقت آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی کہ اے اللہ! میں نے اپنے تمام معاملات کی باگ ڈور تیرے سپرد کر دی ہے اب مجھ پر رحم کر اور کرم فرما پھر وہ اپنی ماں کے پاس گیا اس حال میں کہ قبر کی وحشت اور آخرت کے خوف سے اس کا رنگ زرد ہو گیا تھا۔ اور اس کی حالت غیر ہو رہی تھی۔ اس نے اپنی ماں سے کہا کہ اے اماں جان! جو غلام بھاگ جائے اور اپنے آقا کا نافرمان ہو جائے پھر پکڑا جائے تو اس کے ساتھ اس کا آقا کیا سلوک کرتا ہے؟ ماں نے کہا بیٹا! اس کو بطور سزا سخت کھردرا اور گاڑا کپڑا پہنایا جاتا ہے اور بہت خراب سا کھانا دیا جاتا ہے اس نے کہا اماں مجھے بھی ایک موٹا کھردرا اونی جبہ پہننے کو دے دو اور چند جو کے دانے کھانے کو دے دو اور میرے ساتھ بھی وہی سلوک کر جو ایک بھاگے ہوئے غلام کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ تاکہ میری اس ذلت وخواری تذلل وانکساری کو دیکھ کر شاید میرے حقیقی رب اور آقا کو مجھ پر ترس آ جائے اور وہ مجھے معاف فرما دے۔ ماں نے ایسا ہی کر دیا جیسا اس نے کہا پھر اس کا عالم یہ تھا کہ جب آدھی رات ہو جاتی تھی تو سابقہ لغزشوں اور گناہوں پر رو رو کر اللہ سے معافی مانگا کرتا تھا اور ساری رات بار بار یہ الفاظ دھرایا کرتا تھا۔ '' وَيْحَكَ يَا

دِيْنَارُ اَلَکَ قُوَّةٌ عَلَى النَّارِ" کیف تعرضت لغضب الجبار؟ ستیاناس جائے اے دینار تیرا! کیا تو جہنم کی آگ کو برداشت کر سکتا ہے اگر نہیں تو پھر تو نے گناہ کر کے اس جبار وقہار رب کے غضب کو کیوں دعوت دی ہے؟ ساری رات اس کی اسی آہ و بکا میں گزر جاتی تھی۔ جب صبح ہو جاتی تو اس کی ماں کہتی بیٹا اپنے پر کچھ ترس کھاؤ وہ کہتا اماں" وعینی اتعب قلیلا لعلی استریح طویلا" چھوڑو مجھے اپنے آپ کو یہاں کچھ تکلیف دینے دو شاید اس کی وجہ سے کل مجھے طویل آرام نصیب ہو جائے۔ اے اماں! کل اس رب جلیل کے سامنے کھڑا ہونا ہے نہ جانے وہ کسی سایہ میں کھڑا کرنے کا حکم دے گا یا سخت دھوپ میں مجھے تو اس دن کی سختی کا ڈر ہے جس کے بعد کوئی راحت نہیں ہوگی۔ ماں نے کہا بیٹا پھر بھی تھوڑا سا رات کو آرام کر لیا کر اس نے کہا اماں آپ میری ضمانت دیتی ہیں کہ کل مجھے راحت مل جائے گی۔ ماں نے کہا کہ بیٹا اس کی کون ضمانت دے سکتا ہے اس نے کہا کہ پھر میں جس حالت میں ہوں مجھے اسی حالت میں رہنے دیجئے کہیں ایسا نہ ہو کل قیامت کے دن آپ جنت میں جا رہی ہوں اور مجھے جہنم کی طرف لیجایا جا رہا ہو۔ ایک روز رات کو وہ قرآن پاک کی تلاوت کر رہا تھا۔ جب یہ آیت آئی۔ فَوَرَبِّكَ لَنَسْـَٔلَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۹۲﴾ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۳﴾ (الحجر) اور آپ کے رب کی قسم ہم البتہ ان سے ضرور سوال کرینگے ان تمام کاموں کا جو وہ دنیا میں کیا کرتے تھے۔

اس آیت کو پڑھ کر وہ اپنے گناہوں کے حساب و کتاب دینے کے خوف سے مچھلی کی طرح تڑپنے لگا یہاں تک کہ بے ہوش ہو کر گر پڑا اماں آئی اس نے اس کو آواز دی لیکن اس کی طرف سے کوئی جواب نہیں آیا ماں گھبرا گئی اس نے اس کو بلا کر کہا اے میری آنکھوں کی ٹھنڈک یہ تجھے کیا ہو گیا؟ اس پر بڑی نحیف سی آواز میں اس کی زبان سے یہ الفاظ نکلے۔ اماں! کل قیامت کے میدان میں اگر تو مجھے نہ پائے تو جہنم کے داروغہ سے میرے متعلق پوچھ لیجیو اتنا کہہ کر اس کی چیخ نکلی اور روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی جب غسل اور کفن دے کے اس کا جنازہ لایا گیا تو اس کی ماں یہ آواز لگاتی ہوئی پھر رہی تھی کہ اے لوگو! اس کی

نماز جنازہ پڑھ لو جس کو جہنم کی آگ کے خوف نے مار دیا ہے پھر اس کے جنازہ میں جتنے لوگ شریک ہوئے شاید ہی وہاں کسی اور کے جنازہ میں اتنے لوگوں نے کبھی شرکت کی ہو جتنے لوگ اس پر روئے شاید ہی وہاں کسی کے غم میں اتنے آنسو بہائے گئے ہوں۔

(کتاب التوبین، ابن قدامہ ص)

کوفہ کے باشندہ کی توبہ

حضرت منصور بن عمار کہتے ہیں کہ جب میں حج کرنے کے لئے گیا تو راستہ میں کوفہ کے ایک محلہ میں چند روز کے لئے میرا قیام ہوا ایک تاریک رات میں جب میں باہر نکلا تو میں نے ایک شخص کو دیکھا جو چیخ چیخ کر یہ فریاد کر رہا تھا کہ اے میرے اللہ! تیری عزت وجلال کی قسم مجھ سے جو گناہ ہوئے ہیں ان سے میرا ارادہ تیری مخالفت کا ہرگز نہ تھا۔ بیشک میں نے تیری نافرمانی کی ہے۔ اس وقت میں تیری سزا سے ناواقف بھی نہ تھا لیکن بس مجھ سے خطا ہو گئی میری بدبختی نے اس گناہ پر میری مدد کی اور آپ نے میرے گناہوں کی جو ستر پوشی فرمائی اس نے مجھے امید دلا دی کہ اب کچھ نہیں ہوگا۔ مجھ سے قصداً گناہ ہو گئے۔ اور اپنی ناسمجھی کی وجہ سے میں تیری نافرمانی کر بیٹھا ہوں اب تجھ کو پورا حق ہے کہ تو جو چاہے میرے ساتھ کرے لیکن اے اللہ اب اگر تو مجھے عذاب دے گا تو تیرے عذاب سے مجھے کون بچائے گا اور اگر تو نے مجھ سے اپنی رسی کاٹ دی تو پھر میں کس رسی کو پکڑوں گا۔ ہائے جوانی! ہائے جوانی!

حضرت منصور ابن عمار کہتے ہیں کہ جب وہ اپنی فریاد کر چکا تو میں یہ آیت مبارکہ پڑھتے ہوئے اس کے پاس سے گزرا۔ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ عَلَیْهَا مَلٰٓىٕكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا یَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَاۤ اَمَرَهُمْ وَ یَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ ۝ (التحریم) اے ایمان والو! اپنی جانوں کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں اس پر بہت سخت طاقتور (بے رحم) فرشتے مقرر ہیں جو اللہ کا حکم نہیں ٹالتے اور جو انہیں حکم ہو وہی کرتے ہیں۔

حضرت ابن عمار کہتے ہیں میں نے دیکھا کہ اس آیت کو سن کر دوزخ کی آگ کے

خوف سے وہ تڑپنے لگا لیکن کچھ دیر بعد وہ بالکل ساکت اور خاموش ہو گیا۔ میں وہاں سے آگے چلا گیا۔ صبح اٹھا تو دیکھا کہ اس کے گھر کے سامنے ایک جنازہ رکھا ہوا تھا میں جب وہاں گیا تو مجھے دیکھ کر اس کی بوڑھی ماں کہنے لگی کہ یہ وہی شخص ہے جو اس کی جزاء بنتی ہے وہ اللہ اس کو دے یہ ہی رات کو میرے بیٹے کے پاس سے گزر رہا تھا اس وقت وہ نماز پڑھ رہا تھا اس نے ایک آیت تلاوت کی جسے سن کر دوزخ کی دہشت کی وجہ سے میرے بیٹے کا پتہ پھٹ گیا وہ کچھ دیر تڑپا اور اسی وقت جاں بحق ہو گیا۔ (کتاب التوابین، ابن قدامہ ص ۲۹۹)

فضیل بن عیاض کی توبہ

حضرت فضیل بن عیاض جو مکہ معظمہ کے بڑے مشہور زاہد و عابد اور ولی کامل گزرے ہیں وہ شروع میں ڈاکے ڈالا کرتے تھے اور راستے میں قافلے لوٹا کرتے تھے ایک روز رات کو وہ ڈاکہ ڈالنے کے لئے نکلے تو راستہ میں ان کو ایک قافلہ ملا جب وہ اس کے قریب پہنچے تو انہوں نے قافلہ والوں کی آواز سنی جو آپس میں ایک دوسرے سے کہہ رہے تھے کہ یہاں مت ٹھہرو اس جگہ سے فوراً واپس کہیں اور چل کے پڑاؤ ڈالو کیونکہ یہاں ایک ڈاکو فضیل ہوتا ہے جو قافلوں کو لوٹ لیتا ہے۔ فضیل نے جب یہ آواز سنی تو اس کا دل اللہ کے خوف سے کانپ گیا کہ اس کی مخلوق مجھ سے کس قدر پریشان ہے میں قیامت کے دن اس کو کیا منہ دکھاؤں گا اسی وقت آپ نے اپنے گناہوں سے توبہ کی اور قافلے والوں کے پاس پہنچ کر کہا کہ اے قافلے والو! مجھ کو ہی فضیل کہتے ہیں لیکن اب تم بے فکر ہو کر رہو میں نے توبہ کر لی ہے اب میں کبھی یہ کام کر کے اپنے رب کو ناراض نہیں کروں گا۔ پھر فضیل اس قافلے والوں کے لئے گھاس چارہ وغیرہ لینے کے لیے نکل گئے وہاں سے جب ان کے لئے گھاس وغیرہ لے کر آئے تو قافلے والوں میں سے کوئی شخص یہ آیت تلاوت کر رہا تھا۔ اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ (الحدید:۱۶) کیا ایمان والوں کے لئے ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل جھک جائیں اللہ کی یاد کے لئے یہ آیت سن کر فضیل نے کہا کہ کیوں نہیں! خدا کی قسم وہ وقت اب آ گیا ہے اور اب میں تائب ہو گیا ہوں۔

پھر تو فضیل کا عالم یہ تھا کہ جزاء اور سزاء کے ڈر اور عذاب خدا کے خوف سے ہر وقت وہ لرزتے اور کانپتے رہتے تھے۔ ایک رات قرآن پاک کی یہ آیت تلاوت کر رہے تھے وَ لَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِيْنَ مِنْكُمْ وَ الصّٰبِرِيْنَ ۙ وَ نَبْلُوَا۠ اَخْبَارَكُمْ ﴿۳۱﴾ (محمد)

ہم تمہاری ضرور جانچ پڑتال کریں گے یہاں تک کہ دیکھ لیں تمہارے جہاد کرنے والوں اور صابروں کو اور تمہارے حالات کی بھی جانچ پڑتال کریں گے۔ حضرت فضیل اس آیت میں وَ نَبْلُوَا۠ اَخْبَارَكُمْ کے الفاظ کو بار بار دہرا کر روتے جاتے تھے اور یہ کہتے جاتے تھے کہ کیا تو ہمارے کاموں کی جانچ پڑتال کرے گا؟ اے اللہ اگر تو نے ہمارے کاموں کی جانچ پڑتال کی تو ہم رسوا ہو جائیں گے۔ ہمارے سارے راز فاش ہو جائیں گے اگر تو نے ہمارے کاموں کی جانچ پڑتال کی تو ہم ہلاک ہو جائیں گے ہم تباہ و برباد ہو جائیں گے ہم عذاب میں گرفتار ہو جائیں۔ گے (کتاب التوابین، ابن قدامہ ص ۲۱۴)

بادشاہ کے مصاحب کی توبہ

ایک بادشاہ کا مصاحب تھا جسے بادشاہ کے قرب پر بڑا فخر اور غرور تھا اور اس گھمنڈ میں وہ خوب بدکاریاں کیا کرتا تھا اور کسی کی باتوں کی کوئی پرواہ نہیں کرتا تھا۔ حضرت مالک بن دینار اس زمانے کے بڑے مشہور بزرگ ہوئے تھے، وہ شخص آپ کے پڑوس میں ہی رہتا تھا سب پڑوسیوں نے آپ سے آ کر اس کی شکایت کی آپ نے اس سے فرمایا کہ یہ سب پڑوسی تجھ سے اور تیری بدکاریوں سے تنگ ہیں اور تیرا گلہ کر رہے ہیں تو کسی اور محلے میں چلا جا اس نے کہا میں اپنے مکان میں رہتا ہوں مجھے میرے مکان سے کون نکال سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اپنا مکان بیچ دو ہم اس کے پیسے دینے کے لئے تیار ہیں۔ اس نے کہا کہ میں تو اپنا مکان نہیں بیچوں گا۔ سب نے اس سے کہا کہ پھر ہم بادشاہ سے تیری شکایت کریں گے اس نے کہا کہ میں تو اس کے خاص دوستوں میں سے ہوں تمہاری شکایت کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ لوگوں نے کہا کہ پھر ہم تیرے لئے اللہ سے بددعا کریں گے اس نے کہا کہ اللہ تم سے زیادہ مجھ پر رحم و کرم فرمانے والا ہے۔ الغرض سب مایوس ہو کے واپس آ گئے رات کو

حضرت مالک بن دینار نے اٹھ کر دو رکعت نماز ادا کی اور نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر جب اللہ کی بارگاہ میں اس کے لئے بددعا کرنا چاہی تو غیب سے آواز آئی اے مالک بن دینار اس کے لئے بددعا نہ کرنا وہ تو ہمارے پیارے اولیاء میں سے ہے یہ سن کر مالک بن دینار حیران رہ گئے اور دوسری صبح ہوتے ہی اپنے سابقہ رویے پر معذرت کرنے کے لئے اس کے دروازے پر پہنچ گئے۔ جب دروازہ کھٹکھٹایا تو وہ سمجھا کہ پھر پڑوسی مجھے نکالنے کے لئے آئے ہیں لہٰذا معذرت خواہانہ انداز میں ان سے کہنے لگا کہ آپ لوگ فکر نہیں کریں میں جلد ہی یہاں سے چلا جاؤں گا مالک بن دینار نے کہا کہ اب ہم تجھے نکالنے کے لئے نہیں آئے ہیں ہم تو یہ واقعہ تجھے سنانے کے لئے آئے ہیں جو رات کو ہمارے ساتھ پیش آیا۔ رات والی بات سن کر اس پر گریہ طاری ہو گیا اور وہ زار و قطار رونے لگا کہ جب آپ لوگ میرے پاس سے اٹھ کر گئے تھے اسی وقت میں نے سچی توبہ کر لی تھی۔ مالک بن دینار کہتے ہیں کہ پھر وہ شہر چھوڑ کر چلا گیا اور پھر کبھی نظر نہیں آیا ایک روز حج کے موسم میں اچانک حرم شریف میں مجھے وہ نظر آیا تھا خوف خدا سے وہ بیمار ہو گیا تھا اور وہیں اس کا انتقال ہو گیا تھا۔

(کتاب التوابین ابن قدامہ ص ۲۶۸)

مناجاتیں

آیئے ذرا دیکھیں کہ اللہ کے مقبول اور مقرب بندوں نے کس کس انداز میں اپنے رب سے استغفار، توبہ اور مناجاتیں کی ہیں۔ ان کے اپنے رب سے مانگنے کے انداز بھی کیسے کیسے دلکش و دلربا و نرالے ہیں ہمیں نہ مانگنے کا سلیقہ آتا ہے نہ سوال کا ڈھنگ، آیئے اللہ کے ان پیاروں سے اللہ کے حضور دامن طلب پھیلانے کا سلیقہ سیکھیں اور اسی مقبول اور پیارے انداز میں ہم بھی اس کے سامنے دست طلب دراز کریں جس انداز میں انہوں نے اللہ سے مانگ کر اللہ کا قرب حاصل کیا تھا شاید وہ انداز اور ادا اپنانے پر خدا ہمیں بھی اپنی بے پایاں رحمتوں سے سرفراز فرما دے اور اپنی بخشش و مغفرت سے ہمیں بھی نواز دے اور اپنے پیاروں کی صف میں ہمیں بھی شامل فرما لے۔

حضرت آدم علیہ السلام کی مناجات

رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ٜ وَ اِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۲۳﴾ (الاعراف)

"اے ہمارے پروردگار ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کر لیا ہے اور اگر تو ہمیں نہ بخشے اور رحم نہ فرمائے تو ہم ضرور تباہ ہو جائیں گے"۔

حضرت نوح علیہ السلام کی مناجات

رَبِّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَسْـَٔلَكَ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَ اِلَّا تَغْفِرْ لِيْ وَ تَرْحَمْنِيْٓ اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۴۷﴾ (ہود)

"اے میرے پروردگار! میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے کہ میں سوال کروں تجھ سے ایسی چیز کا جس کا مجھے علم نہیں اور اگر تو نے مجھے نہیں بخشا اور مجھ پر رحم نہ فرمایا تو میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جاؤں گا"۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مناجات

سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَيْكَ وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۴۳﴾ (الاعراف)۔

"پاک ہے تیری ذات! میں تیری جناب میں توبہ کرتا ہوں اور میں سب سے پہلے یقین لانے والا ہوں"۔

حضرت داؤد علیہ السلام کی مناجات

سُبْحَانَ خَالِقُ النُّوْرِ اِلٰهِیْ! اَنْتَ الْمُغِیْثُ اَنَا الْمُسْتَغِیْثُ فَمَنْ یَدْعُوْا الْمُسْتَغِیْثُ اِلَّا الْمُغِیْثُ، سُبْحَانَ خَالِقِ النُّوْرِ! اِلٰهِیْ! اِلَیْکَ فَرَرْتُ بِذَنْبِیْ وَاعترفت بِخَطِیْئَتِیْ فَلَا تَجْعَلْنِیْ مِنَ الْقَانِطِیْنَ، وَلَا تُخْزِنِیْ یَوْمَ الدِّیْنِ (کتاب التوابین ابن قدامہ ص ۲۵)

"پاک ہے نور کا پیدا کرنے والا! اے میرے معبود، بیشک تو مدد فرمانے والا

ہے میں مدد طلب کرنے والا ہوں، مدد کا طلب گار اگر مدد دینے والے کو نہیں پکارے گا تو اور کس کو پکارے گا۔ پاک ہے نور کا پیدا کرنے والا! اے میرے معبود! میں اپنی خطاؤں سے بھاگ کر تیرے پاس آیا ہوں میں اپنی لغزشوں کا اعتراف کرتا ہوں مجھے مایوس نہ کیجیو اور قیامت کے دن مجھے رسوا نہ فرمائیو"۔

حضرت یونس علیہ السلام کی مناجات

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝

"تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے بیشک میں ہی قصور واروں میں سے ہوں"۔(الانبیاء)

حضرت ایوب علیہ السلام کی مناجات

رَبَّهٗٓ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۝ (الانبیاء)

"اے میرے رب! مجھ پر تکلیف آ پڑی ہے اور تو سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے"۔

حضرت زکریا علیہ السلام کی مناجات

رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ ۝ (الانبیاء)

"میرے رب! مجھے اکیلا نہ چھوڑیو اور تو سب وارثوں سے بہتر وارث ہے"۔

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی مناجات

آنحضرت ﷺ تو گناہوں سے معصوم تھے لیکن آپ نے اپنے امتیوں کو گنہگار غلاموں کو استغفار کا طریقہ اور گناہوں کو بخشوانے کا سلیقہ بتانے کے لئے اپنے رب کی بارگاہ میں یوں دعائیں فرمائیں۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَ اَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَهْدِکَ وَوَ عْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَ

اَبُوْءُ بِذَنْبِی فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ

"اے اللہ! تو میرا رب ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ مجھے تو نے ہی پیدا کیا ہے اور میں تیرا ہی بندہ ہوں اور جہاں تک مجھ سے بن پڑتا ہے تیرے ساتھ یوم میثاق میں جو میں نے عہد اور وعدہ کیا تھا اس پر قائم ہوں جو برائیاں میں نے کیں ان کے برے نتائج سے تیری پناہ کا طالب ہوں اور جو نعمتیں تو نے مجھ پر فرمائیں میں ان سب کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے سب گناہوں کا بھی اعتراف کرتا ہوں بس اب تو مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سوا گناہوں کو کوئی نہیں بخشتا" (صحیح بخاری ص ۳۴۳، حصن حصین ص ۳۴)

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَ بِمَعَافَاتِکَ مِنْ عَقُوْبَتِکَ وَ بِکَ مِنْکَ لَا اَحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ (سنن ابوداؤد، حزب الاعظم ملا علی قاری ص ۸۷)

"اے اللہ! تیری ناراضگی سے تیری رضا کی پناہ لیتا ہوں۔ تیری سزا سے تیرے ہی عفو و درگزر کی پناہ لیتا ہوں۔ الغرض تجھ سے تیری ہی پناہ لیتا ہوں یعنی تیری تمام صفات جلالیہ سے صفات جمالیہ کی پناہ لیتا ہوں۔ میں تیری پوری تعریف نہیں کر سکتا ہوں تو ایسا ہی ہے جیسا خود تو نے اپنی تعریف فرمائی ہے"۔

اَللّٰھُمَّ مَغْفِرَتُکَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِیْ وَ رَحْمَتُکَ اَرْجٰی عِنْدِیْ مِنْ عَمَلِیْ (مستدرک ص ۵۴۳، کنز العمال ص ۱۹۷، ج 1، حصن حصین ص ۱۲۷)

"اے اللہ تیری بخشش میرے گناہوں سے کہیں وسیع ہے اور تیری رحمت میرے عملوں (یعنی عبادتوں) سے کہیں زیادہ امید کے لائق ہیں"۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَتُوْبُ اِلَیْکَ مِنَ الْمَعَاصِیْ لَا اَرْجِعُ اِلَیْھَا اَبَدًا

(حصن حصین ص ۱۲۷)

"اے اللہ میں اپنی تمام نافرمانیوں سے توبہ کرتا ہوں۔ اب کبھی پھر ایسا نہیں

کروں گا"۔

یَا مَنْ اَظْهَرَ الْجَمِيْلَ وَ سَتَرَ عَلَى الْقَبِيْحِ يَامَنْ لَا يُؤَاخِذُ بِالْجَرِيْرَةِ وَلَا يَهْتِكَ السَّتْرَ يَا عَظِيْمَ الْعَفْوِ يَا حَسَنَ التَّجَاوُزِ يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ يَا بَاسِطَ الْيَدَيْنِ بِالرَّحْمَةِ يَا صَاحِبَ كُلِّ نَجْوَىٰ يَا مُنْتَهِيَ كُلِّ شِكْوَىٰ يَا كَرِيْمَ الصَّفْحِ يَا عَظِيْمَ الْمَنِّ يَا مُبْدَاالنِّعَمِ قَبْلَ اسْتِحْقَاقِهَا يَا رَبَّنَا وَ يَا سَيِّدَنَا وَ يَا مَوْلَيْنَا وَ يَا غَايَةَ رَغْبَتِنَا اَسْئَلُكَ يَا اللّٰهُ اَنْ لَاتَشْوِي خَلْقِي بِالنَّارِ

(مستدرک ص ۵۴۶، کنز العمال ص ۲۰۲، حصن حصین ۲۰۳)

"اے وہ ذات جس نے میری خوبیاں سب پر ظاہر کر دیں اور میری برائیاں چھپالیں اے وہ ذات جو ہر جرم پر گرفت نہیں کرتی اور ہمارے گناہوں کا پردہ چاک نہیں فرماتی۔ اے بڑے معاف فرمانے والے! اے سب سے بہتر اور درگزر کرنے والے! اے وسیع مغفرت فرمانے والے! اے رحمتیں بانٹنے کے لئے دونوں ہاتھوں کو پھیلانے والے! اے ہر سرگوشی کے جاننے والے! اے ہر شکایت کے لئے آخری بارگاہ! اے بہت درگزر فرمانے والے! اے ہمارے پرودگار! اے ہمارے سردار! اے ہمارے مالک! اور اے ہماری آرزوں اور خواہشوں کی آخری امید! اے میرے خدا! میں تجھ سے بس یہ مانگتا ہوں کہ میرے جسم کو آگ میں نہ جلائیو"۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَسْمَعُ كَلَامِيْ وَ تَرىٰ مَكَانِيْ وَ تَعْلَمُ سري وَ عَلَانِيَتِيْ لَا يَخْفٰى عَلَيْكَ شَيْءٌ مِنْ اَمْرِيْ اَنَا الْبَائِسُ الْفَقِيْرُ الْمُسْتَغِيْثُ الْمُسْتَجِيْرُ الْوَجِلُ الْمُشْفِقُ الْمُقِرُّ الْمُعْتَرِفُ بِذَنْبِيْ اَسْئَلُكَ مَسْئَلَةَ الْمِسْكِيْنِ وَ اَبْتَهِلُ اِلَيْكَ اِبْتِهَالَ الْمُذْنِبِ الذَّلِيْلِ وَ اَدْعُوْكَ دُعَاءَ الْخَائِفِ الضَّرِيْرِ وَدُعَاءَ مَنْ خضعت

لَکَ رَقَبَتُهٗ وَ فَاضَتْ لَکَ عِبْرَتُهٗ وَ ذَلَّ لَکَ جِسْمُهٗ وَرَغِمَ لَکَ اَنْفُهٗ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِیْ بِدُعَائِکَ شَقِیًّا وَ کُنْ لِیْ رَؤُفًا رَحِیْمًا یَا خَیْرَ الْمَسْئُوْلِیْنَ وَ یَا خَیْرَ الْمُعْطِیْنَ

(جامع صغیر ص ۸ ۴، کنز العمال ص ۱۹۲ ج 1، مجمع الزوائد ص ۱۸۳ ج ۱۱)

''اے اللہ! تو میری بات سن رہا ہے اور میری جگہ کو دیکھ رہا ہے اور میری پوشیدہ اور اعلانیہ سب باتوں کو جانتا ہے میری کوئی بات تجھ سے چھپی ہوئی نہیں۔ میں مصیبت میں گرفتار محتاج ہوں تیرے پاس فریاد لایا ہوں اور تجھ سے پناہ کا طلب گار ہوں، تیرے عذاب سے ڈر رہا ہوں کانپ رہا ہوں۔ اپنے گناہوں کا پورا پورا اعتراف کرتا ہوں تجھ سے سوال کر رہا ہوں مسکین کی طرح اور تیرے سامنے گڑگڑا رہا ہوں ایک ذلیل مجرم کی طرح اور تجھ کو اس طرح پکار رہا ہوں جس طرح ایک مصیبت زدہ اور خوف زدہ پکارتا ہے اس کی گردن تیرے آگے جھکی ہوئی ہے اور اسکے آنسو بہہ رہے ہیں اور یہ تیرے سامنے تذلل و عاجزی اختیار کئے ہوئے ہے اور اس کی ناک مٹی میں ملی ہوئی ہے اے اللہ! میں جو تجھ سے یہ دعا کر رہا ہوں! اس میں مجھے بد بخت اور محروم نہ کیجیو۔ اور میرے لئے بڑا مہربان اور شفیق ہو جا اے ان سب سے بہتر جن سے سوال کیا جاتا ہے! اور جو دینے والے ہیں ان میں سب سے بہتر اور بڑھ کر دینے والی ذات!''۔

اَللّٰهُمَّ اَنَا عَبْدُکَ وَ ابْنُ عَبْدِکَ وَابْنُ اَمَتِکَ نَاصِیَتِیْ بِیَدِکَ اَتَقَلَّبُ فِیْ قَبْضَتِکَ وَ اُصَدِّقُ بِلِقَائِکَ وَ اُوْمِنُ بِوَعْدِکَ اَمَرْتَنِیْ فَعَصَیْتُ وَ نَهَیْتَنِیْ فَاَبَیْتُ هٰذَا مَکَانُ الْعَائِذِ بِکَ مِنَ النَّارِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ اِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ (الحزب الاعظم، ملا علی قاری ص ۲۱۰)

"اے اللہ! میں تیرا بندہ ہوں، تیرے بندہ کا بیٹا ہوں۔ تیری ایک بندی کی اولاد ہوں۔ میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے۔ میں چلتا پھرتا ہوں تیرے قبضہ میں اور تیری ملاقات کو سچا جانتا ہوں، اور تیرے وعدے پر ایمان رکھتا ہوں۔ تو نے مجھ کو حکم دیا مگر میں نے نافرمانی کی تو نے مجھے روکا مگر میں نہ رکا یہ مقام ہے اس شخص کا جو تجھ سے دوزخ کے عذاب سے پناہ طلب کر رہا ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو پاک ہے۔ میں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے اب تو مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سوا گناہوں کو کوئی بخشنے والا نہیں"۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ بَطَرِ الْغِنیٰ وَ مُذِلَّۃِ الْفَقْرِ یَا مَنْ وَعَدَ فَوَفٰی وَ اَوْعَدَ فَعَفَا اغْفِرلَنَا لِمَنْ ظَلَمَ ! یَا مَنْ یَسُرُّہٗ طَاعَتِیْ وَلَاتَضُرُّہٗ مَعْصِیَتِیْ ھَبْ لِیْ مَا یَسُرُّکَ وَ اغْفِرْلِیْ مَالَا یَضُرُّکَ

(الحزب الاعظم ص ۲۳۸)

"اے اللہ میں تیری پناہ لیتا ہوں مالداری پر اکڑنے سے اور فقیری کی ذلت سے۔ اے وہ ذات جس نے وعدہ فرمایا تو اس کو پورا کیا اور عذاب کا کہا تو بخش دیا معاف فرمادے اس شخص کو جس نے ظلم کیا اور برے کام کئے۔ اے وہ خدا جس کو میری فرمانبرداری خوش کردیتی ہے اور میری نافرمانی اس کا کچھ نہیں بگاڑتی جو بات تجھ کو خوش کرتی ہے وہ مجھ کو عطا فرمادے اور جو بات تیرا کچھ نہیں بگاڑتی مجھ کو معاف فرمادے"۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بنعمۃ السَّابِقَۃَ عَلَیَّ وَ بلائک الحَسْنِ الذِیْ اِبْتَلَیْتَنِیْ بِہٖ وَ فَضْلُکَ الَّذِیْ فَضَلْتَ عَلَیَّ اَنْ تَدْخُلَنِیْ الْجَنَّۃَ بِمَنِّکَ وَ فَضْلِکَ وَ رَحْمَتِکَ

(کنز العمال ص ۲۰۰، مجمع الزوائد ۱۸۷،۱۰)

"اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں ان سابقہ نعمتوں کے صدقے

سے جو پہلے تو نے مجھ پر کی ہیں اور اس اچھی آزمائش کے صدقے سے میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں جس سے تو نے میرا امتحان لیا ہے اور اس تیرے فضل کے وسیلہ سے مانگتا ہوں جو تو نے مجھ پر فرمایا ہے کہ تو اپنے احسان، فضل اور رحمت سے مجھے جنت میں داخل فرمادے"۔

اَللّٰھُمَّ اٰتِنِیْ اَفْضَلَ مَاتُؤْتِیْ عِبَادَکَ الصَّالِحِیْنَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ اَنْ تَصْدَعَنِیْ وَ جُھُکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

(عمل الیوم واللیلہ، ابن سنی ص ۷۳، الحزب الاعظم ص ۱۹۸)

"اے اللہ! جو بڑے سے بڑے انعامات تو نے اپنے نیک بندوں پر فرمائے ہیں وہ مجھ کو بھی عطا فرمادے اے اللہ! میں تجھ سے تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ تو قیامت کے دن مجھ سے اپنا رخ رحمت پھیر لے"۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مناجات

جُدْ بِلُطْفِکَ یَا اِلٰھِیْ مَنْ لَّہٗ زَادقَلِیْلٌ

مُفْلِسٌ بِالصِّدْقِ یَاتِیْ عند بَابِکَ یَا جَلِیْلُ

اے میرے اللہ! جس کے پاس بہت (آخرت کا) تھوڑا سا زادِ راہ ہے اسے اپنے خصوصی لطف و کرم سے نواز دے اے بزرگ و برتر تیرا جو بندہ صدق و سچائی سے خالی ہے وہ تیرے دروازہ پر (بھیک لینے) آیا ہے۔

ذَنْبُہٗ ذَنْبٌ عَظِیْمٌ فَاغْفِرِ الذَّنْبَ الْعَظِیْمَ

اَنَّہٗ شَخْصٌ غَرِیْبٌ مُذْنِبٌ عَبْدٌ ذَلِیْلٌ

اس کے بہت بڑے بڑے گناہ ہیں ان عظیم گناہوں کو معاف فرمادے کیونکہ وہ ایک نادار و لاچار شخص ہے اور خوار و گنہگار بندہ ہے۔

مِنْہُ عِصْیَانٌ وَ نِسْیَانٌ وَ سَھْوٌ بَعْدَ سَھْوٍ

مِنْکَ اِحْسَانٌ وَ فَضْلٌ بَعْدَ اِعْطَاءِ الْجَزِیْلِ

اس کی طرف سے نافرمانیاں ہیں خطائیں ہیں بھول پر بھول ہے۔ اور تیری طرف سے احسان ہے اور فضل ہے عمدہ سے عمدہ عطاؤں پر عطائیں ہیں۔

طَالَ یَا رَبِّیْ ذُنُوْبِیْ مِثْلَ رَمْلٍ لَا تُعَدُّ
فَاعْفُ عَنِّیْ کُلَّ ذَنْبٍ وَ اصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِیْلَ

اے میرے پروردگار! میرے گناہ ریت کے ذروں کی طرح بے حد وحساب ہو گئے ہیں آپ میرے ہر گناہ کو معاف کر دیجئے اور میری خطاؤں سے درگزر فرما دیجئے۔

کَیْفَ حَالِیْ یَا اِلٰهِیْ لَیْسَ لِی خَیْرُ الْعَمَلِ
سُوْءُ اعمالی کَثِیْرٌ زَاد طَاعَاتِیْ قَلِیْلٌ

اے میرے اللہ! میرا کیا بنے گا میرے پاس تو کوئی بھی نیک عمل نہیں ہے میری بداعمالیاں بہت زیادہ ہیں جبکہ طاعتیں بہت تھوڑی سی ہیں۔

قُلْ لِنَارٍ اَبْرِدِیْ یَا رَبِّ فِیْ حَقِّیْ کَمَا
قُلْتَ قُلْنَا نَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا فِیْ حَقِّ الْخَلِیْلِ

اے میرے رب! جس طرح آپ نے حضرت خلیل علیہ السلام کے لئے آگ کو حکم دیا تھا کہ ٹھنڈی ہو جا اسی طرح میرے لئے بھی آتش دوزخ کو فرما دیجئے کہ اے آگ ٹھنڈی ہو جا۔

اَنْتَ شَافِیْ اَنْتَ کَافِیْ فِیْ مُهِمَّاتِ الْاُمُوْرِ
اَنْتَ حَسْبِیْ اَنْتَ رَبِّ اَنْتَ لِیْ نِعْمَ الْوَکِیْلُ

تو ہی شفاء دینے والا ہے تو ہی میرے اہم معاملات میں میرے لئے کافی ہے۔ تو میرا رب ہے اور تو ہی میرا بہترین کارساز ہے۔

عَافِنِیْ مِنْ کُلِّ دَاءٍ وَ اقْضِ عَنِّیْ حَاجَتِیْ
اَنَّ لِیْ قَلْبًا سَقِیْمًا اَنْتَ شَافِیٌّ لِلْعَلِیْلِ

مجھے ہر مرض اور بیماری سے (گناہوں کی بیماری سمیت) عافیت عطا فرما دے اور

میری حاجت کو پورا فرما دے بیشک میرے پاس ایک بیمار دل ہے جبکہ ہر بیمار کو تو ہی شفا دینے والا ہے۔

رَبِّ هَبْ لِيْ كَنْزَ فَضْلِكَ اَنْتَ وَهَّابٌ كَرِيْمٌ
اَعْطِنِيْ مَا فِيْ ضَمِيْرِى دُلَّنِيْ خَيْرَ الدَّلِيْلِ

اے رب! مجھے اپنے فضل کی دولت سے سرفراز فرما دے تو بڑا دینے والا سخی ہے جو میری دلی خواہش ہے اس سے مجھے نواز دے اور میری بہترین رہنمائی فرما دے۔

اَيْنَ مُوْسٰى اَيْنَ عِيْسٰى اَيْنَ يَحْيٰ اَيْنَ نُوْحٌ
اَنْتَ يَا صِدِّيْقُ عَاصِيٌّ تُبْ اِلَى الْمَوْلَى الْجَلِيْلِ

کہاں موسیٰ، کہاں عیسیٰ، کہاں یحیٰ، کہاں نوح، (یعنی جب وہ اتنے اعلیٰ مرتبہ کے نبی اور معصوم ہو کر اللہ کی بارگاہ میں توبہ استغفار کر رہے ہیں) تو اے صدیق تو تو گنہگار ہے لہٰذا اپنے عظمت وجلال والے آقا کی بارگاہ میں فوراً توبہ کر۔

امام زین العابدین کی مناجات

اَللّٰهُمَّ اِنْ تَشَاءُ تَعْفُ عَنَّا فَبِفَضْلِكَ وَ ان تَشَاءُ تُعَذِّبْنَا فَبِعَدْلِكَ لَنَا عَفْوَكَ بِمَنِّكَ وَ اَجِرْنَا مِنْ عَذَابِكَ بِتَجَاوُزِكَ فَاِنَّهُ لَا طَاقَةَ لَنَا بِعَدْلِكَ. وَ لَا نِجَاةَ لِاَحَدٍ مِنَّادُوْنَ عَفْوِكَ يَا غَنِيَّ الاغنياء هَا نَحْنُ عِبَادُكَ بَيْنَ يَدَيْكَ وَ اَنَا اَفْقَرُ الْفُقَرَاءِ اِلَيْكَ فَاجِرٌ فَاقَتَنَا بِوُسْعِكَ وَلَا تَقْطَعْ رِجَاءَ نَا بِمَنْعِكَ

(صحیفۃ السجادیہ، مطبوعہ تہران، ایران ص ۸۶، ۸۴)

"اے اللہ اگر تو چاہے تو ہمیں معاف فرما دے تو یہ تیرا فضل ہوگا اور اگر تو چاہے تو ہمیں عذاب دے دے تو یہ تیرا عدل ہوگا۔ بس اپنے کرم کے صدقے میں ہمیں معافی عطا فرما دے اور درگزر فرمانے والی اپنی صفت کے صدقے ہمیں اپنے عذاب سے بچا لے۔ کیونکہ ہمیں تیرے عدل والے فیصلہ کو

برداشت کرنے کی طاقت نہیں اور ہم میں سے کسی کی نجات کی کوئی صورت نہیں سوائے تیرے عفو کے اے غنیوں کے غنی! دیکھ ہم یہ تیرے بندے تیرے سامنے حاضر ہیں اور میں تو تیرے فقیروں میں سب سے بڑا محتاج اور فقیر ہوں۔ میری فقیری اور محتاجی کو اپنے وسعت کرم سے دور فرما دے میری درخواست کو رد کر کے میری امید اور آس کو نہ توڑیو"۔

امام جعفر صادق کی مناجات

اللهم احرمني بعينك التي لا تنام و اكنفني بكنفك الذی یا یضام و ارحمني بقدرتک علي ، انت ثقتي ورجائي کم من نعمة انعمت بها علي قل لک عندها شکری و کم من بلية ابتليتني بها قل لک عندهاصبری فيامن قل عند نعمته شکری فلم يحرمني و يا من قل عند بلائه صبری فلم يخذلني و يا من راني علي الخطايا فلا يفضحني يا ذا المعروف الذی لا ينقطع ابدا، و يا ذاالنعم التي لا تحصيٰ عددا، اسئلک ان تصلي علي محمد و عليٰ آل محمد

(الفوائد فی الصلوٰت والعوائد، شیخ شہاب الدین اشرجی ص ۱۱۱)

"اے اللہ! میری نگرانی فرما اس آنکھ سے جو سوتی نہیں اور مجھے پناہ میں لے لے اپنی اس طاقت کے جس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا اور مجھ پر رحم فرما اپنی اس قدرت سے جو تجھ کو میرے اوپر حاصل ہے تو ہی میرا آسرا ہے اور تو ہی میری امید ہے۔ کتنی نعمتیں ایسی ہیں جو تو نے مجھ پر فرمائیں لیکن میں ان کا شکر ادا نہیں کر سکا۔ اور کتنی مصیبتیں ایسی ہیں جن کے ذریعے تو نے میری آزمائش کی اور میں صبر نہ کر کے اس آزمائش پہ پورا نہ اتر سکا۔ تو اے وہ ذات! جس نے نعمتوں کی ناشکری پر بھی مجھے نعمتوں سے محروم نہیں کیا اور آزمائشوں میں

پورا نہ اترنے پر بھی مجھے رسوا نہیں کیا اے وہ ذات! جس نے مجھے گناہ کرتے دیکھا لیکن مجھے بدنام نہیں کیا۔ اے وہ ذات جو ان خوبیوں کی مالک ہے جو کبھی فنا نہیں ہونگی۔ اے وہ ذات جو بے حد و حساب نعمتیں عطا فرمانے والی ہے۔ میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں کہ حضور اکرم ﷺ پر اور ان کی آل پر درود بھیج دے"۔

شیخ شرحی یمنی کی مناجات

لبست ثوب الرجاء و الناس قد رقدو
و بت اشکوا الی مولای ما اجدو

لوگ سو رہے ہیں اور میں امید لیکر اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوں میں رات جاگ کر اپنے دکھ اور تکالیف اپنے آقا سے بیان کر رہا ہوں۔

وقلت یا املی فی کل نائبة
ومن علیه نکشف الضر اعتمد

اور میں نے عرض کیا کہ اے وہ ذات جو ہر مصیبت میں میری امید ہے آپ کے سوا اپنی مصیبت کے حل کے لئے میں اور کس پر اعتماد کروں۔

اشکوا الیک امورا انت تعلمها
مالی علی حملها صبر و لاجلد

میں آپ ہی کی خدمت میں اپنے معاملات لے کر آیا ہوں جنہیں آپ اچھی طرح جانتے ہیں اب مجھ میں ان مصائب اور مشکلات کی برداشت کرنے کی ہمت اور طاقت نہیں ہے۔

وقد مددت یدی بالذل مبتهلا
الیک یا خیر من مدت الیه ید

اے وہ بہتر ذات جس کی طرف دست سوال دراز کیے جاتے ہیں میں نے بھی تیری

طرف تذلل وزاری اور عجز وانکساری کے ساتھ اپنے ہاتھ پھیلا دیئے ہیں۔

فلا ترونها یا رب خائبة
فبحر جودک بری کل من یرد

بس اے میرے پروردگار مجھے ناکام و نامراد نہ لوٹا ئیو تیرا دریائے رحمت تو ہر آنے والے کو سیراب کر دیتا ہے۔

ان اشعار میں اشارہ ہے اس حدیث مبارک کی طرف کہ

اِنَّ اللّٰهِ تَعَالیٰ حَیٌّ کَرِیْمٌ یَسْتَحْیِ اَنْ یُمِدَّ الْعَبْدُ اِلَیْهِ یَدَهٗ فَیَرُدُّهَا صفرًا

”کہ بیشک اللہ تعالیٰ حی اور کریم ہے اس کو حیا آتی ہے کہ اس کا بندہ اس کی طرف ہاتھ پھیلائے اور وہ اس کو خالی لوٹا دے“۔

(نوٹ) شیخ شہاب الدین الشرجی فرماتے ہیں کہ جو شخص یہ اشعار آدھی رات کو اٹھ کر پڑھے گا اور اس کے بعد جو اللہ سے دعا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو قبول فرمائے گا اور جو مانگے گا اللہ تعالیٰ اس کو وہی عطا فرمائے گا۔

امام سہیلی کی مناجات

اسی طرح ان مندرجہ مناجات کے اشعار میں بھی بڑا ابلا کا درد ہے اور قضائے حاجات کے لئے ان کا پڑھنا بھی بڑا اکسیر ہے۔

یا من یری ما فی الضمیر و یسمع
انت المعد لکل ما یتوقع

اے وہ ذات جو دل میں آنے والے خیالات کو بھی دیکھ لیتی ہے اور سن لیتی ہے ہر وہ چیز جس کی امید اور توقع رکھی جاتی ہے اس کا تو ہی لانے والا ہے۔

یامن یرجی للشدائد کلها
یا من الیه المشتکی و المفزع

اے وہ ذات کہ ہر سختی اور مصیبت میں اسی سے امید رکھی جاتی ہے اے وہ ذات کہ ہر گھبراہٹ اور پریشانی میں اسی سے فریاد کی جاتی ہے۔

یامن خزائن رزقه فی قول کن

امنن فان الخیر عندک اجمع

اے وہ ذات! جس کے ایک "کن" کہنے میں رزق کے خزانوں کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ مجھ پر بھی احسان عظیم فرمادے کیونکہ تمام خیر اور بھلائیاں تیرے پاس ہیں۔

مالی سواء فقری الیک وسیلة

فبالافتقار الیک ربی اضرع

میرے پاس سوائے اپنے فقر اور محتاجی کے تیری بارگاہ میں پیش کرنے کے لئے اور کوئی وسیلہ نہیں بس اے میرے رب میں اپنی اسی محتاجی کو لے کر تیری بارگاہ میں فریاد کر رہا ہوں۔

مالی سوا قرعی الیک حیلة

فاذا رددت فای باب اقرع

میرے پاس تیرے در رحمت کو کھٹکھٹانے کے سوا اور کوئی چارہ نہیں اگر تو نے مجھ کو دھتکار دیا تو پھر میں کس دروازہ کو کھٹکھٹاؤں گا؟

ومن الذی ادعو و اهتف باسمه

ان کان فضلک عن فقیرک یمنع

اگر تیرے فضل و کرم نے اپنے اس محتاج اور فقیر کو دینے سے انکار کر دیا تو پھر وہ کون ہو گا جس کو میں پکاروں گا اور جس کا نام لے کر میں فریاد کروں گا۔

حاشا لجودک ان تقنط عاصیا

الجود اوسع و المواهب اسرع

تیری جود و عطا سے ہرگز یہ امید نہیں کہ وہ اس عاصی و گنہگار کو مایوس کرے گی کیونکہ تیری جود و بخشش بھی بہت وسیع ہے اور تیری خطائیں بھی بہت تیزی کے ساتھ سائلوں کو نوازنے

والی ہیں۔ (الدیربی ص ۶۸، الفوائد فی الصلوت والعوائد شہاب الدین الشرجی ص ۵۸)

ابوالفضل البکری کی مناجات

یارب مازال لطف منک یشملنی
وقد تجدد بی ما انت تعلمه

اے میرے رب! تیرا لطف و کرم ہمیشہ میرے شامل حال رہا جب بھی میں گناہ سے مردہ ہونے لگتا ہوں تو تو مجھے پھر تر و تازہ کر دیتا ہے۔

فاصرفه عنی کما عودتنی کرما
فمن سواک لهذا العبد یرحمه

جیسا کہ تو نے مجھے اپنے کرم کا عادی بنا دیا ہے اب پھر اپنا خاص کرم فرماتے ہوئے اس مصیبت اور آفت کو مجھ سے دور کر دے۔ پس تیرے سوا اس بندہ پر اور کون رحم کرے گا۔

دوزخ کی آگ سے ڈرنے والے کی مناجات

الهی لست للفردوس اهلا
ولا اقوی علیٰ نار جحیم
فهب لی توبتی و اغفر ذنوبی
فانک غافر الذنب العظیم

اے میرے اللہ! میں اپنے گناہوں کی وجہ سے جنت کا مستحق نہیں اور دوزخ کی آگ کو برداشت نہیں کر سکتا بس اب تو میری توبہ کو قبول کر کے میرے سارے گناہوں کو بخش دے کیونکہ تو بڑے بڑے گناہوں کو معاف کرنے والا ہے۔

علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی مناجات

یا من الیه بجوده اتوسل
وعلیه فی کل الامور اعول

اے وہ ذات جس کی بارگاہ میں اسی کے جود وعطا کے وسیلہ کو لے کر آیا ہوں۔ اور اپنی تمام پریشانیوں اور مصیبتوں میں اسی سے رو رو کر فریاد کر رہا ہوں۔

ادعوک رب تضرعا و تذللا
فاذا رددت یدی فمن ذا اسئل

اے میرے رب! میں بہت گڑگڑا کر اور بڑی عاجزی وانکساری اور ذلت وخواری کے ساتھ تجھے پکار رہا ہوں اگر تو نے میرے اٹھے ہوئے ہاتھوں کو ٹھکرا دیا تو تو ہی بتا کہ پھر کس سے سوال کروں؟

قد قادنی املی الیک و دلنی
جود علیک و فاقة و تذلل

میری امید مجھے یہاں تیرے پاس کھینچ کے لے آئی ہے مجھے اپنی مفلسی اور تذلل اور تیری جود وعطا کو دیکھ کر تیری بارگاہ میں آنے کی جرأت ہوئی ہے۔

وعلمت انک لا تخیب آملا
اضحی لجودک یا کریم یومل

اور مجھے یقین ہے کہ تو امید لے کے آنے والے کو کبھی ناامید نہیں فرمائے گا۔ کیونکہ اے کریم! اب تیری جود وعطا سے انہیں اپنی بخشش کی امید ہو چلی ہے۔

فبنور وجهک کن لذنبی غافرا
فعلیک فی غفرانه اتوکل

تیری شان کے لائق جو تیرا چہرہ ہے اس کے نور کا صدقہ میرے گناہوں کے لئے معاف کرنے والا بن جا! مجھے ان گناہوں کی بخشش میں صرف تجھ ہی پر بھروسہ اور تیرا ہی آسرا ہے۔

ایک مقبول خدا کی مناجات

الھی عبدک العاصی اتاک
مقرا بالذنوب فقد دعاک
وان تغفر فانت لذاک اھل
وان تطرد فمن یرحم سواک

اے میرے اللہ! تیرا گنہگار بندہ اب تیرے در پر آ گیا ہے، اپنے گناہوں کا اقرار کرتے ہوئے تجھے پکار رہا ہے وہ تجھ سے بخشش طلب کر رہا ہے اگر تو اسے معاف کر دے تو تو ہی اس کے لائق ہے اور اگر تو اس کو دھتکار دے تو پھر تیرے سوا اس پر کون رحم کرے گا۔

علامہ بوصیری کی مناجات

لعل رحمة ربی حین یقسمھا، تاتی علی حسب
العصیان فی القسم

''امید ہے جب اللہ کی رحمت تقسیم ہوگی تو گناہوں کے موافق تقسیم ہوگی جس کے گناہ بہت ہونگے اس پر یقیناً رحمت بھی بہت ہوگی''۔

یارب اجعل رجائی غیر منعکس لدیک و اجعل
حسابی غیر منخرء

''اے میرے پروردگار! تجھ سے جو مجھے امید ہے اس میری امید کے برعکس معاملہ نہ کیجیو اور میرے دل میں تجھ سے جو گمان رحمت ہے اس کو منقطع نہ فرمائیو''۔

والطف بعبدک فی الدارین ان له
صبر امتی تدعه الاھوال ینھزم

اور اپنے اس بندہ پر دونوں جہاں میں لطف و کرم فرما کیونکہ اس کو سختیاں اور مصیبتیں پیش آتی ہیں۔تو اس کا صبر ساتھ چھوڑ دیتا ہے۔یہ مصیبتوں کو برداشت نہیں کرسکتا۔

علامہ ابوالقاسم زمخشری رحمۃ اللہ علیہ کی مناجات

قرب الرحیل الی دیار الآخرۃ
فاجعل الٰھی خیر عمری آخرۃ

سفر اپنی آخری منزل کے قریب ہے۔ بس اے اللہ میری آخری عمر اچھی کر دے۔

وارحم مبیتی فی القبور و وحدتی
وارحم عظامی حین تبقی فاخرہ

اور رحم فرما مجھ پر جب قبر کی رات ہو اور وہاں کی تنہائی ہو اور میری ہڈیوں پر بھی رحم فرمائیو جب وہ قبر میں بوسیدہ ہو کے ریزہ ریزہ ہو جائیں۔

فانا المسکین الذی ایامہ
ولت باوزار غدت متواترہ

میں وہ مسکین ہوں جس کے اچھے دنوں نے بھی اس کے متواتر گناہوں کے باعث اس سے منہ موڑ لیا۔

فلئن رحمت فانت اکرم راحم
فبحار جودک یا الٰھی زاخرۃ

پس اگر تو نے رحم فرمایا تو تو رحم کرنے والوں کا بھی سخی اور داتا ہے اے میرے اللہ! تیری جود و عطا کا سمندر تو ٹھاٹھیں مار رہا ہے۔

(جبال الذنوب وسیلہ الغفران، ابوطلحہ محمد یونس ص ۱۷۰)

حضرت رابعہ بصری رحمۃ اللہ علیہا کی مناجات

الٰھی أتحرق قلبا یحبک

اے میرے اللہ! کیا تو اس دل کو آگ میں جلائے گا جو تجھ سے محبت کرتا ہے۔

بعض عابدین کی مناجات

اللھم ان عفوک عن ذنوبی و تجاوزک عن خطیئتی و

سترک علی قبیح عملی اطمعنی ان اسئلک مالا استوجبه منک مما قصرت فیه ، ادعوک آمنا و اسئلک مستانسا فانک المحسن الی وانا المسئی الی نفسی فیما بینی بینک وتتودد الی بالنعم و اتبغض الیک بالمعاصی ولکن الثقة بک حملتنی علی الجراة علیک بفضلک و احسانک علی فاغفرلی وارحمی وتب علی انک انت الغفور الرحیم (الفوائد للنشر جی ص ۳۲)

"اے اللہ! تیرا معاف فرمانا میرے گناہوں کو، تیرا درگزر فرمانا میری خطاؤں کو، تیرا پردہ پوشی فرمانا میری بداعمالیوں کی، ان چیزوں نے مجھے حوصلہ دیا کہ میں تجھ سے اس چیز کا سوال کروں، جس کا میں مستحق نہیں اپنی تقاصیر کی وجہ سے، میں تیری پناہ اور امن چاہتے ہوئے تجھ سے دعا مانگتا ہوں، تیرا انس اور کرم چاہتے ہوئے تجھ سے سوال کرتا ہوں کیونکہ تو میرے ساتھ اچھا اور عمدہ سلوک کرنے والا ہے جبکہ میرے اور تیرے درمیان جو معاملات ہیں ان میں اپنے نفس کے ساتھ میں برا سلوک کرنے والا ہوں تو اپنی نعمتوں سے نواز کر میرے ساتھ اپنی محبت کا اظہار کرتا ہے جبکہ میں تیری نافرمانیاں کر کے تیرے ساتھ اپنے بغض و عداوت کا اظہار کرتا ہوں لیکن تیری ذات پر جو مجھے بھروسہ اور اعتماد ہے اس نے مجھے ابھارا کہ میں تجھ سے تیرے فضل و احسان کے سوال کرنے کی جرأت کروں اب مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور میری توبہ قبول فرمالے کیونکہ تو بہت معاف فرمانے والا اور رحم فرمانے والا ہے"۔

علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ کی مناجات

یا رب بالمختار عبدک اسئال
منک الرضا و بجاهه اتوسل

لا تفضحفی ان سترک اجمل
و بحقه اغفر ذنبی المکتوما
صلوا علیه وسلموا تسلیما

اے مالک ومختار رب! میں تیرا بندہ ہوں تجھ سے تیری رضا کا سوال کرتا ہوں اور تیرے پیارے نبی ﷺ کا جو مقام محبوبیت تیرے یہاں ہے اس کو تیری بارگاہ میں وسیلہ بنا کر عرض کرتا ہوں کہ مجھے قیامت کے دن رسوا نہ کیجیو۔ اوران کے صدقہ میرے سارے گناہ معاف فرما دیجیو۔ کیونکہ تیری پردہ پوشی کا جواب نہیں ہے اوران پر خوب رحمتیں نازل فرما اور سلام بھیج۔

یارب هذا العبد بابک یقرع وبخیر من یتشفع یشفع
خصصته بشفاعته لا تدفع وجعلته بالمومنین رحیما
صلو علیه وسلموا تسلیما

اے میرے پروردگار! یہ بندہ تیرے دروازہ کو کھٹکھٹا رہا ہے اور وہ بہترین ذات جس کو تو نے شفیع بنایا ہے ان کی سفارش لے کر آیا ہے جن کو تو نے ایسی خاص شفاعت سے نوازا ہے جو کبھی رد نہیں ہوتی اوران کو تو نے بندوں پر بہت ہی مہربان اور شفقت فرمانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ ان پر خوب رحمتیں نازل فرما اور خوب سلام بھیج۔

یارب رب فتی جنی فاستنامنا بمحمد قد نال غایات المُنی
فبجاهه اغفر ما جنیت فها انا لند امتی قد صوت رب ندیما
صلوا علیه وسلموا تسلیما

اے میرے رب! بہت سے ایسے لوگ بھی ہیں جنہوں نے گناہ کر کے حضور اکرم ﷺ کے صدقہ تجھ سے اما طلب کی تو تو نے ان کی مراد پوری فرما دی اوران کو جہنم کی آگ سے اماعطاء فرما دی۔ بس مجھے بھی ان کے اس ہی مقام قرب کے واسطے سے معاف فرما دے۔

اے میرے رب! یہ رہا تیرا بندہ جو اپنی بداعمالیوں پر بہت شرمسار ہے۔ اس کے آقا پر خوب رحمتیں نازل فرما اور خوب سلام بھیج۔

یارب انی فی جوارک لائذ وبحصن عفوک من عذابک عائذ

ولدیک جاہ المصطفی ہو نافذ وله التجئات فلن اری محروما

صلوا علیه وسلموا تسلیما

اے میرے پالنہار! میں تیری پناہ کا طلب گار ہوں، تیرے عذاب سے تیرے عفو کی پناہ چاہتا ہوں اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ علیہ التحیۃ والثناء کا جو تیری بارگاہ میں بلند مرتبہ ہے اس کے صدقہ سے تجھ سے میں نے التجا کی ہے مجھے یقین ہے کہ اب میں تیری رحمت و عطاء سے کبھی محروم نہیں رہوں گا۔ میرے آقا پر خوب درود و سلام بھیج۔

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی عربی مناجات

الهی مآاحلمک علی من عصاک و مآ اقربک ممن دعاک و ما اعطفک علی من سئالک ومآ ارافک بمن املک من ذلذی سالک فحرمته اولجاء الیک فاهملتهاو تقرب منک فابعدته او هرب الیک فطردته لک الخلق و الامر الهی اتراک تعذبنا و توحیدک فی قلوبنا ومآ اخالک تفعل ولئن فعلت اتجمعنا مع قوم طال ما بغضنا هم لک فبالمکنون من اسمائک و ماوارته الحجب من بهائک ان تغفر لهذه النفس الهلوع و لذا القلب الجزوع الذی لایصبر لحر الشمس فکیف یصبر لحر نارک یا حلیم یا عظیم یا کریم یا رحیم

(مجموعہ وظائف چشتیہ، اوراد اسبوع الشریف لسید عبدالقادر جیلانی ص ۲۳)

"اے میرے معبود! تو کتنا بردبار ہے اس پر جو تیری نافرمانی کرے، اور تو کتنا قریب ہے اس سے جو تجھے پکارے اور تو کتنا مہربان ہے اس پر جو تجھ سے سوال کرے اور تو کتنا بڑا رحیم ہے اس کے ساتھ جو تجھ سے امید رکھے وہ کون ہے کہ جس نے تجھ سے سوال کیا ہو اور تو نے اس کو محروم رکھا ہو؟ وہ کون ہے جو تیری طرف ملتجی ہوا ہو اور تو نے اس کی طرف نگاہ رحمت نہ فرمائی ہو؟ وہ کون ہے جو تیری طرف دوڑا ہوا گیا ہو اور تو نے اس کو دھتکار دیا ہو؟ تمام مخلوق تیری ہے اور سب امر تیرے ہیں۔ اے میرے اللہ! کیا تو مناسب سمجھتا ہے کہ تو ہمیں عذاب دے درآنحالیکہ تیری رحمت ہمارے دلوں میں ہو میں نہیں سمجھتا کہ تو ایسا کرے گا اور اگر تو ایسا کرے گا تو کیا تو ہم کو ان لوگوں کے ساتھ جمع کرے گا جن کو ہم نے تیری محبت کی وجہ سے اپنا دشمن بنائے رکھا پس اپنے ناموں کی پوشیدہ تاثیرات کے طفیل اور پوشیدہ چمک دمک کے طفیل اس حریص نفس اور اس بے صبرے دل کو بخش دے جو کہ دھوپ کی گرمی کو برداشت نہیں کرسکتا وہ کیسے تیری آگ کی گرمی کو برداشت کر سکے گا اے حلم فرمانے والے! اے بڑے مرتبہ والے! اے سخی! اے مہربان"۔

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی فارسی کی مناجات

ستار توئی پوش عیم بکرم
کز خلق جہاں بے محتاج ترم

تو ستار ہے یعنی پردہ پوشی کرنے والا لہٰذا میرے عیبوں کی بھی اپنے کرم سے پردہ پوشی فرمادے کہ جہاں کی ساری مخلوق تیرے رحم و کرم کی محتاج ہے۔

در ہر کہ نظر کنم بہ بینم ہنر
جز عیب نہ بینم چو نگرم

جس پر بھی نگاہ جاتی ہے اس میں کوئی نہ کوئی ہنر اور اچھائی نظر آتی ہے لیکن جب میں اپنی

طرف دیکھتا ہوں تو مجھے اپنے اندر سوائے عیوب اور برائیوں کے اور کچھ نظر نہیں آتا۔

بیگانہ زاخلاصم واز تقوی دور
دائم بقریب نفس و شیطان مغرور

اخلاص اور تقویٰ سے میں بہت دور ہوں اور ہمیشہ نفس اور شیطان کے فریب اور جال میں گرفتار ہوں۔

سرتا قدم غرقہ عصیاں و فجور
لیکن تو رحیمی و کریمی و غفور

میں سر سے پاؤں تک گناہوں اور نافرمانیوں میں غرق ہوں لیکن تو مجھ پر رحم و کرم فرمانے والا ہے اور میرے گناہوں کو معاف فرمانے والا ہے۔

گفتم ز مر قیاس بے ھودہ بسے
کرم ز گناہ آنچہ نہ کرد ہست کسے

میں اپنے قیاس سے کہتا ہوں کہ جیسے میں نے گناہ کئے ہیں ایسے کسی نے نہیں کئے۔

القصہ ندارم اندریں ورطہ جہل
جز لطف و عنایت تو فریاد رسے

بہر حال اس بھنور میں سوائے تیرے لطف و عنایت کے میرا کوئی مددگار اور فریاد رس نہیں۔

ایک عاشق رسول ﷺ کی مناجات

تو غنی از ھر دو عالم من فقیر
روز محشر عذر ہائے من پذیر
یا اگر بینی حسابم ناگزیر
از نگاہ مصطفیٰ پنہاں بگیر

اے اللہ! تو دونوں عالم سے بے نیاز ہے۔ میں فقیر و محتاج ہوں، حشر کے دن میرے

عذروں کو قبول فرما لیجیو۔ اور اگر تو دیکھے کہ میرا احساب و کتاب لینا بہت ہی ضروری ہے تو پھر آقا حضور سرور دو جہاں ﷺ کی نگاہوں سے چھپا کر میری پکڑ کیجیو۔ اور ان کے سامنے میرا احساب و کتاب نہ لیجیو۔ (کیونکہ ان کے سامنے جب میرے عیب کھلیں گے تو میں شرم سے ان کا سامنا نہیں کر سکوں گا ادھر میری بداعمالیوں اور سیاہ کاریوں اور ان کی وجہ سے مجھ پر ہونے والی سختیوں کو دیکھ کر ان کے قلب کو بھی ایذاء پہنچے گی لہٰذا ان کے سامنے میری پکڑ نہ کیجیو۔ بلکہ ان کی نگاہوں سے چھپا کر میرا احساب و کتاب لیجیو تا کہ تیرے محبوب کو ایذا نہ ہونے پائے)

مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ کی مناجات

اے خدائے پاک و بے انباز و یار
دست گیرد جرم مارا در گزار

اے خدائے پاک! اے وحدہ لاشریک! میری دست گیری فرمایئے اور میرے جرموں سے درگزر فرما دیجئے۔

کار تو تبذیل اعیان و عطاء
کار ما سہو است و نسیان و خطاء

تیرا کام عطا و بخشش کرنا ہے، میرا کام بھولنا اور خطاء کرنا ہے۔

اے کریم ذوالجلال مہرباں
دائم المعروف دارائے جہاں

اے بے مانگے عطا کرنے والے! اے بزرگی والے مہرباں! اے ہمیشہ بھلائی کرنے والے! اے سارے جہاں کے بادشاہ!

من بعصیاں صرف وقت خود کنم
بینی واز حلم می پوشی برم

میں گناہوں میں ہمیشہ مصروف رہا اور تو ہمیشہ میری پردہ پوشی فرماتا رہا۔

من گنہ آرم تو ستاری کنی
جرم من آرم تو معذاری کنی

میں گناہ کرتا ہوں تو اس کی پردہ پوشی فرما دیتا ہے۔ میں جرم کرتا ہوں تو عذر قبول فرما لیتا ہے۔

جرمہا بینی و خشمے نا آوردے
اے بقربانت چہ نیکو داورے

تو میری نافرمانیوں کو دیکھ کر بھی مجھ پہ غصہ نہیں ہوا تیرے اس علم و کرم کے قربان جاؤں۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی مناجات

الٰہی واقف بر حال زارم
ہمیں دانم کہ جز تو کس ندارم

اے میرے اللہ! تو میرے حال زار سے اچھی طرح واقف ہے، میں جانتا ہوں کہ تیرے سوا میرا کوئی نہیں۔

الٰہی کردہ ام بسیار تقصیر
وزاں حسرت بغاایت شرمسارم

اے میرے اللہ! مجھ سے بہت غلطیاں ہو گئیں اب ان پر افسوس کیساتھ میں نہایت شرمندہ ہوں۔

الٰہی غرقہ ام در بحر عصیاں
بدست رحمت افگن برکنارم

اے میرے اللہ! میں بحر عصیاں میں غرق ہوں، مجھے اپنے دست کرم سے نکال کر کنارہ لگا دیجئے۔

الٰہی از کمال لطف بپذیر
دل سوزاں و چشم اشکبارم

اے میرے اللہ! اپنے نہایت لطف وکرم سے میرے اس جلتے ہوئے دل کو اور اشکبار آنکھوں کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمالے۔

الٰہی چوں درٗ اینجا رستہ کردی
قیامت ہم چناں امیدوارم

اے میرے اللہ! جب تو نے یہاں مجھے چھوڑ دیا ہے تو قیامت کے دن بھی مجھے تجھ سے یہی امید ہے کہ وہاں بھی مجھے چھوڑ دے گا۔

الٰہی جو عزیزم کر دی امروز
مکن فردا بروئے خلق خوارم

اے میرے اللہ! جب تو نے آج یہاں عزت سے رکھا ہے تو کل قیامت کے دن بھی اپنی ساری مخلوق کے سامنے مجھے رسوانہ کیجیو۔

الٰہی در شبے درِ منزل گور
بلطف خویش گراں غمگسارم

اے میرے اللہ! جب قبر کی سخت رات آئے تو خاص اپنے لطف وکرم سے میرے غم اور گھبراہٹ کو دور فرمادیجیو۔

الٰہی بر جنید ایمان نگہدار
کہ اینست حاصل جاں اعتبارم

اے میرے اللہ! جنید کے ایمان کی حفاظت فرمائیو کہ یہی تو اس کا ایک حاصل زندگی ہے۔

حضرت شمس تبریز رحمۃ اللہ علیہ کی مناجات

از در و بے قرارم فریادرس الٰہی
کس نیست جز تو یارم فریادرس الٰہی

میں درد سے تڑپ رہا ہوں۔ میری فریاد رسی فرما اے میرے اللہ! تیرے سوا میرا کوئی مددگار نہیں میری فریاد رسی فرما اے میرے اللہ۔

دم دم بسے بلاہا کردم بسے خطاھا
بر نفس خود جفاھا فریاد رس الٰہی

ہر ہر پل میں نے خطائیں اور نافرمانیاں کی ہیں اور اپنے نفس پر ظلم ڈھائے ہیں میری فریاد رسی فرما اے میرے اللہ!

تو عالم الغیبی تو ستار العیبی
تو غافر الذنوبی فریاد رس الٰہی

تو پوشیدہ امور کو جاننے والا ہے۔ تو عیبوں کو چھپانے والا ہے۔ تو گناہوں کو بخشنے والا ہے۔ میری بھی فریاد رسی فرما اے میرے اللہ!

شمس گناہ کردہ نامہ سیاہ کردہ
عمرے تباہ کردہ فریاد رس الٰہی

شمس تبریز نے بہت گناہ کیے ہیں۔ اپنا نامہ اعمال سیاہ کر لیا ہے اپنی عمر تباہ و برباد کر دی ہے۔ اس کی فریاد رسی فرما اے میرے اللہ!

خواجہ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کی مناجات

بادشاہا جرم مارا در گزار
ما گنہ گاریم و تو آمرزگار

اے بادشاہ! ہمارے جرموں سے درگزر فرما دے۔ ہم گنہگار ہیں لیکن تو تو بخشنے والا ہے۔

تو نکوکاری وما بد کردہ ایم
جرم بے اندازہ بیحد کردہ ایم

تو نے ہمیشہ ہمارے ساتھ اچھائی کی ہم نے ہمیشہ برائی کی اور بے حد و حساب تیری

نافرمانیاں کیں۔

بے گناہ نگذشت برما ساعتے
باحضور دل نہ کردہ ام طاعتے

ہماری زندگی میں کوئی ایک گھڑی بھی بغیر گناہ کے نہیں گزری اور حضور قلب کے ساتھ ہم نے تیری کوئی عبادت نہیں کی۔

بردر آمد بندہ بگر یختہ
آبروئے خود زعصیاں ریختہ

بھاگا ہوا بندہ اب تیرے در پر آیا ہے، گناہوں سے اپنی عزت و آبرو کو گنوا چکا ہے۔

مغفرت دارم امید از لطف تو
زآنکہ خود فرمودہ لا تقنطوا

تیرے لطف و کرم سے بخشش و مغفرت کی امید رکھتا ہے کیونکہ تو نے خود فرمایا ہے لاتقنطوا من رحمۃ اللہ کہ اللہ کی رحمت سے کبھی ناامید نہ ہونا۔

شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کی مناجات

بلطفم بخواں یا مراں از درم
ندارد بجز آستانت سر

اے میرے مولا! خواہ تو مجھ پر کرم فرمائے یا اپنے در سے مجھے دھتکار دے میرا سر اس تیری چوکھٹ سے نہیں ہٹ سکتا۔ کیونکہ دونوں جہاں میں تیرے سوا میرا کوئی نہیں ہے۔

چہ عذر آرد ازننگ تردامنی
مگر عجز پیش آورم کاے غنی

اپنے گناہوں کے متعلق میں تیرے سامنے کیا عذر پیش کروں؟ ہاں اے خالق تیری بارگاہ میں صرف اپنی عجز و انکساری پیش کر سکتا ہوں۔

فقیرم مجرم گناهم مگیر
غنی را ترحم بود بر فقیر

میں تیرا فقیر ہوں گناہوں کے جرم میں میری پکڑ نہ فرما، کیونکہ غنی تو ہمیشہ فقیروں پر رحم وکرم ہی کرتے ہیں۔

ز مسکینم روئے در خاک رفت
غبار گناهم بر افلاک رفت

اپنی عاجزی و مسکینی کے باعث میرا چہرہ خاک پر رکھا ہوا ہے اگر چہ میرے گناہوں کا غبار آسمان تک پہنچ گیا ہے۔

تو یک نوبت اے ابر رحمت ببار
کہ در پیش باراں نپاید غبار

اے اللہ مجھ پر اپنا باران رحمت برسا دے کیونکہ بارش کے سامنے غبار کہاں ٹھہرتا ہے۔

خدایا مقصر بکار آمدیم
گنہگار و امید وارم آمدیم

اے میرے خدا میں بہت گناہ اور تقصیریں کر کے آیا ہوں۔ گنہگار ہوں لیکن بڑی امیدیں لے کر تیرے پاس آیا ہوں۔

التجائے شاہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا کہ میرے جنازہ میں یہ شعر پڑھتے ہوئے جانا۔

مفلسا نیم آمدہ در کوئے تو
شیئا للہ از جمال روئے تو

مفلس تیرے کوچہ میں آئے ہیں خدا کے واسطے اپنے جمال روئے انور کا صدقہ کچھ عطا فرما دیجئے۔

حضرت مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ کی مناجات

گرچہ عصیاں بے عدداماں نظر بر رحمت
آیت لا تقنطوا بر خود گواہ آوردہ ام

اگرچہ میرے گناہ بے حد و حساب ہیں لیکن میری نظر تیری رحمت پر ہے اور دلیل کے طور پر آیۃ مبارک لا تقنطوا من رحمة الله لے کر آیا ہوں۔

جز تو دیگر دستگیرم نیست در دنیاؤ دیں
باھزاراں انفعال و رو سیاہ آوردہ ام

تیرے سوا دنیا و دیں میں میری کوئی دستگیری کرنے والا نہیں ہزار ہا شرمندگی کے ساتھ اپنا روسیاہ لے کر آپ کے پاس آیا ہوں۔

درہا آوردہ ام شاہا کہ گنج تو نیست
بے کسی و ناکسی عجز و گناہ آوردہ ام

اے بادشاہ! تیری بارگاہ میں ایسے موتی لے کر آیا ہوں جو تیرے خزانہ میں نہیں اور وہ بے کسی لاچارگی، عجز و انکساری اور گناہ و خواری ہے۔

مولانا احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کی فارسی مناجات

اے خدا اے مہرباں مولائے من
اے انیس خلوت شبہائے من

اے خدا! اے مہرباں! اے میرے مولا! اے میری راتوں کی خلوتوں کے انیس

اے کریم کار ساز و بے نیاز
دائم الاحسان شہ بندہ نواز

اے کریم! اے کام بنانے والے بے نیاز، ہمیشہ اپنے بندوں پر احسان کرنے والے شہ بندہ نواز۔

اے بیادت نالہ مرغ سحر
اے کہ ذکرت مرہم زخم جگر

اے وہ ذات کہ جس کی یاد مرغ سحر کے نالوں میں بھی ہے۔اے وہ ذات کہ جس کا ذکر زخم جگر کا مرہم بھی ہے۔

اے کہ نامت راحت جاں و دلم
اے کہ فضل تو کفیل مشکلم

اے وہ ذات کہ جس کا نام میرے لئے راحت جاں ہے۔اے وہ ذات کہ جس کا فضل میری ہر مشکل کا حل ہے۔

ہر دو عالم بندہ اکرام تو
صد چو جان من فدائے نام تو

دونوں عالم تیری عطاء و بخشش کے غلام ہیں۔میرے جیسی سو جانیں بھی تیرے نام پر قرباں ہیں۔

ماخطا آریم وتو بخشش کنی
نعرہ انی غفور مے زنی

میں خطاء کرتا ہوں تو تو اس کو بخش دیتا ہے اور اعلان فرماتا ہے کہ میں بخشنے والا ہوں۔

اللہ اللہ زیں طرف جرم و خطاء
اللہ اللہ زاں طرف رحم و عطاء

اللہ اللہ! اس طرف جرم ہی جرم خطائیں ہی خطائیں ہیں۔اللہ اللہ! اس طرف رحم ہی رحم اور عطائیں ہی عطائیں ہیں۔

مولانا احمد رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی اردو مناجات

یا الٰہی ہر جگہ تیری عطاء کا ساتھ ہو جب پڑے مشکل شہ مشکل کشا کا ساتھ ہو
یاالٰہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے ساقی کوثر شہ جود و عطاء کا ساتھ ہو

یاالٰہی گور تیرہ کی جب آئے سخت رات — انکے پیارے منہ کی صبح جانفزا کا ساتھ ہو
یاالٰہی گرمئ محشر سے جب بھڑکیں بدن — دامن محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو
یاالٰہی جب بہیں آنکھیں حساب جرم میں — ان تبسم ریز ہونٹوں کی دعا کا ساتھ ہو
یاالٰہی رنگ لائیں جب میری بے باکیاں — ان کی نیچی نیچی نظروں کی حیاء کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب سر شمشیر پر چلنا پڑے — رب سلم کہنے والے غمزدہ کا ساتھ ہو

☆☆☆☆☆☆☆

ہم ہیں ان کے وہ ہیں تیرے تو ہوئے ہم تیرے
اس سے بڑھ کر تیری سمت اور وسیلہ کیا ہے
صدقہ پیارے کی حیاء کا نہ لے مجھ سے حساب
بخش بے پوچھے لجائے کو لجانا کیا ہے

☆☆☆☆☆☆

گنہ رضا کا حساب کیا وہ اگرچہ لاکھوں سے ہیں سوا
مگر اے عفو تیرے عفو کا تو حساب ہے نہ شمار ہے نہ

☆☆☆☆☆☆

مولانا حسن رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کی مناجات

غش آ گیا کلیم نے مشتاق دید کو — جلوہ بھی بے نیاز ہے اس بے نیاز کا
اس بے کسی میں دل کو مرے ٹیک لگ گئی — شہرہ سنا جو رحمت بیکس نواز کا
تو بے حساب بخش کہ ہیں بے شمار جرم — دیتا ہوں واسطہ تجھے شاہ حجاز کا
لاج رکھ لے گناہ گاروں کی — نام رحمٰن ہے تیرا یا رب
عیب میرے نہ کھول محشر میں — نام ستار ہے تیرا یا رب
بے سبب بخش دے نہ پوچھ عمل — نام غفار ہے تیرا یارب
سبقت رحمتی علی غضبی — تو نے جب سے سنا دیا یارب

آسرا ہم گنہ گاروں کا اور مضبوط ہو گیا یارب
ہے انا عند ظن عبدی بی میرے ہر درد کی دوا یارب

☆☆☆☆☆☆☆

بیدم وارثی کی مناجات

سجدہ اسی کا سجدہ ہو سر وہی سرفراز ہو — یار کے پائے ناز پر جسکی اداء نماز ہو
در سے تیرے کوئی گدا خالی کبھی نہیں پھرا — میری طرف بھی اے کریم دست کرم دراز ہو

اس سنگ آستاں پہ جبیں نیاز ہے — واللہ کیا نماز ہماری نماز ہے
زاہد کو اپنے زہد و عبادت پہ ہے غرور — مجھ کو ترے کرم و تیری رحمت پہ ناز ہے

واعظ میرے گناہوں پہ تیری نگاہ ہے — میری نظر ہے رحمت پروردگار پر
بیدم اگر خزانہ کونین بھی ملے — صدقہ کروں میں دولت دیدار پر

ہاں ہاں میرے عصیاں کا پردہ نہیں کھلے گا — ہاں ہاں تیری رحمت کا ہے کام خطاء پوشی
میری رسوائیاں محشر میں ممکن ہی نہیں بیدم — وہ اپنے نام لیوا کو ذلیل و خوار دیکھیں گے

میرے عصیاں دیکھ کر میری ندامت دیکھکر — کیسے ممکن ہے تیری رحمت نہ آئے جوش میں
دیکھکر دریا رواں اشکوں کا میری آنکھ سے — لہریں لیتا ہے تبسم اس لب خاموش میں
اور حشر میں بے شمار میرے قصور ہیں تو ہوں — تجھ سے کریم کے لئے مجھ سا گنہگار کیا

ایک اردو شاعر کی مناجات

تو تو جس خاک کو چاہے وہ بنے بندہ تیرا
میں خدا کس کو بناؤں جو خفا ہو جائے

حرم و دیر کے جھگڑے تیرے چھپنے سے ہیں
ورنہ تو پردہ اٹھا دے تو تو ہی تو ہو جائے

حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کی مناجات

یا الٰہی تو ہے رحمٰن و رحیم — صاحب جودو کرم فضل عمیم
ہے پناہ بے پناہاں تیری ذات — ہے عفو گناہاں تیری ذات
آسرا بے آسروںکا ہے تو ہی — بے سہاروں کا سہارا ہے تو ہی
لے کے صد حسرت بایں لطف و عطاء — میں کروں ہر دم تیرے جرم و خطاء
پر کروں کیا آہ تیرے حلم و خیر — کرتے ہیں مجھ کو گناہوں پر دلیر
نیک ہوں یا بد، بھلا ہوں یا برا — تیرا کہلا کے کہاں جاؤں خدا
مجھ سے بندے ہیں تیرے بے انتہا — پر نہ مجھ کو تجھ سا سوا ملے دوسرا
تجھ سے ہی شرمندگی بس ہے مجھے — پر نہ کر شرمندہ آگے غیر کے
شامت اعمال سے اپنے مگر — ایک مدت تک رہا میں دور تر
ہو کے قائل اپنی تقصیرات سے — اب جو آیا ہوں تو مجھ کو بخش
کیا کروں میں عذر تقصیرات کا — تیرے آگے عجز و زاری کے سوا
آہ و زاری سے اٹھا دست دعا — مانگتا ہوں تجھ سے تجھ کو اے خدا

☆☆☆☆☆☆☆

علامہ اقبال کی مناجات

نہ کہیں جہاں میں اماں ملی جو اماں ملی تو کہاں ملی
میرے جرم خانہ خراب کو تیرے عفو بندہ نواز میں
تو بچا بچا کے نہ رکھ اسے ترا آئینہ ہے وہ آئینہ
جو شکستہ ہو تو عزیز تر ہے نگاہ آئینہ ساز میں

جگر مراد آبادی کی مناجات

اس امت عاصی سے نہ منہ پھیر خدایا
نازک ہے بہت غیرت سلطان مدینہ
کچھ اور نہیں کام جگر مجھ کو کسی سے
کافی ہے نسبس ایک نسبت سلطان مدینہ

ایک شاعر کی مناجات

عصیاں سے کبھی ہم نے کنارا نہ کیا
پر تو نے دل آزردہ ہمارا نہ کیا
ہم نے تو جہنم کی بہت کیں تدبیریں
لیکن تیری رحمت نے گوارا نہ کیا

امیر مینائی کی مناجات

وہ کرشمے شان رحمت نے دکھائے روز محشر
چیخ اٹھا ہر بے گناہ میں بھی گناہ گاروں میں ہوں
بے گناہوں میں چلا زاہد جو اس کو ڈھونڈنے
مغفرت بولی ادھر آئیں گنہگاروں میں ہوں

☆☆☆☆☆☆☆

نگاہ کرم سے مجھ کو نہ دیکھ اے دوزخ
خبر نہیں تجھے کس کا گناہ گار ہوں میں
پھر اس کی شان کریمی کے حوصلے دیکھ
گناہ گار یہ کہہ دے گنہگار ہوں میں

داغ کی مناجات

قمر کو جامۂ شب تو بصر کو پردہ چشم
کئی لباس تیرے نور کو سیاہ ملے
نوید بخشش عصیاں اسے سنا دینا
جو شرمسار کہیں داغ روسیاہ ملے

☆☆☆☆☆☆☆

داغ ہے روز قیامت میری شرم اس کے ہاتھ
میں گناہوں سے جو محجوب ہوا خوب ہوا

☆☆☆☆☆☆

وہ کریم کیا نہیں ہے وہ رحیم کیا نہیں ہے
کبھی داغ بھول کر بھی نہ غم نجات کرنا

☆☆☆☆☆☆

ذوق کی مناجات

بے سیاہی نہ چلا کام قلم کا ایک ذوق
رو سیاہی سر و ساماں ہے سیہ کاروں کا

اکبرالہ آبادی کی مناجات

کیا خبر تھی کہ گناہوں سے ہے عزت میری
قابل دید ہے توبہ پہ ندامت میری

محمود کی مناجات

الٰہی میری حشر میں لاج رکھ لے
خطا وار ہوں میں عطاء چاہتا ہوں

بیدل کی مناجات

نہ جنت ، نہ باغ ارم چاہتے ہیں
گنہگار ہیں بس کرم چاہتے ہیں

☆☆☆☆☆☆

اکبر وارثی کی مناجات

ہے غفور الرحیم تیرا نام
بخشنا ہے قدیم تیرا کام
بطفیل محمد عربی
یہ اصحاب پاک و آل نبی

حضرت علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ
کی شہرۂ آفاق تفسیر کا جدید، سلیس، دلکش، دلآویز اردو ترجمہ

ادارہ ضیاء المصنفین

بھیرہ شریف کی زیر نگرانی
مرکزی دار العلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف کے علماء کی ایک نئی کاوش

تفسیر در منثور 6 جلد

زیور طبع سے آراستہ ہو کر منظر عام پر آچکی ہے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور

[illegible]

تفسیر ضیاء القرآن ۵ جلد

فہم قرآن کا بہترین ذریعہ
اہل دل کے لیے ایک نایاب تحفہ

ترجمۃ القرآن جمال القرآن

قرآن پاک کا انتہائی خوبصورت ترجمہ جس کے ہر
لفظ سے اعجاز قرآن کا حسن نظر آتا ہے

تفسیرات احمدیہ

ملا جیون رحمۃ اللہ علیہ

تفسیر ابن کثیر ۴ جلد

علامہ ابو الفداء عماد الدین ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ

تفسیر خزائن العرفان

صدر الافاضل سید محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ

تفسیر سورۃ النساء

تفسیر احکام القرآن

مولانا جلال الدین قادری

تفسیر الحسنات ۷ جلد

ابو الحسنات سید محمد احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ

تفسیر در منثور

علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

تفسیر مظہری جلد ۱۰

عارف باللہ حضرت قاضی ثناء اللہ
پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ

تفسیر نور العرفان

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

یاایہا الذین آمنوا

مفتی سعادت علی قادری

تفسیر بینات القرآن

مفسر: الحافظ القاری
محمد طیب نقشبندی

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

- گنج بخش روڈ، لاہور 7221953-7220479 فیکس 7238010
- ۹۔ الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور 7225085-7247350
- ۱۴۔ انفال سنٹر، اردو بازار، کراچی 2210212-2212011 فیکس 2630411